مرغوب الفقہ

۱

کتاب الطہارۃ

از

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر

جامعۃ القراءات، کفلیتہ

مرغوب الفقہ جلد:۱

کتاب الطہارۃ

طہارت کے متعلق: ۷؍رسائل کا مجموعہ:

مسائل وضو....	مسح علی الخفین..	جبیرہ پر مسح کے مسائل....	حیض کے مسائل....
حیض کے مختصر مسائل........	نفاس کے مسائل.............	استحاضہ کے مسائل..........	

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

اجمالی فہرست رسائل

۱	مسائل وضو	۱۵
۲	مسح علی الخفین	۸۶
۳	جبیرہ پر مسح کے مسائل	۱۲۸
۴	حیض کے مسائل	۱۵۴
۵	حیض کے مختصر مسائل	۲۱۹
۶	نفاس کے مسائل	۲۵۰
۷	استحاضہ کے مسائل	۲۷۶

فہرست مضامین رسالہ ’’مسائل وضو‘‘

پیش لفظ..	۱۶
وضو کے فرائض..	۱۷
فرائض وضو کے مسائل..	۱۷
پہلا فرض: منہ دھونے کے مسائل..	۱۷
دوسرا فرض: ہاتھ دھونے کے مسائل..	۱۹
تیسرا فرض: مسح کے مسائل..	۲۰
چوتھا فرض: پاؤں دھونے کے مسائل..	۲۱
فرائض وضو کے مفترق مسائل..	۲۱
سنن وضو..	۲۴
سنن وضو کے مسائل..	۲۴
مستحبات وآداب وضو..	۳۰
مستحبات وآداب وضو کے مسائل..	۳۱
مکروہات وضو..	۳۴
مکروہات وضو کے مسائل..	۳۵
وضو کے متفرق مسائل..	۳۶
وضو کا مسنون ومستحب طریقہ..	۳۸
مسواک کے مسائل..	۴۲
مسواک کے اوقات..	۴۴

مکروہات مسواک	۴۵
مسواک کے مفترق مسائل	۴۶
اقسام وضو	۴۹
وضو کے بعد سورۂ قدر پڑھنے کی تحقیق	۵۲
اعضائے وضو کے وقت پڑھی جانے والی دعاء کی تحقیق، از: شمائل کبری.......	۵۹
وضوکوتوڑنے والی چیزیں بارہ (۱۲) ہیں	۶۲
نواقض وضو کے مسائل	۶۲
جن چیزوں سے وضونہیں ٹوٹتا	۷۲
وضو کے چند جدید مسائل۔ناخن پالش	۷۹
مصنوعی دانتوں کی صورت میں وضووغسل کے احکام	۷۹
مصنوعی اعضاء وضو کاحکم	۸۰
انجکشن سے وضوٹوٹنے کا مسئلہ	۸۱
معدہ تک نلکی پہنچائی جائے	۸۱
پیشاب کی نلکی سے پیشاب	۸۲
پائپ کے ذریعہ اندرون جسم دوا	۸۲
اگر کمر کے نیچے کا حصہ بے حس کردیا	۸۳
جوخضاب بالوں تک پانی پہنچنے میں مانع ہو	۸۳
وگ کا استعمال اور وضو	۸۳
وضومیں شک کے مسائل	۸۳

فہرست رسالہ ’’مسح علی الخفین‘‘

مقدمہ......مسح کے معنی، مسح علی الخفین اس امت کے خصائص میں سے ہے، مسح علی الخفین کی مشروعیت، وغیرہ چند مفید امور	۸۷
مشروعیت مسح کی وجہ	۸۸
مسح، موزوں کے اوپر کیوں؟	۸۹
چمڑے کے موزے پر مسح کے متعلق چند احادیث	۸۹
آپ ﷺ کے موزے سیاہ رنگ کے چمڑے کے تھے	۹۱
خف کا مفہوم	۹۲
مسح اور دھونے میں افضل کیا ہے؟	۹۳
موزوں کے اقسام اور ان کا حکم	۹۴
موزوں پر مسح کرنے کی دس شرطیں ہیں	۹۵
مسح میں دو فرض ہیں:	۹۵
مسح کے سنن اور مستحبات	۹۶
مسح کے احکام	۹۶
کن موزوں پر مسح کرنا جائز ہے اور کن پر نہیں	۹۷
پھٹے ہوئے موزوں کے مسائل	۱۰۰
ان صورتوں میں مسح جائز ہے	۱۰۲
مسح کی مدت کے مسائل	۱۰۳
مسح کرنے کا مسنون طریقہ اور اس کے مسائل	۱۰۴

مسح کو توڑنے والی چیزوں کا بیان	۱۰۶
موزوں پر مسح کے چند متفرق مسائل	۱۰۸
خاتمہ: عام اونی، سوتی اور نائیلون وغیرہ جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں..........	۱۱۰
غیر مقلد علماء کے چند فتاوی	۱۱۶
جورب کے معنی	۱۱۷
ایک ہمدردانہ ومخلصانہ نصیحت	۱۱۸
موزوں پر مسح کی شرطیں فقہاء کی ایجاد اور من گھڑت نہیں	۱۱۹
موزہ میں سانپ کے ملنے کے واقعہ سے ایک شرط پر استدلال	۱۲۰
مسح کی ایک شرط یہ ہے کہ پانی نہ چھنے، اس سے کیا مراد ہے؟	۱۲۱
جوتے پر مسح کا حکم	۱۲۲
تین میل کی شرط ہے یا کم وبیش	۱۲۳
''وضوسوکس'' ''WUDHU SOCKS'' پر مسح کا حکم	۱۲۵
مآخذ ومراجع	۱۲۶

فہرست رسالہ ’’جبیرہ پر مسح کے مسائل‘‘

پیش لفظ....................................	۱۲۹
جبیرہ کے معنی اور اس کی تعریف....................................	۱۳۰
متعلقہ الفاظ: لصوق، لزوم، عصابہ....................................	۱۳۱
جبیرہ پر مسح کے جائز ہونے میں اہل علم متفق ہیں....................................	۱۳۱
جبیرہ پر مسح کے متعلق تین احادیث....................................	۱۳۲
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے پٹی پر مسح کرنے کا حکم فرمایا..........	۱۳۲
زخم میں بجائے تیمّم کے دھونے پر آپ ﷺ کی سخت ناگواری..........	۱۳۲
مفتی کے غلط فتوی دینے پر قصاص یا دیت ہے یا نہیں؟..........	۱۳۳
نااہل مفتی کے غلط فتوی کی تقصیر مستفتی پر ہے..........	۱۳۳
جنگ احد میں آپ ﷺ کو زخم لگا تو آپ ﷺ نے پٹی پر مسح فرمایا..........	۱۳۵
جبیرہ پر مسح کے مسائل....................................	۱۳۶
پٹی پر مسح کے نواقض....................................	۱۴۰
جبیرہ اور موزوں پر مسح کے درمیان اکیس چیزوں میں فرق ہے..........	۱۴۱
خاتمہ......آثار صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ..........	۱۴۴
تتمہ......نااہل طبیب کے بارے میں احادیث..........	۱۴۷
نااہل طبیب کے بارے میں فقہاء کی رائے اور نااہل طبیب کی تعریف..........	۱۴۸
بلا اجازت آپریشن....................................	۱۵۲

فہرست رسالہ ''حیض کے مسائل''

پیش لفظ..................................	۱۵۵
حیض کے مسائل..................................	۱۵۸
حیض کے خون کا رنگ..................................	۱۵۹
حیض کی اقل واکثر مدت اور چند مسائل..................................	۱۶۰
دواؤں کے ذریعہ حیض روک لیا پھر عادت کے ایام میں دھبا آ گیا..................................	۱۶۲
حائضہ کے تین حالات: مبتدأہ، معتادہ، متحیرہ اوران کے مسائل..................................	۱۶۵
عادت کی قسمیں: متفقہ، مختلفہ، اور مرتبہ وغیر مرتبہ..................................	۱۶۷
حصول طہارت کے دوامور: خون کا بند ہونا، یا سفید رطوبت دیکھنا..................................	۱۶۸
طہر کی دو قسمیں ہیں: صحیح اور فاسد، تام اور ناقص..................................	۱۶۹
حیض پر مرتب ہونے والے احکام: بلوغ، پاکی حاصل کرنا، حائضہ کا غسل، حائضہ کا پاک ہونا..................................	۱۷۰
حائضہ اور نماز کے مسائل..................................	۱۷۰
نماز کے وقت کو پالینا..................................	۱۷۱
عورت کے لئے بحالت سفر' قصر جائز ہونے کی شرط..................................	۱۷۲
حائضہ کے لئے نماز کے چند متفرق مسائل..................................	۱۷۴
حائضہ کا نماز کے اوقات میں باوضو ذکر کرنا، اور ایک حدیث کی تحقیق..................................	۱۷۵
حائضہ کا نماز کے وقت میں تسبیح پڑھنا اور اکابر کی رائے اختلاف..................................	۱۷۶
حائضہ کا پاک ہونے کے بعد نماز کی قضا کرنا بدعت ہے..................................	۱۷۷

حائضہ کے لئے روزہ کے مسائل	۱۷۸
حائضہ کے اعتکاف کے مسائل	۱۸۳
حیض ونفاس اور حج کے مسائل	۱۸۴
حیض ونفاس میں طواف کے مسائل	۱۸۴
حالت حیض میں طواف پر دم کے مسائل	۱۸۵
حالت حیض میں طواف زیارت	۱۸۷
دوا کے ذریعہ سے حیض روک کر طواف زیارت	۱۸۷
دوا کے ذریعہ حیض روک لیا' پھر عادت کے ایام میں حیض آ گیا	۱۸۸
طہر متخلل کا ایک اختلافی مسئلہ	۱۸۸
حالت حیض میں طواف وداع کے مسائل	۱۸۹
عورتوں کے مسائل سعی	۱۹۰
حائضہ کے لئے حج کے چند متفرق مسائل	۱۹۱
حائضہ کے احکام	۱۹۱
حائضہ کے لئے تلاوت وذکر کے مسائل	۱۹۱
حائضہ کے لئے قرآن کریم چھونے اور لکھنے کے مسائل	۱۹۳
حائضہ کا مسجد، وعظ کی مجلس، عیدگاہ اور قبرستان جانا	۱۹۴
حائضہ کے نکاح، طلاق اور عدت وغیرہ کے مسائل	۱۹۵
حیض کے بعد بغیر غسل کے صحبت جائز ہے یا نہیں؟	۱۹۷
استبراء کا تعلق بھی حیض سے ہے	۱۹۹

حائضہ کے زینت کے مسائل..	٢٠٠
کیا جنابت کی حالت میں بال کتروانا اور ناخن ترشوانا مکروہ ہے؟..............	٢٠١
حائضہ کے لئے تیمّم کرنے کے بارے میں چند مسائل..........................	٢٠٢
حائضہ کے لئے غسل کی کچھ ہدایات نبوی ﷺ..............................	٢٠٣
حیض کے معنی اور چند مفید ابحاث..	٢٠٥
حیض کی تکلیف پر اجر و ثواب..	٢٠٦
حائضہ کے لئے روزہ کی قضا اور نماز کی عدم قضا کی وجہ اور ایک روایت........	٢٠٨
حالت حیض میں صحبت کی ممانعت..	٢١١
حالت حیض میں جماع پر وعید..	٢١٢
ایک گناہ کی وجہ سے اللہ تعالی نے عورتوں پر حیض مسلط کر دیا..................	٢١٥
حیض بنی اسرائیل کی بیٹیوں پر، پھر ’’علی بنی اسرائیل‘‘ کیوں فرمایا؟......	٢١٥
حیض کی ابتدا تو حضرت حواء علیہا السلام سے شروع ہوئی، پھر یہاں بنی اسرائیل کی عورتوں کی طرف کیوں منسوب فرمایا؟..............................	٢١٦
مراجع..	٢١٨

فہرست رسالہ ’’حیض مختصر کے مسائل‘‘

حیض کے مسائل........................	۲۲۰
دواؤں کے ذریعہ حیض روک لیا پھر عادت کے ایام میں دھبہ آ گیا............	۲۲۳
حائضہ کے تین حالات: مبتدأہ، معتادہ، متحیرہ اوران کے مسائل...........	۲۲۴
عادت کی قسمیں: متفقہ، مختلفہ، اورمرتبہ وغیرمرتبہ..................	۲۲۶
پاکی حاصل کرنے کے دوامور: خون کا بند ہونا، یا سفید رطوبت دیکھنا..........	۲۲۸
طہر(یعنی پاکی) کی دوقسمیں ہیں: صحیح اورفاسد، تام اورناقص..............	۲۲۸
حیض پر مرتب ہونے والے احکام: بلوغ، پاکی حاصل کرنا، حائضہ کا غسل، حائضہ کا پاک ہونا........................	۲۲۹
حائضہ اورنماز کے مسائل........................	۲۳۰
عورت کے لئے بحالت سفر‘ قصر جائز ہونے کی شرط........................	۲۳۱
حائضہ کے لئے روزہ کے مسائل........................	۲۳۲
حائضہ کے اعتکاف کے مسائل........................	۲۳۵
حیض اورحج کے مسائل........................	۲۳۵
حیض میں طواف کے مسائل........................	۲۳۵
حیض میں طواف پردم کے مسائل........................	۲۳۶
حالت حیض میں طواف زیارت........................	۲۳۷
دواکے ذریعہ سے حیض روک کرطواف زیارت........................	۲۳۸
دواکے ذریعہ حیض روک لیا‘ پھرعادت کے ایام میں حیض آ گیا........................	۲۳۸

طہر متخلل کا ایک اختلافی مسئلہ....................	۲۳۹
حالت حیض میں طواف وداع کے مسائل....................	۲۳۹
حائضہ کے سعی کے مسائل....................	۲۴۰
حائضہ کے لئے حج کے چند متفرق مسائل....................	۲۴۱
حائضہ کے احکام....................	۲۴۱
حائضہ کے لئے تلاوت وذکر کے مسائل....................	۲۴۱
حائضہ کے لئے قرآن کریم چھونے اور لکھنے کے مسائل....................	۲۴۲
حائضہ کا مسجد، وعظ کی مجلس، عیدگاہ اور قبرستان جانا....................	۲۴۳
حائضہ کے نکاح، طلاق اور عدت وغیرہ کے مسائل....................	۲۴۵
حیض کے بعد بغیر غسل کے صحبت جائز ہے یا نہیں؟....................	۲۴۵
حائضہ کے زینت کے مسائل....................	۲۴۷
حائضہ کے لئے غسل کی کچھ ہدایات نبوی ﷺ....................	۲۴۸

فہرست رسالہ ’’نفاس کے مسائل‘‘

نفاس کے مسائل	۲۵۱
نفاس کی اقل واکثر مدت اور چند مسائل	۲۵۲
بچہ کی پیدائش کے بعد خون کا تسلسل	۲۵۳
جڑواں بچہ کی ولادت میں نفاس	۲۵۳
ناقص الخلقت بچہ کے گرنے سے نفاس کے مسائل	۲۵۴
بچہ کی ولادت کے بعد خون نہ آئے تو	۲۵۵
نفساء کے تین حالات: مبتدأہ، معتادہ، متحیرہ اوران کے مسائل	۲۵۵
حصول طہارت کے دوامور: خون کا بند ہونا، یا سفید رطوبت دیکھنا	۲۵۶
نفاس پر مرتب ہونے والے احکام: پاکی حاصل کرنا، نفساء کا غسل، نفساء کا پاک ہونا	۲۵۷
نفساء اور نماز کے مسائل	۲۵۷
عورت کے لئے بہ حالت سفر، قصر جائز ہونے کی شرط	۲۵۹
نفساء کے لئے روزہ کے مسائل	۲۶۰
نفساء کے اعتکاف کے مسائل	۲۶۱
نفاس اور حج کے مسائل......نفاس میں طواف اوردم کے مسائل	۲۶۱
حالت نفاس میں طواف زیارت	۲۶۳
حالت نفاس میں طواف وداع کے مسائل	۲۶۳
حالت نفاس میں طواف وداع کے مسائل	۲۶۴

نفساء کے مسائل سعی	۲۶۴
نفساء کے لئے حج کے چند متفرق مسائل	۲۶۴
نفساء کے احکام	۲۶۵
نفساء کے لئے تلاوت وذکر کے مسائل	۲۶۵
نفساء کے لئے قرآن کریم چھونے اور لکھنے کے مسائل	۲۶۶
نفسا کا مسجد، وعظ کی مجلس، عیدگاہ، جنازہ گاہ اور قبرستان جانا	۲۶۷
نفاس کے بعد بغیر غسل کے صحبت جائز ہے یا نہیں؟	۲۶۹
نفساء کے لئے زینت کے مسائل	۲۷۰
نفساء کے لئے غسل کی کچھ ہدایات نبوی ﷺ	۲۷۱
خاتمہ......نفاس کے چند متفرق مسائل	۲۷۲
جن امور میں حیض اور نفاس کے احکام میں فرق ہے	۲۷۳
نفاس اور حیض کے درمیان نسبت	۲۷۴
نفاس کی حالت میں صفائی کا غسل	۲۷۴

فہرست رسالہ ”استحاضہ کے مسائل“

استحاضہ کے مسائل	۲۷۷
دوا سے خون روک لیا پھر عادت کے ایام میں خون کا دھبہ آ گیا تو	۲۸۰
مستحاضہ اپنی عادت بھول جائے	۲۸۲
مستحاضہ کے لئے نماز کے غسل و وضو کرنے کے مسائل	۲۸۴
مستحاضہ کا اعتکاف	۲۸۵
لیکوریا کا حکم	۲۸۷

مسائل وضو

اس رسالہ میں وضو کے مسائل، فقہ کی کتابوں اور موجودہ علماء و اکابر کے دسیوں فتاوی سے مع حوالہ ایک نئی ترتیب کے ساتھ تفصیل سے جمع کئے گئے ہیں

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

پیش لفظ

راقم الحروف اپنے جد بزرگوار حضرت مولانا مفتی مرغوب احمد صاحب لاجپوری رحمہ اللہ کے فتاوی (جو ''مرغوب الفتاوی'' کے نام سے تین جلدوں میں شائع ہوگئے ہیں) کی ترتیب میں مشغول تھا اور ''کتاب الطہارۃ'' میں ''باب الوضوٗ'' کے فتاوی پر تحشیہ کا کام کر رہا تھا تو اچانک خیال آیا کہ اس باب کے ساتھ وضو کے تفصیلی مسائل بھی کتب فقہ اور مطبوعہ فتاوی کی مدد سے جمع کر کے شامل کردوں تاکہ ناظرین کو مسائل کی تلاش میں آسانی رہے اور ایک جگہ مطلوبہ مسائل مل جائیں، تو وضو کے مسائل کو مرتب کرنا شروع کیا، اللہ تعالی اس کو مفید اور باعث نجات بنائے، آمین۔

فتاوی کی تکمیل کے بعد اس پر مکمل کام کرنے کا خیال ہے، اور وضو کے جدید وقدیم مسائل کو مختصر الفاظ میں اپنی بساط تک جزئیات کے احاطہ کے ساتھ جمع کرنے ارادہ ہے، اللہ تعالی اپنی نصرت خاصہ سے اس ارادے کی تکمیل فرمائے۔ ناظرین سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

نوٹ:...... جو مسئلہ جہاں سے لیا ہے، اس کا حوالہ لکھ دیا گیا ہے، جہاں حوالہ نہیں وہ تمام مسائل ''عمدۃ الفقہ'' سے ماخوذ ہیں، البتہ الفاظ میں کمی وبیشی کی گئی ہے۔ مرغوب

وضو کے فرائض

وضو کے فرائض چار ہیں:

ا:...... پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ایک مرتبہ منھ دھونا۔

۲......دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ایک مرتبہ دھونا۔

۳:...... پورے سر کے کسی چوتھائی حصہ کا ایک مرتبہ مسح کرنا۔

۴:......دونوں پیروں کا ٹخنوں تک ایک مرتبہ دھونا۔

فرائض وضو کے مسائل

پہلا فرض: منھ دھونے کے مسائل

م:...... چہرہ کا پیشانی کے بالوں سے تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ایک مرتبہ دھونا فرض ہے۔

م:......اگر سر کے اگلے حصہ کے بال نہ ہو تو بال کے اگنے کی معروف جگہ تک دھونا فرض ہے۔

م:......کسی کی پیشانی عادت سے زیادہ چوڑی ہو تو اس کو پوری پیشانی کا دھونا فرض ہے۔

م:......کسی کے سر کے بال پیشانی کی حد سے نیچے تک اُگے ہو تو اس کو دھونا فرض ہے۔

م:......گنجان ڈاڑھی جس کے اندر سے کھال نظر نہ آئے کے ظاہری حصہ کے ان بالوں کا جو ٹھوڑی کی جڑ سے اوپر ہوں دھونا فرض ہے۔

گنجان ڈاڑھی کے بال گلے کی طرف دبانے سے جتنے چہرہ کے حلقہ میں آئیں ان کا

دھونا فرض ہے اوران کی جڑ کا دھونا فرض نہیں اور جو اس حلقہ سے نیچے ہوں ان کا دھونا فرض نہیں اور اگر کچھ گھنے ہوں اور کچھ چھدرے ہوں تو گھنے کا ظاہری اور چھدرے کی جلد کا دھونا فرض ہے۔

م:......ابروؤں، مونچھوں اور ریش بچہ گنجان نہیں ہیں تو پانی پہنچانا فرض ہے اور کھال نظر نہیں آتی ہوتو فرض نہیں۔

م:......مونچھیں اتنی بڑی اور گنجان ہوں کہ ہونٹ کی سرخی کو ڈھانپ لیں تو اسے ہٹا کر لب کا دھونا فرض ہے۔

م:......ڈاڑھی اور کان کے درمیانی حصہ کا دھونا فرض ہے۔(فتاوی حقانیہ ص ۱۱۵ ج ۲)

م:......آنکھ کوزور سے بند کرنے کی صورت میں ظاہری حصہ خشک رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔

م:......آنکھ کا کونہ جو کان سے ملا ہوا ہے اس کا دھونا فرض ہے۔

م:......آنکھ کے درد کی وجہ سے بند کرنے پر چیڑ (کیچڑ) باہر رہتا ہو تو اس کے نیچے پانی پہنچانا واجب ہے۔(البحرالرائق، ذخیرۃ المسائل ترجمہ نفع المفتی والسائل ص ۱۳)

م:......عامۃً ہونٹ بند کرتے وقت جتنا حصہ کھلا رہے اس کا دھونا فرض ہے۔سختی سے ہونٹ بند کرنے کی صورت میں ہونٹ کا ظاہری حصہ ذرا بھی خشک رہ گیا تو وضو نہ ہوگا۔

م:......خضاب خشک ہو جائے تو اسے چھڑا کر پانی پہنچانا فرض ہے۔

م:...... پیشانی پر ٹیکہ لگا ہو یا گوند ہو تو اس کے نیچے پانی پہنچانا فرض ہے۔

م:......عورتوں کا ہونٹوں اور ناخن پر سرخی لگانے کی صورت میں اسے چھڑا کر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

م:......عورت کی ناک میں نتھ تنگ ہو تو اس کو حرکت دے کر اندر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

دوسرا فرض: ہاتھ دھونے کے مسائل

م:......کہنیاں دھونا فرض ہے۔

م:......اگر ہاتھ کہنی کے پاس سے کٹ گیا تو جتنا حصہ باقی ہے اس کا دھونا فرض ہے۔

م:......زائد انگلی یا ہتھیلی ہو تو اس کا دھونا بھی فرض ہے۔کوئی زائد عضو ہو تو اصل کا دھونا فرض ہے۔ظاہر یہ ہے کہ پکڑنے کا اعتبار ہوگا، جس سے پکڑ سکتا ہے وہ اصلی ہے۔

م:......انگلیاں جڑی نہ ہوں تو ان کے درمیان میں پانی پہنچانا فرض ہے۔

م:......ناخن کی جڑ میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ناخن کے نیچے گندھا ہوا یا خشک آٹا لگنے سے پانی نہ پہنچے تو وضو نہ ہوگا۔

م:......ناخن پالش اتنی موٹی ہو کہ اس کے نیچے پانی سرایت نہ کرے تو وضو وغسل نہ ہوگا۔

(خیر الفتاوی ص۴۹ ج ۲۔فتاوی حقانیہ ص۵۰۱ ج ۲)

م:......ناخن اتنے بڑے ہو کہ انگلیوں کے سرے چھپ جائیں تو ان کے نیچے پانی پہنچانا ضروری ہے۔

م:......ناخن میں میل ہو تو اسے چھڑانے کی ضرورت نہیں، بدون چھڑائے وضو ہو جائے گا۔

(امداد الفتاوی ص۳۶ ج ۱)

م:......انگوٹھی وغیرہ اتنی تنگ ہے کہ نیچے پانی نہ پہنچ سکے تو اسے نکال کر یا حرکت دے کر پانی پہنچانا فرض ہے۔

م:......گھڑی کے نیچے والے حصہ میں پانی پہنچانا ضروری ہے، ورنہ وضو نہیں ہوگا۔

(خیر الفتاوی ص۷۷ ج ۲)

تیسرا فرض: مسح کے مسائل

م:......مسح کی جگہ پر کسی طریقے سے تری کا پہنچ جانا فرض ہے۔

م:......فرض مسح کی مقدار میں اختلاف ہے۔تین انگلی یا چوتھائی سر یا پیشانی کی مقدار ہے اور مختار سر کا چوتھائی حصہ ہے۔

م:......تین انگلیوں سے مسح کرنا واجب ہے۔دو انگلی کے ساتھ ہتھیلی کو شامل کرلے یا انگوٹھا اور شہادت کی انگلی کو کھول کر مسح کرے کہ درمیانی حصہ سر کو لگ جائے تو جائز ہے۔

م:......ایک انگلی کو تین دفعہ تر کر کے تین مرتبہ مسح کیا تو امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک جائز ہے اور شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک جائز نہیں۔

م:......ایک انگلی کے اوپر نیچے اور برابروں سے مسح کیا، یا تین انگلیوں کو سر پر رکھ کر کھینچا نہیں، یا تین کھڑی انگلی سے بغیر کھینچے مسح کیا تو اختلاف ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ مسح نہیں ہوا۔

م:......مسح کی جگہ سر کے وہ بال ہیں جو دونوں کانوں کی سیدھ سے اوپر ہیں، اگر لمبے بال پر مسح کیا جو پیشانی یا گردن کے نیچے ہیں تو جائز نہیں۔

م:......مسح میں بالوں کی جڑ تک پانی پہنچانا فرض نہیں۔

م:......ہاتھ دھونے کے بعد تری باقی ہے تو اس سے مسح جائز ہے۔مسح سے بچی ہوئی تری سے مسح جائز نہیں۔مسح کے جائز ہونے کے لئے شرط ہے کہ تری مستعمل نہ ہو۔

م:......سر کو منھ سے ساتھ دھولیا تو مسح کے قائم مقام ہو جائے گا، لیکن مکروہ ہے۔

م:......سر کے کسی حصہ میں آگے پیچھے، دائیں، بائیں، مونڈے ہوئے، بغیر مونڈے ہوئے مسح کیا تو جائز ہے۔

م:......ٹوپی، عمامہ، اوڑھنی پر مسح جائز نہیں، اگر اوڑھنی اتنی باریک ہے کہ پانی پہنچ جائے تو

جائز ہے، بشرطیلہ پانی میں رنگ نہ آجائے۔

م:......خضاب پر مسح کیا اور تری خضاب سے مل کر مطلق پانی کے حکم سے نکل گئی تو مسح جائز نہیں۔

م:......مصنوعی بالوں کو اتار کر مسح کرنا چاہئے، اگر اس کے اوپر مسح کرلیا تو وضو نہیں ہوگا۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ۳۶ ج ۱)

چوتھا فرض: پاؤں دھونے کے مسائل

م:......ٹخنہ وہ ابھری ہوئی ہڈی ہے جو پاؤں کی پنڈلی کی جانب کے حصہ پر دونوں جانب ہوتی ہے۔ دونوں ٹخنے دھونا فرض ہے۔

م:...... پاؤں کٹ جائے تو ٹخنہ کا جو حصہ باقی رہے اس کا دھونا فرض ہے۔

م:......پیر میں زائد انگلی ہو تو اس کا دھونا فرض ہے۔

فرائض وضو کے متفرق مسائل

م:......اعضاء وضو پر گندھا ہوا آٹا زیادہ لگا اور خشک ہوگیا تو وضو جائز نہیں۔

م:...... بڑے ناخن میں میل یا مٹی یا مہندی یا رنگ کا جرم جما ہو تو وضو جائز ہے۔

م:......رنگریز کے ہاتھ پر جو رنگ لگا ہوا ہوتا ہے اسے اتارنے کی ضرورت نہیں، البتہ لکڑی اور لوہے وغیرہ پر چپکنے والا روغن اگر جم جائے تو اسے اتارے بغیر وضو نہ ہوگا۔ ہاں اگر ایسے روغن کی تہ نہیں جمی تو وضو ہو جائے گا۔ (احسن الفتاوی ص ۲۰ ج ۲)

م:......اعضاء وضو بیماری کی وجہ سے بے حس ہو جائے کہ اسے کاٹو تو خبر نہ ہو اس کا بھی وضو میں دھونا فرض ہے۔

م:......اعضاء وضو پر تیل یا چکنی چیز لگائی اور پانی بہایا، لیکن چکنائی کی وجہ سے اس کا اثر نہ

ہوا تو وضو جائز ہے، کیونکہ پانی کا بہانا شرط ہے اثر کرنا شرط نہیں۔

م:......اعضاء وضو میں پھٹن میں دوائی بھری ہو تو دوا کے نیچے پانی پہنچانا نقصان نہ کرے تو پانی پہنچانا ضروری ہے ورنہ اوپر سے بہا دینا کافی ہے، اور پانی بہانا بھی مضر ہو تو مسح جائز ہے، اور مسح سے عجز کی صورت میں مسح بھی ساقط ہو جائے گا، پس ارد گرد دھولے اور اس جگہ کو چھوڑ دے۔ اگر گرم پانی استعمال کر سکتا ہو تو اس کا استعمال کرنا ضروری ہے۔

م:......اعضاء وضو کے زخم پر چونا یا دوا لگائی تو اسے چھڑانا واجب ہے، بشرطیکہ چھڑانا ضرر نہ دے۔ چاقو سے چھڑانے کی ضرورت نہیں، بسہولت جتنا چھڑا سکے کافی ہے۔

(امداد الاحکام ص ۳۴۵ ج ۱)

م:...... ہاتھ میں تکلیف کی وجہ سے پانی استعمال نہ کر سکے اور چہرہ و سر پانی میں رکھنے پر قادر نہ ہو تو تیمّم کرے۔

م:......معذور جو خود وضو کی طاقت نہ رکھتا ہو اور ملازم رکھ سکتا ہو تو رکھنا ضروری ہے۔

(خیر الفتاوی ص ۴۸ ج ۲)

م:......زخم کا چھلکہ اوپر اٹھا ہو تو اس پر پانی بہا دیا نیچے نہ پہنچا تو وضو صحیح ہے۔

م:......زخم کے پتلے چھلکے کو وضو کے بعد اکھاڑ دیا اور زخم اچھا ہو گیا تھا تو تکلیف ہو یا نہ ہو دوبارہ دھونا لازم نہیں ہے۔

م:......وضو کے عضو پر مکھی یا پسو کا پاخانہ ہو اور اس کے نیچے پانی نہ پہنچے تو وضو جائز ہے۔

م:......وضو کے عضو پر مچھلی کی کھال یا روٹی لگ کر خشک ہو گئی اور نیچے پانی نہ پہنچا تو وضو جائز نہیں ہے۔

م:......وضو کے عضو کا کچھ حصہ خشک رہ جائے اور اسی عضو کی ٹپکتی ہوئی تری اس حصہ پر

پہنچائی جائے تو وضو جائز ہے اور ایک عضو کی ٹپکتی ہوئی تری دوسرے عضو میں پہنچائی جائے تو وضو میں جائز نہیں، غسل میں جائز ہے۔

م:......اعضاء وضو پر بارش کا پانی یا بہتی ہوئی نہر میں داخل ہونے سے پانی پہنچ گیا تو وضو ہو گیا۔

م:......وضو کے دھونے میں تقاطر (یعنی پانی کا ٹپکنا) شرط ہے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند ص۱۰۲ ج۲)

اور اس کی کم سے کم مقدار دو قطرے ہیں، پس دو یا دو سے زیادہ قطرے بہہ گئے تو بالاتفاق وضو ہو گیا۔ (عالمگیری، درمختار)

م:......ڈاڑھی کے بالوں میں خضاب سے کوئی تہہ نہیں بنتی، اس لئے اس کے اوپر مسح درست ہے۔ (فتاوی حقانیہ ص۵۰۳ ج۲)

م:......دوران وضو مسح بھول گیا تو بعد میں ڈاڑھی کی تری سے مسح درست ہے۔ البتہ نماز میں یاد آئے تو وہ نماز درست نہیں۔ (خیر الفتاوی ص۶۸ ج۲)

م:......جس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہوں وہ اعضاء وضو پر پانی بہالے، اگر اس پر قدرت نہ ہو تو چہرے کو دیوار یا زمین وغیرہ سے کسی طرح مل لے، اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو بلا طہارت ہی نماز پڑھ لے۔ (فتاوی محمودیہ ص۱۵۵ ج۱۶۔ احسن الفتاوی ص۱۷ ج۲)

م:......مصنوعی اعضاء کی بناوٹ ایسی ہو کہ جراحی کے بغیر اس کو علیحدہ کرنا ممکن نہ ہو تو ان کی حیثیت اصل عضو کی ہوگی، وضو میں اس کا دھونا واجب ہوگا۔ اور آسانی سے علیحدہ کئے جاسکتے ہو تو وضو میں اسے الگ کر کے اصل اعضاء وضو پر پانی پہنچانا ضروری ہوگا۔

(جدید فقہی مسائل ص۸۸ ج۱)

سنن وضو

وضو میں پندرہ سنتیں ہیں:

۱	نیت کرنا............	۶	تین بار ناک میں پانی ڈالنا..	۱۱	کانوں کا مسح کرنا....
۲	بسم اللہ پڑھنا........	۷	ڈاڑھی کا خلال کرنا...........	۱۲	ہر عضو کو تین بار دھونا.
۳	گٹوں تک ہاتھ دھونا	۸	ہاتھوں کو انگلیوں سے دھونا...	۱۳	ترتیب سے وضو کرنا.
۴	مسواک کرنا........	۹	ہاتھ پیر کی اگلیوں کا خلال کرنا	۱۴	پے در پے وضو کرنا...
۵	تین بار کلی کرنا.......	۱۰	پورے سر کا ایک بار مسح کرنا..	۱۵	اعضاء کو مل مل کر دھونا

سنن وضو کے مسائل

م:......وضو کی سنتیں ترک کرنے سے ثواب میں کمی ہو جائے گی۔

(فتاوی محمودیہ ۱۳۱ ج ۲۰۔ بدون نیت عبادت کا ثواب نہیں ملے گا۔ (ش ص ۹۹ ج ۱)

م:......احناف کے نزدیک وضو میں نیت کرنا سنت ہے۔

م:......رفع حدث وخبث کی نیت کرنا بہتر ہے۔

م:......نیت دل کے ساتھ کرے۔ (زبان سے نیت کرنا مستحب ہے)۔

(احسن الفتاوی ص ۹ ج ۲)

م:......نیت منہ دھوتے وقت یا دونوں ہاتھ کلائی تک دھوتے وقت یا اس سے پہلے حتی کی استنجاء سے پہلے کرلے۔

م:......بسم اللہ پڑھنا ہر وضو میں سنت ہے۔

نوٹ:......بسم اللہ سے پہلے اعوذ پڑھنے کا بھی ایک ضعیف قول ہے، مگر راجح یہ ہے کہ نہ پڑھیں۔ (احسن الفتاوی ص ۹ ج ۲۔ امداد الفتاوی ص ۱۴۱ ج ۱)

م:......ابتدا میں بسم اللہ بھول جائے تو جب یاد آجائے پڑھ لے۔

نوٹ:......صاحب فتح القدیر کا رجحان یہ ہے کہ بسم اللہ ابتدا میں بھول جائے تو درمیان میں کہنے سے سنت ادا نہ ہوگی۔(ص۲۴ ج۱)''کبیری''میں بھی ایسا ہی ہے۔(ص۲۲)

(شمائل کبری ص ۱۵۸/۵،نماز مسنون ص ۷۵)

م:......ستر کھلا ہو یا نجاست کی جگہ ہو تو بسم اللہ نہ پڑھے۔

م:......کسی بھی ذکر سے بسم اللہ کی سنت ادا ہو جائی گی۔

م:......وضو کی ابتدا میں''بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ''منقول ہے۔

م:......ابتداء وضو میں ہاتھ پاک ہوں تو کلائیوں تک تین بار دھونا سنت غیر مؤکدہ ہے۔ استنجا کئے بغیر سو کر اٹھنے کی حالت میں دھونا سنت مؤکدہ ہے۔ ناپاک ہو تو دھونا فرض ہے۔

م:...... برتن چھوٹا ہو تو ہاتھ اندر نہ ڈالے، بلکہ بائیں ہاتھ سے اٹھا کر دائیں پر ڈالے، پھر اس کے عکس بڑا برتن ہو تو انڈیل کر دھوئے۔ اگر ممکن نہ تو دائیں ہاتھ کی تین چھوٹی انگلیاں ملا کر پانی نکالے۔ یہ جب ہے کہ ہاتھ پاک ہو، اگر ناپاک ہو تو کسی ترکیب سے پانی نکال کر ہاتھ دھوئے۔

م:......کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت مؤکدہ ہیں۔

(کسی بیماری یا مجبوری کی وجہ سے کلی نہ کرنا درست ہے۔(فتاوی دار العلوم ص ۱۰۱ ج ۲)

م:......کلی کی حد تمام منھ کے اندر پانی پہنچ جائے اور ناک کی حد ناک کا اندر کا نرم حصہ ہے۔

م:......مصنوعی دانت جو مستقل طور پر لگائے جائیں اور ان کو آسانی سے نکالا نہ جا سکے، یہ اصل دانت کا درجہ رکھتے ہیں۔ وضو میں ان دانتوں تک پانی پہنچانا مسنون ہوگا۔

اور مستقل طور پر لگائے نہ گئے ہوں، بلکہ حسب ضرورت ان کا استعمال کیا جائے اور

حسب ضرورت نکال لیا جائے ۔اس کی حیثیت ایک زائد چیز کی ہوگی ،اس لئے ان کو نکالے بغیر کلی کرنے کی سنت ادا نہ ہوگی ۔(جدید فقہی مسائل ص۸۸ ج۱)

م:......دونوں کے لئے ہر مرتبہ نیا پانی لے۔

م:......ترتیب یعنی پہلے کلی کرے پھر ناک میں پانی ڈالے۔

م:......دونوں کو تین بار کرے۔

م:......ایک چلو سے تھوڑے میں کلی کرے پھر بقیہ ناک میں ڈالے تو سنت ادا ہو جائے گی ۔ایک چلو سے پہلے ناک میں ڈالے، پھر کلی کرے تو سنت ادا نہ ہوگی۔

م:......روزہ نہ ہو تو دونوں میں مبالغہ کرے، (یعنی غرغرہ کرے)۔

م:......کلی کے پانی کو باہر نکالدے، پی نہ لے۔

م:......ناک میں پانی ڈال کر جھاڑ لے۔

م:......احرام پہنا نہ ہو تو گنجان ڈاڑھی کا خلال کرنا اور اس کا وقت تین بار منھ دھونے کے بعد ہے۔

م:......خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے: دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں اس طرح ڈالے کہ ہتھیلی گردن کی جانب ہو اور ہاتھ کی پشت نیچے کی طرف، پھر ڈاڑھی میں اسی دائیں ہاتھ کی انگلیاں نیچے کی طرف سے ڈال کر اوپر کو خلال کرے ۔اور داڑھی میں انگلیاں ڈالنے کی کیفیت یہ ہے کہ: داڑھی میں پانی ڈالنے کی کیفیت کے برعکس ہاتھ کی پشت گردن کی طرف اور ہتھیلی چھاتی کی طرف رہے۔بعض کے نزدیک اس کی ترکیب یہ ہے کہ: بالوں کی نیچے سے انگلی اس طرح داخل کرے کہ ہتھیلی گردن کی طرف ہو اور ہاتھ کی پشت باہر کی طرف ۔حدیث شریف کے الفاظ سے اسی

صورت کی طرف ذہن جلدی جاتا ہے۔

م:...... پوری داڑھی کا مع جانبین کے خلال کرنا چاہئے۔(خیر الفتاوی ص ۷۶ ج ۲)

م:......داڑھی کا خلال ایک مرتبہ کرنا سنت ہے۔(خیر الفتاوی ص ۷۶ ج ۲)

م:...... ہاتھ، پاؤں کی سب انگلیوں کا خلال کرنا بالاتفاق سنت مؤکدہ ہے، جب کہ پانی انگلیوں میں پہنچ چکا ہو۔

م:......خلال کا وقت تین دفعہ دھونے کے بعد ہے،بعض کے نزدیک ہر دفعہ دھونے کے ساتھ سنت ہے۔

(حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ نے خلال کا وقت ابتدائے وضو میں ہاتھ دھوتے وقت لکھا ہے۔(کفایت المفتی ص ۳۱۴ ج ۲)

م:......خلال کا طریقہ یہ ہے: ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالے اوران سے پانی ٹپکتا ہو۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ: ایک ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے کی پشت پر رکھے اوراوپر کے ہاتھ کی انگلیاں نیچے کے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر کھینچے، اسی طرح دوسرے ہاتھ کا خلال کرے۔

بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال اس طرح کرے کہ پاؤں کی انگلیوں میں نیچے سے اوپر کو خلال کرے۔دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرے۔

م:......دھونے کے اعضاء کو ہر ہر مرتبہ پوری طرح تین تین بار دھونا سنت مؤکدہ ہے۔ دھونے کے معنی یہ ہے پانی کے قطرے ٹپکے، بلا عذر ایک بار دھونے کی عادت بنا لینے سے گنہگار رہوگا۔

م:.......ہاتھ پاؤں کو دھونے میں ابتدا انگلی کی طرف سے کریں۔

(فتح، عالمگیری، فتاوی دار العلوم ص۱۰۰ ج ۲۔فتاوی حقانیہ ص ۵۰۶ ج ۲)

نوٹ:.......حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ کا رجحان یہ ہے کہ کہنیوں سے پانی بہا کر انگلیوں کی طرف لایا جائے ،مگر محشی حضرت مفتی ظفیر الدین صاحب رحمہ اللہ نے فقہاء رحمہم اللہ کی اتباع میں سے انگلی کی طرف سے ابتدا کو راجح کہا ہے۔

م:.......اعضاء کو پانی ڈال کر رگڑنا اور ملنا خصوصا موسم سرما میں۔اور جس کے اعضاء کسی مرض کی وجہ سے خشک رہتے ہوں۔

(طحطاوی ص ۴۰۔فتح القدیر ص ۳۶ ج ۱۔کبیری ص ۲۷۔السعایہ ص ۱۶۳۔شمائل کبری ص ۲۲۴ ج ۵)

م:.......سارے سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا۔ہمیشہ بغیر عذر کے پورے سر کا مسح چھوڑ دے تو گنہگار ہوگا۔

م:.......سر کے اگلے حصہ سے مسح کرنا سنت ہے۔

م:.......سر کے مسح کے لئے ہاتھ کو نئے پانی سے تر کر کے ہتھیلیاں اور انگلیاں سر کے اگلے حصہ پر رکھ کر پچھلے حصہ کی طرف لے جائے کہ سارے سر پر ہاتھ پھیر جائے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کو تر کر کے آخری تین انگلیاں سر کے اگلے حصہ پر رکھ کر پیچھے کی طرف کھینچے اور انگوٹھے،شہادت کی انگلیاں،ہتھیلیاں سر سے الگ رکھے،اس کے بعد ہتھیلیوں کو سر کے دونوں جانب سے اوپر کی طرف کھینچے۔

م:.......سر کے مسح کے ساتھ دونوں کانوں کا ایک ساتھ مسح کرنا۔

م:.......انگشت شہادت سے اندر کی طرف اور انگوٹھے سے باہر کی طرف مسح کرے۔ چھنگلیاں کان کے سوراخ میں داخل کر کے حرکت دیں۔

م:......عطر کا پھایہ کان کے نرم حصہ میں ہوتو مسح کے وقت اس کا نکالنا سنت ہے۔
(اس لئے کہ کان کے اندر کے تمام حصہ کا مسح سنت ہے اور وہ پھایہ نکالے بغیر ممکن نہیں اور سنت کا موقوف علیہ سنت ہوتا ہے، لہذا اس کا نکالنا سنت ہے۔(امداد الفتاوی ص ۳۵ ج ۱)
م:......کان کے مسح کے لئے نیا پانی نہ لے، اگر پہلی تری مستعمل ہوگئی ہوتو نیا پانی لے۔
م:......صحیح قول کی بنا پر ترتیب وضو میں سنت مؤکدہ ہے۔
(یعنی اولا ہاتھ، پھر کلی، پھر ناک، پھر چہرہ، پھر داڑھی کا خلال کرنا، پھر ہاتھ دھونا، انگلیوں کا خلال کرنا، سر کا مسح کرنا، کانوں اور گردن کا مسح کرنا، پیروں کا دھونا اور خلال کرنا۔

(شمائل کبری ص ۲۲۴ ج ۵)
م:...... پے در پے کا مطلب یہ ہے کہ وضو کے درمیان میں کسی ایسے کام میں مشغول نہ ہو جو وضو سے متعلق نہ ہو۔اس کی حد یہ ہے کہ معتدل موسم میں پہلے دھوئے عضو کی تری خشک نہ ہو جائے۔

مستحبات وآداب وضو

وضو میں تینتیس مستحبات وآداب ہیں:

۱	دائیں عضو کو پہلے دھونا............	۲	گردن کا مسح کرنا..................
۳	پانی اندازے سے خرچ کرنا..........	۴	ایک مد (سیر) سے کم پانی نہ ہونا....
۵	انگوٹھی وغیرہ کو حرکت دینا............	۶	وضو خود کرنا، بلا عذر مدد نہ لینا........
۷	کلی وناک میں دائیں ہاتھ سے پانی ڈالنا	۸	بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا....
۹	منہ پر پانی آہستہ ڈالنا............	۱۰	اعضاء کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا.
۱۱	کان کے مسح میں چھوٹی انگلی ڈالنا.....	۱۲	موسم سرما میں اعضاء کو پہلے خوب ملنا
۱۳	مستعمل پانی سے کپڑوں کو بچانا.......	۱۴	نماز کے وقت سے پہلے وضو کرنا.....
۱۵	قبلہ رو بیٹھنا..................	۱۶	اونچی اور پاک جگہ بیٹھنا............
۱۷	اطمینان سے وضو کرنا............	۱۸	بلا ضرورت دنیوی بات نہ کرنا.......
۱۹	وضو کے برتن کو تین بار دھونا........	۲۰	اعضاء پر پانی کو اوپر سے ڈالنا.......
۲۱	پاؤں پر پانی دائیں ہاتھ سے ڈالنا.....	۲۲	اعضاء کو مقدار فرض سے زیادہ دھونا.
۲۳	استنجاء کے کپڑے سے اعضاء کو نہ پونچھنا	۲۴	مٹی کے برتن سے وضو کرنا..........
۲۵	چھوٹے برتن کو بائیں طرف رکھنا......	۲۶	ہاتھوں کو نہ جھاڑنا..............
۲۷	نماز کے لئے وضو کی نیت کرنا.........	۲۸	ہر عضو کو دھوتے وقت دعا پڑھنا......
۲۹	وضو کا بچا ہوا پانی قبلہ رو کھڑے ہو کر پینا	۳۰	تحیۃ الوضوء کی دو رکعت پڑھنا.......
۳۱	وضو کے بعد کلمہ، درود شریف، دعا پڑھنا	۳۲	بلا ضرورت اعضاء وضو کو نہ پونچھنا...
۳۳	دوسری نماز کے وضو کے لئے تیار رہنا.	۳۴	اطمینان سے وضو کرنا............

مستحبات وآداب وضو کے مسائل

م:......اوقات نماز سے پہلے وضو کرنا،مگر معذور کے لئے یہ مستحب نہیں۔

(طحطاوی ص۴۲۔بحرالرائق ص۲۹ ج ۱۔شامی کبری ص۲۲۵ ج ۵)

م:...... پانی کے استعمال میں تین دفعہ سے زیادہ اسراف نہ کرے اور تین دفعہ سے کم کر کے نہ بخل کرے۔

(آپ ﷺ وضو میں ایک مد پانی استعمال فرماتے تھے۔مروجہ اوزان کے مطابق مد کا وزن ٦٨ تولہ۳/ ماشہ ہے۔(خیرالفتاوی ص۹۱ ج ۲۔غایت دو ڈیڑھ مد یعنی سیر سوا سیر پانی ہو۔فتاوی دارالعلوم ص۱۰۴ ج ۱۔فتاوی محمودیہ ص۱٦۷ ج ۱٦۔فتاوی رشیدیہ ص۲۴۵)

م:......وضو کا برتن چھوٹا ہو تو بائیں جانب رکھنا تا کہ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے اور بڑا برتن ہو تو دائیں جانب رکھے۔

م:......لوٹے سے پانی لیتے وقت ہاتھ کو دستے پر رکھے تا کہ مستعمل پانی اندر نہ گرے۔

م:......وضو کے آخر تک نیت کو مستحضر رکھے۔

م:...... ہر عضو کو دھوتے وقت،بسم اللہ،دعا،کلمہ،درود شریف پڑھنا۔

(ادعیہ ماثارہ کی رعایت میں مسلمان کی بات کا جواب نہ دینا مذموم ہے،لہذا کوئی مسلمان بات کرلے تو جواب دینا چاہئے گو مختصر ہی ہو،مثلاً اتنا کہہ دے کہ وضو سے فارغ ہو کر بات کرتا ہوں۔اس سے ادعیہ ماثورہ میں کوئی خلل نہیں پڑتا اور نہ اتنی بات وضو میں مکروہ ہے۔(امدادالاحکام ص۳۴۷ ج ۱)

م:......کلی کرنے میں اور ناک میں پانی ڈالنے میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرے اور ناک کو بائیں ہاتھ سے صاف کرے۔

م:......ڈھیلی وتنگ انگوٹھی جس کے نیچے پانی پہنچ گیا ہواس کوحرکت دے۔

م:......دائیں ہاتھ سے اعضاءِ وضو پر پانی ڈالے۔

م:......آنکھ کے باہر،ٹخنوں،ایڑیوں،تلوؤں اورانگوٹھی کے نیچے برابر پانی پہنچانا۔

م:......اعضاء کوحد سے زیادہ دھونا،یعنی ہاتھ کونصف بازوتک اور پاؤں کونصف پنڈلی تک مستحب ہے۔

م:......دونوں بھوؤں اورمونچھوں کے نیچے تک پانی پہنچائیں۔

م:...... پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھوئیں اوردائیں ہاتھ سے پانی ڈالیں۔مسنون طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے پاؤں پراوپر سے پانی ڈالےاور بائیں ہاتھ سے ملے۔

م:......وضومیں جلدی نہ کریں،دھونے،خلال کرنے اور ملنے کو پوری طرح کریں۔

م:......وضو کے بعد قبل رو کھڑے ہوکر کلمۂ شہادت پڑھیں اورآسمان کی طرف منہ کرکے شہادت کی انگلی سے اشارہ کریں۔

م:......روزہ نہ ہوتو وضوکا بچاہوا پانی کھڑے ہوکر پی لیں۔

م:......وضو کے بعد یا درمیان میں یہ دعا پڑھیں:

﴿اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ ، وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْن ، وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ ، وَاجْعَلْنِی مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾۔

ترجمہ:......اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں،اور پاک رہنے والوں،اور تیرے نیک بندوں میں،اوران لوگوں میں سے جن پر نہ خوف ہو،اورنہ غم ہومیں سے بنا۔

یا یہ دعا پڑھیں:

﴿سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ، اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ

اِلَیْکَ ، وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ﴾۔

ترجمہ:......اے اللہ! آپ پاک ہیں اور میں آپ کی تعریف کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور میں آپ سے مغفرت چاہتا ہوں، اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں، اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں۔

م:...... بلاضرورت اعضائے وضو کو پونچھنے میں مبالغہ نہ کرے، کہ وضو کا اثر باقی رہے۔

م:......وضو سے فارغ ہوکر سورۂ قدر ایک یا تین مرتبہ پڑھنا۔

م:......دھوپ میں گرم شدہ پانی سے وضو نہ کرنا۔

م:......مسجد میں وضو کے لئے کسی برتن (یا جگہ) کو مخصوص نہ کر لینا۔ عام جگہ اور برتن میں وضو کرنا۔ جب کہ اس عمل سے کسی کو تکلیف ہو، ہاں عادۃً ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

م:......وضو میں جو کام مکروہ ہے اس کو ترک کرنا۔

مکروہات وضو

وضو کے مکروہات بہت ہیں۔ اصول یہ ہیں کہ جو باتیں مستحب کے خلاف ہیں وہ مکروہ ہیں، اس سے بچنا مستحب ہے۔

چند مشہور مکروہات یہ ہیں:

۱	ناپاک جگہ پر وضو کرنا.................	۲	کلی کے لئے بائیں ہاتھ سے پانی لینا..
۳	دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا.....	۴	بلاعذر دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا
۵	منھ پر زور سے پانی ڈالنا.............	۶	اتنا کم پانی لینا کہ مستحب وضو ادا نہ ہو....
۷	پانی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا...	۸	تین بار سے زیادہ اعضاء کو دھونا........
۹	تین مرتبہ نیا پانی لے کر مسح کرنا.......	۱۰	اعضاء وضو کے علاوہ دوسرے عضو کو دھونا..
۱۱	بلاضرورت دنیوی باتیں کرنا........	۱۲	وضو کے بعد ہاتھ کا پانی جھٹکنا..........
۱۳	مسجد کے برتن کو اپنے لئے خاص کر لینا	۱۴	عورت کے مستعمل پانی سے وضو کرنا....
۱۵	وضو کے پانی میں تھوکنا، خواہ جاری ہو	۱۶	مسجد کے اندر (جماعت خانہ میں) وضو کرنا
۱۷	کپڑے پر اعضاء وضو سے قطرہ ٹپکانا	۱۸	بلاعذر ایک ہاتھ سے منھ دھونا..........
۱۹	گلے کا مسح کرنا (بدعت لکھا ہے)....	۲۰	دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا........
۲۱	استنجاء کے مستعمل کپڑے سے پونچھنا	۲۱	ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا.......
۲۳	بلاعذر کسی سے وضو میں مدد لینا.......	۲۴	سنت طریقہ کے خلاف وضو کرنا.........

مکروہات وضو کے مسائل

م:...... پانی اس قدر کم استعمال کرے کہ مستحب ادا نہ ہو یا بے جا زیادہ خرچ کرنا۔

م:...... بلا عذر ایک ہاتھ سے سر کا مسح کرنا۔ (فتاوی دار العلوم ص۱۰۲ ج ۲)

م:......شک کی وجہ سے اعضاء کو تین بار سے زیادہ مرتبہ دھونا یا وضو سے فارغ ہو کر دوسرے وضو کی نیت سے اعضاء کو دوبارہ دھونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

م:......استنجاء کا پانی خشک کرنے کے کپڑے سے اعضاء وضو کو پونچھنا۔

م:......بیسن میں وضو کرنا خلاف ادب ہے۔

(فتاوی حقانیہ ص ۵۰۸ ج ۲۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ۳۳ ج ۲)

م:......وضو کی حالت میں ستر کھلا ہوا رکھنا۔ اور ستر دیکھنا۔

(نفع المفتی السائل ص ۳۱، فتاوی سنگرہ ص ۵ ج ۲)

م:......ایک عضو کو دھو کر خشک کرنا پھر دوسرا عضو دھونا خلاف سنت ہے۔

(فتاوی سنگرہ ص ۵ ج ۲)

م:...... پانی میں پھونک مارنا۔ (شمائل کبری ص ۲۲۷ ج ۵)

م:......غصب کردہ پانی سے وضو کرنا۔ (شامی، شمائل کبری ص ۲۲۷ ج ۵)

م:......غضب الہی کی جگہوں کے پانی سے وضو کرنا۔

(شامی ص ۱۳۱ ج ۱۔ شمائل کبری ص ۲۲۸ ج ۵)

وضو کے متفرق مسائل

م:......بطور استخفاف بلا وضو نماز پڑھنا کفر ہے۔(خیر الفتاوی ص ۷۴ ج ۲)

م:......نجاست کی جگہ پر بیٹھ کر وضو نہ کرے کہ وضو کا پانی محترم ہے۔(نفع المفتی ص ۳۲)

م:......ایسی جگہ پر وضو کرنا کہ پانی کے قطرے قبر پر پڑے، احتراز کرنا چاہئے۔

(امداد الفتاوی ص ۳۹ ج ۱)

م:......بے وضو شخص کا آب زمزم سے وضو کرنا مکروہ ہے بشرطیکہ دوسرا متبادل پانی مہیا ہو، ورنہ بلا کراہت جائز ہے۔(فتاوی حقانیہ ص ۵۱۲ ج ۲)

م:......وضو اور تیمّم دونوں ممکن نہ ہو تو بلا وضو ہی نماز پڑھ سکتا ہے(بعد میں ہو سکے تو قضا کر لے)۔(خیر الفتاوی ص ۶۷ ج ۲)

م:......سنن وضو کا پورا ادا کرنا ضروری ہے چاہے جماعت ترک ہو جائے۔

(فتاوی دار العلوم ص ۱۰۲ ج ۲۔فتاوی حقانیہ ص ۵۱۲ ج ۲)

م:......کبھی تلوؤں پر ایسی کوئی چیز لگ جائے جس سے وضو میں پانی نہیں پہنچتا، اس لئے ایسے شخص کو وضو کے وقت تلوؤں کو دیکھ لینا چاہئے جو جوتا نہیں پہنتا۔عام حالات میں تلوے پر کوئی چیز نہیں لگتی اس لئے ہر وضو میں تلوؤں کو دیکھنا واجب نہیں۔

(خیر الفتاوی ص ۵۲ ج ۲)

م:......وضو سے پہلے پیر تر کر لینا درست ہے، مگر اسے سنت نہ سمجھیں۔

(فتاوی رحیمیہ ص ۲۷۷ ج ۴)

م:......وضو کرنے والوں کو سلام نہ کرنا چاہئے، اگر کوئی سلام کر لے تو جواب دینا اولی ہے۔(فتاوی رحیمیہ ص ۱۳۴ ج ۱)

حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں: اگر وضو کی دعاؤں میں مشغول ہوتو بہتر یہ ہے کہ نہ سلام کرے نہ جواب دے۔(فتاوی محمودیہ ص ۱۵۹ ج ۲۰)

م:......وضو کرتے ہوئے اذان شروع ہو جائے تو بجائے وضو کی دعا کے بہتر یہ ہے کہ اذان کا جواب دے۔(نظام الفتاوی ص ۶۹ ج ۲)

م:......وضو کا یقین ہے بعد میں حدث کا شک ہوا، یا حدث کا یقین ہے بعد میں وضو کا شک ہوا کہ وضو کیا یا نہیں؟ پہلی صورت میں وضو باقی ہے، دوسری صورت میں بے وضو شمار ہوگا۔

(احسن الفتاوی ص ۲۹ ج ۲)

م:......وضو کے بعد شک ہوا کہ وضو صحیح ہوا یا نہیں تو وضو کا اعادہ ضروری نہیں ہے۔

(احسن الفتاوی ص ۲۹ ج ۲)

م:......گرم پانی سے وضو کرنا جائز ہے۔

(فتاوی حقانیہ ص ۵۱۵ ج ۲۔آپ کے مسائل اوران کا حل ص ۳۲ ج ۲)

وضو کا مسنون و مستحب طریقہ

جب وضو کرنے کا ارادہ ہو تو وضو کی نیت کر کے کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب و عبادت کے لئے وضو کرتا ہوں، مٹی کے پاک صاف برتن میں پاک پانی لے کر پاک صاف اونچی جگہ قبلہ رو بیٹھ کر ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ (شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے) یا ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیۡنِ الۡاِسۡلَامِ﴾ (اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو عظمت والا ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے دین اسلام کی دولت عطا فرمائی) پڑھیں، پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک تین دفعہ یہ پڑھتے ہوئے ﴿اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسۡئَلُکَ الۡیُمۡنَ وَالۡبَرَکَۃَ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنَ الشُّوۡمِ وَالۡھَلَاکَۃِ﴾ (اے اللہ! میں آپ سے خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور نحوست و ہلاکت سے پناہ مانگتا ہوں) دھوئیں، پھر دائیں ہاتھ سے تین دفعہ کلی کریں، پھر مسواک کریں، اگر مسواک نہ ہو تو موٹے کپڑے یا انگلی سے دانت صاف کریں، اگر روزہ نہ تو غرغرہ یعنی کلی میں مبالغہ کریں، کلی کی دعا ﴿اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی تِلَاوَۃِ الۡقُرۡآنِ وَ ذِکۡرِکَ وَشُکۡرِکَ وَ حُسۡنِ عِبَادَتِکَ﴾ (اے اللہ! تلاوت قرآن اور اپنے ذکر و شکر کی توفیق عطا فرما) پڑھیں، پھر دائیں ہاتھ سے تین بار، ہر مرتبہ نیا پانی لے کر ناک میں یہ دعا پڑھتے ہوئے ﴿اَللّٰھُمَّ اَرِحۡنِی رَائِحَۃَ الۡجَنَّۃِ وَلَا تُرِحۡنِی رَائِحَۃَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! جنت کی خوشبو نصیب فرما اور جہنم کی بدبو سے حفاظت فرما) ڈالیں، اگر روزہ نہ ہو تو پانی نتھنوں کی جڑ تک پہنچائیں اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی ناک میں ڈال کر اسی ہاتھ سے ناک صاف کریں، پھر یہ دعا پڑھتے ہوئے ﴿اَللّٰھُمَّ بَیِّضۡ وَجۡھِی یَوۡمَ تَبۡیَضُّ وُجُوۡہٌ وَ تَسۡوَدُّ وُجُوۡہٌ﴾ (اے اللہ! میرا چہرہ اس دن چمک دار بنا دے جس دن کچھ چہرے سفید اور کچھ سیاہ ہوں گے) تین مرتبہ پیشانی کے

بالوں سے تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اس طرح چہرہ دھوئیں کی سب جگہ پانی پہنچ جائے۔ دونوں ابروؤں اور مونچھوں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے، کوئی جگہ بال برابر بھی خشک نہ رہے۔ چہرہ پر پانی زور سے نہ ماریں، اگر احرام بندھا ہوا نہ ہو تو ڈاڑھی کا خلال کریں، پھر تین دفعہ یہ دعا ﴿اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِی کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا﴾ (اے اللہ! میرا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں عطا فرمانا اور میرا حساب آسان فرما دیجئے) پڑھتے ہوئے داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں، ہاتھ پر پانی ڈالنے میں انگلیوں سے ابتدا کریں، انگوٹھی، چھلہ، گھڑی وغیرہ پہنا ہو تو ان کو ہلائیں تا کہ کوئی جگہ خشک نہ رہے، پھر اسی طرح بایاں ہاتھ یہ دعا پڑھتے ہوئے ﴿اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِی﴾ (اے اللہ! میرا نامہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دیجئے اور نہ پشت کی طرف سے دیجئے) تین دفعہ دھوئیں۔ انگلی کا خلال کریں، اس طرح کہ ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور پانی ٹپکتا ہوا ہو، پھر دونوں ہاتھ کو تر کر کے ایک مرتبہ یہ دعا ﴿اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِی تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ﴾ (اے اللہ! مجھے اس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرما جس دن آپ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا) پڑھتے ہوئے پورے سر کا مسح کریں، پھر یہ دعا ﴿اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ﴾ (اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو اچھی سنی ہوئی بات پر عمل بھی کرتے ہیں) پڑھتے ہوئے کانوں کا مسح کریں۔ کلمہ کی انگلی سے کان کے اندر کی طرف اور انگوٹھے سے باہر کی طرف۔ دونوں چھوٹی انگلی کان کے سوراخ میں ڈالے، پھر انگلیوں کی پشت کی طرف سے ایک مرتبہ یہ دعا ﴿اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! میری گردن کو جہنم سے آزاد فرما دیجئے) پڑھتے ہوئے گردن کا مسح

کریں، پھر دونوں پاؤں پہلے دایاں یہ دعا ﴿اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ﴾ (اے اللہ! میرے پاؤں کو پل صراط پر ثابت قدم رکھنا جس دن وہاں بہت سے قدم پھسل رہے ہوں گے) پڑھتے ہوئے ٹخنوں سمیت تین دفعہ دھوئیں، پھر بایاں یہ دعا ﴿اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْراً وَ سَعْیِیْ مَشْکُوْراً وَتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ﴾ (اے اللہ! میرے گناہ کو بخش دے اور میری کوشش کو قبول فرما اور میری تجارت کو خسارے سے بچا) پڑھتے ہوئے تین بار دھوئیں، ہر بار انگلی کا خلال کرے، اس طرح کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے داہنے پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے انگوٹھے تک پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلی پر ختم کریں۔ ہر عضو کو دھوتے ہوئے بسم اللہ اور کلمہ و درود شریف بھی پڑھ لیا کریں، اگر وضو سے کچھ پانی بچ جائے تو قبلہ رخ کھڑے ہو کر پی لیں، پھر آسمان کی طرف منھ کر کے کلمۂ شہادت ﴿اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ﴾ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں) پڑھ کر یہ دعا ﴿اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ، وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ﴾ (اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں میں بنا دیجئے) پڑھیں۔ بعض فقہاء نے سورۂ قدر پڑھنا بھی لکھا ہے۔

(وضو کے بعد سورۂ قدر پڑھنے کی تحقیق ص ۵۲؍ پر ملاحظہ فرمائیں۔ مرغوب)

وضو کے دوران یہ دعا بھی پڑھا کریں ﴿اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ، وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ﴾

اے اللہ! میرے گناہ کو معاف فرما دیجئے، اور میرے گھر میں وسعت فرما دیجئے، اور

میرے رزق میں برکت عطا فرمادیجئے۔

اس کے بعد وقت مکروہ نہ ہوتو دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھیں۔

نوٹ:......اعضائے وضو کی دعا کی مکمل تحقیق ص۵۹:/ پر دیکھئے۔مرغوب

مسواک کے مسائل

م:......مسواک تمام انبیاءعلیہم السلام کی سنت اور پاکیزہ عادات میں سے ہے۔

م:......مسواک سے عبادت کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔نماز کا ثواب ۷۵/ سے ۷۰/ گنا ہوجاتا ہے۔

م:......مسواک وضو ونماز ہی کے وقت سنت نہیں، بلکہ جب بھی منھ میں گندگی اور بو محسوس کریں سنت ہے۔(منہل ص ۱۸۱ ص، شمائل کبری ص ۱۵۴ ج ۵)

م:......مسواک وضو کی سنت ہے یا نماز کی یا دین کی؟ تیسرا قول اقوی ہے۔

م:......وضو میں مسواک کا استعمال سنت مؤکدہ ہے۔

م:......اگر وضو میں مسواک نہ کرسکیں تو نماز کے وقت آہستہ سے کرلیں کہ خون نہ نکلے۔

م:......وضو میں مسواک کرنے کے باوجود نماز کے لئے بھی مسواک کرنا مستحب ہے۔

م:......مسواک وضو کے شروع میں کرے یا کلی کے وقت؟ دونوں قول ہیں۔اکثر کا عمل دوسرے پر ہیں۔بہتر یہ ہے کہ جس کو مسواک کی وجہ سے دانتوں سے خون نکلتا ہو وہ شروع میں کرے اور جس کو خون نہ نکلتا ہو وہ کلی کے وقت کرے۔

م:......مسواک تلخ درخت کی شاخ یا جڑ کی ہو۔افضل یہ ہے کہ پیلو کی جڑ کی ہو، پھر زیتون کی۔نیم کیکر اور پھلاہی وغیرہ کی شاخ کی مسواک کرنا بھی درست ہے۔

م:......پیلو کی مسواک نہ مل سکے تو کھجور کی نرم شاخ سے مسواک بنانا بہتر ہے۔
(شرح احیاء ص ۳۵۰۔شمائل کبری ص ۱۳۵ ج ۵)

م:......زہریلے درخت کی مسواک کرنا حرام ہے۔

م:......مسواک کا سرا نہ زیادہ نرم ہو نہ سخت، بلکہ درمیانہ ہو۔

م:......مسواک ٹیڑھی نہ ہو اور اس میں گرھیں نہ ہوں، اگر ہوں تو کم ہوں۔

م:......مسواک تر لکڑی کی ہونا مستحب ہے، اگر خشک ہو تو بھگو کر تر کر لینا مستحب ہے۔

م:......مسواک کر لینے کے بعد دھو لینا مستحب ہے۔

م:......مسواک ہاتھ کی چھنگلی یا کسی اور انگلی کے برابر ہو۔ انگوٹھے سے زیادہ موٹی نہ ہو۔ اور لمبائی شروع میں زیادہ سے زیادہ ایک بالشت ہو، پھر چھوٹی ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔

م:......دائیں ہاتھ سے مسواک کرنا مستحب ہے۔

م:......مسواک اس طرح پکڑیں کہ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے برابر میں اور باقی تین انگلیاں اوپر کی جانب رہیں۔

م:......مسواک کو دانتوں کی چوڑائی پر کریں لمبائی پر نہ کریں۔ بعض حضرات نے دانتوں کی چوڑائی میں اور زبان کی لمبائی میں کرنا لکھا ہے کہ دونوں طرح کی احادیث پر عمل ہو جائے۔

م:......مستحب یہ ہے کہ دانتوں کے ظاہر و باطن اور ڈاڑھوں کی کناروں اور تالو پر ملیں۔

م:......مسواک زبان پر بھی کریں اور زبان پر طولا کرنا ثابت ہے۔

(النہایہ ص ۱۴۹۔ السعایہ ص ۱۱۴۔ تلخیص الحبیر ص ۷۷ ج ۱۔ منہل ص ۱۸۷ ج ۱۔ طحطاوی علی المراقی ص ۳۸۔ شامی ص ۱۱۴ ج ۱۔ شمائل کبری ص ۱۳۳ و ۱۳۴ ج ۵)

م:......تین بار ہر مرتبہ نئے پانی سے دھو کر مسواک کریں، گرچہ یہ مقدار مسنون نہیں ہے، ہاں اس قدر کریں کہ منہ کی بدبو اور دانتوں کی زردی دور ہو جائے۔ (خیر الفتاوی ص ۷۵ ج ۲)

م:......جس کو مسواک کرنے سے قے کا اندیشہ ہو وہ ترک کر سکتا ہے۔

مسواک کے اوقات

م:...... ہر وقت مسواک کرنا سنت ہے، جس وقت چاہے کریں۔

(کنز العمال ص ۱۱۳ ج ۹۔ شمائل کبری ۱۱۵ ج ۵)

چند اوقات یہ ہیں:

م:......گھر میں داخل ہوتے وقت۔گھر سے نکلتے وقت۔

(مسلم ص ۱۲۸ ج ۱۔ الترغیب والترہیب ص ۱۶۶ ج ۱۔ شمائل کبری ۱۱۴ ج ۵)

م:......رات میں بیدار ہونے کے وقت۔(سبل الہدی ص ۳۰ ج ۱۔ شمائل کبری ص ۱۱۶ ج ۵)

م:......رات کو نماز پڑھنے کے لئے۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۶۹ ج ۱۔ شمائل کبری ص ۱۱۶ ج ۵)

م:...... ہر نماز کے لئے وضو کرتے وقت۔(شرح مسلم نووی ص ۱۲۷ ج ۱۔ شمائل ص ۱۲۰ ج ۵)

م:......قرآن کریم کی تلاوت کے وقت۔(شرح مسلم نووی ص ۱۲۷ ج ۱۔ شمائل ص ۱۲۰ ج ۵)

م:......حدیث پاک پڑھتے وقت۔(شرح مسلم نووی ص ۱۲۷ ج ۱۔ شمائل کبری ص ۱۲۰ ج ۵)

م:......لوگوں کے اجتماع کے وقت۔(شرح مسلم نووی ص ۱۲۷ ج ۱۔ شمائل کبری ص ۱۲۰ ج ۵)

م:...... جمعہ کے دن مسواک کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔(بخاری ص ۱۲۱ ج ۱۔ نسائی ص ۲۰۴ ج ۱۔ ابن ماجہ ص ۷۷۔ مجمع الزوائد ص ۳۰۳ ج ۲۔ مسند طیالسی مرتب ص ۱۴۲ ج ۱۔ شمائل ص ۱۳۱ ج ۵)

م:......عید کے دن مسواک کرنا مستحب ہے۔

(کبیری ص ۵۶۶۔ شامی ص ۱۶۸ ج ۱۔ فتح القدیر ص ۷۱ ج ۲۔ شمائل کبری ص ۳۳۱ ج ۷)

م:......احرام کی حالت میں مسواک کرنا چاہئے۔ (سنن کبری ص ۹۵ ج ۵)

نوٹ:......حالت احرام میں مردوں اور عورتوں دونوں کو مسواک کرنا مستحب ہے۔یہی قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کا ہے۔(السعایہ ص ۱۱۴۔ شمائل کبری ص ۱۲۴ ج ۵)

م:......روزہ کی حالت میں مسواک کرنا عمدہ عادت فرمایا۔

م:...... ہر غسل کے وقت مسواک کرنا سنت ہے۔

م:......نماز وتر کے بعد آپ ﷺ مسواک فرماتے۔

م:......سحر کے وقت مسواک فرماتے۔

م:......کھانے کے بعد اور کھانے سے پہلے۔(شمائل کبری ص۱۲۲ج ۵)

م:...... جب منہ کا مزہ بدل جائے۔

م:...... جب منہ میں بدبو پیدا ہو جائے۔

م:...... پیاز،لہسن،لوکی وغیرہ کھانے کے بعد۔

م:......بیڑی، سگریٹ کے وغیرہ مکروہات کے استعمال کے بعد زیادہ ضروری ہے کہ مسواک کا استعمال کریں کہ اس کی بدبو سے انسان وفرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

م:......مرض الموت میں جب وقت موعود کا احساس ہو جائے۔(شمائل کبری ص۱۲۳ج ۵)

....

مکروہات مسواک

م:...... لیٹ کر مسواک کرنا۔

م:...... مٹھی سے مسواک کرنا۔

م:......مسواک کو چوسنا۔

م:......مسواک کو زمین پر لٹا کر رکھنا۔

م:......انار، ریحان، بانس اور ہر ایذا دینے والے درخت کی مسواک مکروہ ہے۔

م:......دانتوں کے طول میں یعنی اوپر سے نیچے کرنا۔

م:......ایک بالشت سے زیادہ لمبی مسواک رکھنا۔

م:...... بیت الخلاء میں مسواک کرنا۔

م:......مسواک کو دونوں سروں کی طرف سے استعمال کرنا۔

م:......اگر مسواک میں میل کچیل ہو تو اسے وضو کے پانی میں داخل کرنا۔

م:...... بلا اجازت دوسرے کی مسواک استعمال کرنا۔

م:......مجلس میں اس طرح مسواک استعمال کرنا کہ رال ٹپکتی جائے۔

....

مسواک کے متفرق مسائل

م:......احناف کے نزدیک روزے کی حالت میں زوال سے پہلے اورزوال کے بعد مسواک کا استعمال درست ہے، خواہ مسواک تر ہو یا خشک۔

م:......سوکر اٹھنے کے بعد چاہے رات کو سوئے چاہے دن میں مسواک کرنا مستحب ہے۔

(خیر الفتاوی ص۵۶ ج۲)

م:......احرام کی حالت میں مسواک کرنا جائز ہے۔

م:......اگر مسواک سے خون نکلنے لگے یا کوئی مرض پیدا ہو جائے تو مسواک کرنا مستحب نہیں ہے۔

م:......دانت نہ ہو تو فضیلت مسواک انگلی سے حاصل ہو جاتی ہے۔مسواک کا استعمال سنت نہیں رہتا۔(خیر الفتاوی ص۸۷ ج۲۔فتاوی حقانیہ ص۵۵۰ ج۲)

م:......غسل کے وقت بھی مسواک کرنا سنت ہے۔

م:......نابالغ بچوں کو بھی مسواک کرانی چاہئیں تا کہ انہیں عادت ہو جائے۔

م:......مسواک جب چھوٹی ہوجائے تو اسے دفن کردیں ،یا کسی احتیاط کی پاک جگہ رکھ دیں،ناپاک جگہ نہ ڈالیں، کیونکہ یہ ادائے سنت کی چیز ہے جوقابل تعظیم ہے۔

م:......مسواک کرنے سے پہلے دھولیں اور بعد میں بھی دھولیں۔

م:......استعمال کے بعداس طرح کھڑی رکھیں کہ ریشہ اوپر کی جانب ہو،لٹا کر نہ رکھیں۔

م:......مسواک زمین پر نہ رکھیں (بلکہ کسی اونچی جگہ) دیوار وغیرہ پر رکھیں۔

(شامی ۱۱۵ج ۱۔شمائل کبریٰ ۱۵۳ج ۵)

م:......دوسرے کا مسواک اس کی اجازت سے کرنا جائز ہے،اور اسے دھولیں۔

(منہل ص ۱۸۱۔شمائل کبریٰ ص ۱۵۴ج ۵)

م:......اگر اتفاق سے مسواک نہ ہوتو انگلی سے مسواک کریں۔

(شامی ص ۱۱۵ج ۱۔شمائل کبریٰ ص ۱۵۵ج ۵)

م:......انگلی سے مسواک کرے تو دونوں ہاتھ کی انگشت شہادت سے کریں۔

(شامی ص ۱۱۵ج ۱۔شمائل کبریٰ ص ۱۵۵ج ۵)

م:......انگوٹھے سے بھی دانت کا ملنا درست ہے۔

م:......کسی سخت کھردرے کپڑے سے بھی دانت کو مل کر صاف کیا جاسکتا ہے۔

(شامی ص ۱۱۵ج ۱۔شمائل کبریٰ ص ۱۵۵ج ۵)

(فتاوی حقانیہ ص ۴۹۹ج ۲۔خیر الفتاوی ص ۵۳ج ۲۔توضیح المسائل ص ۳۵۔فتاوی رحیمیہ ص ۱۲۶ ج ۱۔امداد المفتیین ص ۲۴۲ج ۲۔آپ کے مسائل اوران کا حل ص ۳۵ج ۲۔شمائل کبریٰ ص ۱۵۱ج ۵)

م:...... برش کا استعمال جائز ہے،لیکن مسواک کا استعمال صرف دانتوں کی صفائی کے لئے نہیں، بلکہ اس میں بنیادی عنصر سنت رسول ﷺ کا اتباع ہے،اس لئے برش سے سنت ادا

نہ ہوگی۔

م:......عورتوں کے لئے بھی مسواک کرنا سنت ہے۔

(امداد الفتاوی ص ۵ ج ۱۔ خیر الفتاوی ص ۲۷۰۔ آپ کے مسائل اوران کا حل ص ۳۴ ج ۲۔ شمائل کبری ص ۱۲۸ ج ۵)

م:......مسواک کا ہدیہ دینا سنت ہے۔

(مجمع الزوائد ص ۱۰۰۔ العنایہ ص ۱۴۷۔ تلخیص الخیر ص ۶۷۔ شمائل کبری ص ۱۳۹ ج ۵)

م:......آپ ﷺ مسواک کا ہدیہ واپس نہ فرماتے۔

(کشف الغمہ ص ۱۴۱۔ شمائل کبری ص ۱۳۹ ج ۵)

اقسام وضو

فرض:......ا:...... ہر نماز کے لئے خواہ فرض ہو، واجب ہو، سنت ہو، نفل ہو، نماز جنازہ ہو۔

۲:......سجدۂ تلاوت کے لئے۔

۳:......قرآن کریم کو بلا غلاف چھونے کے لئے۔

۴:......قرآن کریم کی ایک آیت ہو، یا آیت درہم یا دیوار پر لکھی ہو سب کے لئے وضو ضروری ہے۔

۵:......قرآن کریم کو چھونے میں آیت لکھی ہوئی جگہ اور خالی جگہ دونوں کے لئے وضو ضروری ہے۔

۶:......قرآن کے حواشی کا چھونا بھی بلا وضو جائز نہیں ہے، گرچہ فارسی اردو وغیرہ میں ہو۔

واجب:......خانہ کعبہ کے طواف کے لئے باوضو ہونا، گرچہ فرض ہو، واجب ہو، نفل ہو۔

سنت:......سونے کے لئے۔ بعض نے مستحب کہا ہے۔ اور امام طحاوی رحمہ اللہ نے سنت مؤکدہ کہا ہے۔

مستحب:...... مستحب وضو کے مواقع بکثرت ہیں ان میں مشہور یہ ہیں:

ا:......سونے کے لئے۔ یہ مستحب اس وقت ادا ہوگا جب نیند آنے تک وضو قائم رہے۔

۲:......سوکر اٹھنے کے بعد فوراً وضو کرنا۔

۳:......وضو کی محافظت کے لئے، یعنی ہر وقت باوضو رہنے کے لئے وضو کرنا۔

۴:......وضو پر وضو کرنا، جب کہ پہلے وضو سے کوئی عبادت مقصودہ ادا کر لی ہو۔

۵:......غیبت کرنے، جھوٹ بولنے، چغلی کرنے کے بعد۔

۶:...... ہر صغیرہ وکبیرہ گناہ کے بعد۔

۷:......حمد و نعت اور حکمت سے خالی شعر پڑھنے کے بعد۔

۸:......نماز کے باہر قہقہہ سے ہنسنے کے بعد۔

۹:......میت کو غسل دینے سے پہلے اور غسل دینے کے بعد۔

۱۰:......جنازہ اٹھانے کے لئے۔

۱۱:......وضو ہوتے ہوئے ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا۔

۱۲:......غسل جنابت، غسل حیض و غسل نفاس کے شروع میں۔

۱۳:......جماع کرنے سے پہلے، اسی طرح دوبارہ جماع کرنے سے پہلے۔

۱۴:......حیض و نفاس والی عورت کو ہر نماز کے وقت وضو کرنا۔

۱۵:......غصہ آجانے کے وقت۔

۱۶:......دعا کرنے سے پہلے آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔

(مسلم شریف ص۳۰۳ ج ۲۔ یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ جو دعائیں وقتوں کے تابع ہیں مثلاً: پاخانہ، بازار جاتے وقت، صبح و شام وغیرہ ہر حال میں پڑھی جانے والی دعاؤں کے لئے وضو کرنا ثابت نہیں ہے۔ ہاں خاص اہتمام سے دعا کے لئے وضو کر لینا بہتر ہے۔

(الدعاء المسنون ص۸۳)

۱۷:......بغیر چھوئے ہوئے قرآن کریم کی تلاوت کے لئے۔

۱۸:......علم حدیث پڑھنے اور اس کی روایت کے لئے۔

۱۹:......علوم شرعیہ کے سیکھنے اور سکھانے کے لئے۔

۲۰:......کتب شرعیہ یعنی حدیث، فقہ وغیرہ کتب کو چھوتے وقت۔

۲۱:......کتب تفاسیر میں تفسیر کی جگہ کو چھونے کے لئے۔

۲۲:......اذان واقامت کے لئے۔

۲۳:...... ہر قسم کے خطبہ کے لئے، خواہ جمعہ کا ہو، عید کا ہو، نکاح کا ہو یا کوئی اور۔

۲۴:......رسول کریم ﷺ کے قبر اطہر کی زیارت کے لے۔

۲۵:......مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہونے کے لے۔

۲۶:......وقوف عرفات کے لئے۔

۲۷:......صفا مروہ کی سعی کے لئے۔

۲۸:......اختلاف فقہاء سے بچنے کے لئے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد۔

۲۹:......اسی طرح ہر اس جگہ اختلاف فقہاء سے بچنے کے لئے وضو کرنا جہاں ہمارے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا، جیسے کسی قابل شہوت غیر محرمہ عورت کو چھونے کے بعد۔

۳۰:......اپنی شرمگاہ کو ہاتھ سے چھونے کے بعد۔

۳۱:......عورت کے محاسن پر نظر پڑ جانے کے بعد۔

۳۲:......مطلق طور پر اللہ تعالی کا ذکر کے لئے۔

(بہار شریعت میں چند اور مواقع کا بھی ذکر ہیں مثلا: کافر سے بدن چھو جانے۔صلیب یا بت چھونے۔کوڑھی سے مس کرنے۔بغل کھجانے سے جب کہ اس میں بدبو ہو۔کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے حائل مس ہو جانے وغیرہ صورتوں میں وضو مستحب ہے۔

(بہار شریعت ص ۱۳اح ۲۔وضو کے متفرق مسائل)

مکروہ:......وضو کرنے کے بعد دوبارہ وضو کرنا جب کہ پہلے وضو کے بعد مجلس تبدیل نہ ہوئی ہو، یا اس سے کوئی ایسی عبادت مقصودہ ادا نہ کی ہو جس کے لئے وضو کرنا مشروع ہے۔

وضو کے بعد سورۂ قدر پڑھنے کی تحقیق

عن انس رضی الله عنه مرفوعا : ((قال من قرأ فی اثر وضوء ہ ﴿انا انزلناه فی لیلة القدر﴾ واحدة کان من الصدقین ، ومن قرأها مرتین کان فی دیوان الشهداء ، ومن قرأها ثلثا یحشره الله محشر الانبیاء)) رواه الدیلمی، کنز العمال۔

(اعلاء السنن ص۱۳۹ج۱، باب ما یقول بعد الوضوء ، رقم الحدیث:۸۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: جس نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد سورۂ قدر ایک مرتبہ پڑھی وہ صدیقین میں داخل ہوگا، اور جو اسے دو مرتبہ پڑھے گا اس کا نام شہداء کے دفتر میں لکھا جائے گا، اور جو اسے تین مرتبہ پڑھے گا اس کا حشر انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوگا۔

حضرت مولانا محمد ارشاد صاحب قاسمی مدظلہ لکھتے ہیں:

ف:......اسی طرح علامہ حلبی رحمہ اللہ نے ''کبیری شرح منیہ'' میں لکھا ہے کہ وضو کے بعد سورۂ ''انا انزلناہ'' ایک، دو، تین مرتبہ پڑھے۔ اسلاف سے یہ منقول ہے اور اس سلسلے میں جو اثر ہے وہ باب الفضائل میں داخل ہونے کی وجہ سے عمل میں کوئی حرج نہیں اور آثار میں یہ بھی ہے کہ اسے وضوء کے بعد پڑھے گا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف ہوجائے گے۔ (حلبی ص۳۶)

خیال رہے کہ یہ مذکورہ روایت جسے بعضوں نے حدیث سمجھ کر اسے پڑھنا سنت یا مستحب قرار دیا ہے درست نہیں۔ اس کے حدیث ہونے کی کوئی اصل نہیں، ضعیف ہونا تو دور کی بات ہے۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وكذا مسئلة قرائة سورة انا انزلنا عقيب الوضوء لا اصل له وهو مفوت سنته۔

(الموضوعات ص ۲۴۰، رقم الحدیث: ۹۴۹)

اسی طرح ''کشف الخفاء'' میں ہے: لا اصل له۔

(کشف الخفاء ص ۲۴۱ ج ۱ رقم ۲۵۶۵۔ چند حوالجات مزید درج ہیں: المقاصد الحسنة، ص ۶۶۴، رقم الحدیث ۱۱۶۲۔ اسنی المطالب فی مختلف احادیث المراتب ص ۲۳۷، رقم الحدیث: ۱۴۵۵)

اسی طرح علامہ سخاوی رحمہ اللہ مقاصد حسنہ میں تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''لا اصل له'' اس حدیث کی کوئی اصل نہیں۔

لہذا از روئے تحقیق اس سورہ کا پڑھنا نہ سنت ہوگا نہ مستحب۔

علامہ کبیری رحمہ اللہ نے اسے ضعیف سمجھ کر باب فضائل میں معتبر ہونا نقل کیا ہے۔ یہ حدیث ہی نہیں تو صحیح اور ضعیف کا کیا سوال ہوگا۔ امام ابو اللیث رحمہ اللہ نے اسے ذکر کیا ہے: یہ اسلاف میں کسی کا قول ہے۔

فقہاء کا کسی قول کو نقل کر دینا حدیث ہونے کے لئے کافی نہیں تاوقتیکہ اس کے مأخذ اور صحت کی تحقیق نہ ہو جائے، لہذا وضوء کی سنیت یا استحباب سے خارج رہے گا۔ جن لوگوں نے اسے سنت یا مستحب کسی فقیہ پر استناد کرتے ہوئے لکھا یا کہا ہے از روئے تحقیق صحیح نہیں، خوب سمجھ لیا جائے۔ لكل فن رجال۔

حدیث یا سنت یا فضیلت مذکورہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے تو پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی، ہاں اس کا لحاظ کئے بغیر کہ سلف سے منقول ہے، تو مطلقا پڑھنے کی اجازت ہو سکتی ہے، مگر اذکار مسنونہ کا لحاظ کرنا بہتر ہے۔ (شمائل کبری ص ۲۳۴ ج ۵)

مولانا عبداللہ طارق صاحب مدظلہ لکھتے ہیں:

اور وضو کے بعد سورۃ القدر پڑھنے کا بھی ذکر فقہ کی متعدد کتابوں میں ہے، لیکن وہ بھی بے اصل ہے۔ دیلمی نے ''مسند الفردوس'' میں اور فقیہ ابو اللیث رحمہ اللہ نے اپنے مقدمہ میں اسے مرفوعا روایت کیا ہے اور بہت سا اجر وثواب بیان کیا ہے، لیکن الفاظ حدیث جو مراقی الفلاح میں نقل کئے گئے ہیں خود اس کے موضوع ہونے کی شہادت دیتے ہیں اور سخاوی رحمہ اللہ نے بھی لکھا ہے کہ یہ بے اصل ہے، لیکن تعجب ہے کہ شیخ ابراہیم حلبی رحمہ اللہ جیسا محقق بھی شرح منیہ میں اسے نقل کرتے ہوئے بلا تنقید گذر گیا ہے اور مزید برآں یہ کہ انہوں نے کہا ہے کہ: فضائل میں اس طرح کی روایات قابل قبول ہیں، حالانکہ یہ غلط ہے۔ فضائل کے سلسلہ میں صرف ضعیف حدیث میں کچھ گنجائش ہے۔ موضوع و بے اصل کی نہیں۔ (انتخاب الترغیب والترھیب ص ۳۶۳ ج ۱)

حکیم الامت حضرت رحمہ اللہ کا فتوی

س:......آپ نے بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ بعد وضو ﴿انا انزلناہ﴾ اور دعا پڑھنا چاہئے اور ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس کے ثابت ہونے کی حدیث موضوع ہے اور پڑھنا اس کے خلاف سنت ہے۔ آیا ہم کس کے قول کو تسلیم کریں اور آپ نے کسی صحیح روایت سے لکھا ہو تو جواب دیں۔

ج:......''منیۃ المصلی'' میں ''انا انزلناہ'' پڑھنے کو لکھا ہے اور شبہ کا جواب یہ ہے کہ یہ نہیں لکھا کہ اس کا پڑھنا سنت یا ثواب ہے اور ملا علی قاری رحمہ اللہ اگر خلاف سنت کہتے ہیں تو جب کہ اس کو کوئی سنت سمجھے ورنہ کوئی حرج نہیں، پس تعارض نہ رہا۔

فی رد المحتار: تحت قولہ واما الموضوع: فلا یجوز العمل بہ بحال واما لو کان داخلا فی اصل عام فلا مانع منہ لا لجعلہ حدیثا بل لدخولہ تحت الاصل العام، اہ،

حاشیہ میں حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہم حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی ’’تصحیح الاغلاط‘‘ سے نقل فرماتے ہیں:

حضرت رحمہ اللہ کا جواب مبنی برصحت بیان سائل ہے، ورنہ اصل حقیقت یہ ہے کہ نہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوع کہا اور نہ اس پر عمل کو خلاف سنت بتلایا، جیسا کہ جناب مولانا عبدالحئی صاحب رحمہ اللہ کی کتاب ’’سعایہ‘‘ سے یہ امر واضح ہے، چنانچہ انہوں نے لکھا ہے:

”وفی ” المصنوع فی معرفة الموضوع “ لعلی القاری : حدیث من قرأ فی الفجر بالم نشرح والم تر لم یرمد ، قال السخاوی : لا اصل له ، وکذا قراء ة انا انزلناه عقیب الوضوء لا اصل له ، وهو مفوت سنة ، واراد السخاوی : انه لا اصل له فی المرفوع ، والا فقد ذکره ابو اللیث المسرقندی وهو امام جلیل ، واما قوله : وهو مفوت سنة ، ای سنة الوضوء ، ففیه ان الوضوء لیس له سنة مستقلة کما حققه الغزالی ، وانما یستحب ان یصلی بعد کل وضوء ، ولم یشترط حد فوریة ما بعده ، ولا ینافی قراء ة سورة وغیرها ، اه۔ (سعایہ ص۱۸۳ج۱)

اس سے معلوم ہوا کہ اس کے موضوع ہونے کی نسبت علی قاری رحمہ اللہ کی طرف بالکل غلط ہے، بلکہ سخاوی رحمہ اللہ نے اس کی نسبت ایک تو ’’لا اصل له‘‘ کہا تھا (موضوع انہوں نے بھی نہ کہا تھا) پس ملا علی قاری رحمہ اللہ نے ان کے قول کی توجیہ کی اور دوسرے انہوں نے اس کو مفوت سنت کہا تھا (خلاف سنت نہ کہا تھا) علی قاری رحمہ اللہ نے اس کا جواب دیا پس قرأت ’’انا انزلنا‘‘ کے حامی ہوئے، اس سے سائل کے بیان کی غلطی معلوم ہوگئی۔

اب سنو کہ ’’سعایہ‘‘ میں ہے:

فی الحلیة : سئل عن احادیث ذکرها ابو اللیث فی مقدمته فی فضل قرأة سورة القدر بعد الوضوء لشیخنا الحافظ ابن حجر العسقلانی ، فاجاب بانه لم یثبت منها شئی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم لا من قوله ولا من فعله والعلماء یتساهلون فی ذکر الحدیث الضعیف والعمل به فی فضائل الاعمال اھ۔

اس سے معلوم ہوا کہ حدیث قرأۃ سورہ قدر ضعیف ہے نہ کہ موضوع اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ سخاوی کے قول ’’ لا اصل لہ ‘‘ سے اس کا موضوع ہونا ظاہر ہوتا جب یہ امر معلوم ہوگیا تو اب سمجھو کہ شرح منیہ میں ہے:

ومن الآداب ان یقرأ بعد الفراغ من الوضوء سورة انا انزلناه مرة او مرتین او ثلا ثا کذ اتوارث عن السلف وروی فی ذٰلک آثار لا بأس بها فی الفضائل ، اھ۔

اور سعایہ میں ہے:

وفی المقدمة الغزنویة فی فروع الحنفیة : ان من المسبحات ان یقرء بعد الوضوء سورة انا انزلنه ثلث مرات ، لقوله علیه الصلوة والسلام : من قرأ انا انزلنه علی اثر الوضوء مرة ، کتب الله له عبادة خمسین سنة قیام لیلها و صیام نهارها ، ومن قرأ ها مرتین اعطاه الله مایعطی الخلیل والکلیم والحبیب ، ومن قرأ ثلث مرات یفتح الله له ثمانیة ابواب الجنة فیدخلها من ای باب شاء بلا حساب ولا عذاب ، وروی ایضا : ((قال: من قرأ فی اثر وضوء ہ ﴿انا انزلناه فی لیلة القدر﴾ واحدة کان من الصدقین ، ومن قرأها مرتین کان فی دیوان الشهداء ، ومن قرأها ثلثا یحشره الله محشر الانبیاء))

ان تمام تصیفات کے مجموعہ سے اتنا ضرور ثابت ہے کہ قرأۃ سورہ ’’انا انزلناہ ‘‘بعد

الوضوء اولی ہے، اوراس میں اجر کی توقع ہے، گوثواب مذکور فی الاحادیث کا اعتقاد جائز نہیں کیونکہ یہ امر بلانقل صاحب وحی کے معلوم نہیں ہوسکتا، اور صاحب وحی سے اس کا ثبوت نہیں ہے، پس ''بہشتی زیور'' پر کچھ شبہ نہ رہا، واللہ اعلم۔ تصحیح الاغلاط ص ۳۔

(امداد الفتاوی ص ۳۱/۳۲/۳۳ ج ا)

حضرت مولانا مفتی سید احمد علی سعید صاحب رحمہ اللہ کا فتوی

س:...... میں وضوء میں دعاء ماثورہ ومنقولہ پڑھا کرتا ہوں، لیکن ایک واعظ صاحب یہاں آئے انہوں نے بتلایا کہ وضوء کے بعد سورۂ ''انا انزلنا'' کا پڑھنا بھی بہت ثواب ہے، لیکن ایک مولوی صاحب نے اس کو بدعت بتلایا۔ اس بارے میں آپ کا فتوی کیا ہے؟

ج:......احقر نے اپنے اکابرین میں سے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ سے سنا تھا کہ وضوء کے بعد سورۂ انا نزلنا تین مرتبہ پڑھ کر منھ آسمان کی طرف کر کے دعا مانگی جائے تو جلد قبول ہوتی ہے، اس کے بعد ''کبیری شرح منیہ'' میں آداب وضوء کی بحث میں لکھا دیکھا کہ ''انا انزلناہ'' وضوء کے بعد ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ پڑھنا سلف سے ثابت ہے، چنانچہ عبارت اس کی حسب ذیل ہے:

ومن آداب ان یقرأ بعد الفراغ من الوضوء سورۃ انا انزلناہ مرۃ او مرتین او ثلاثا کذا نورث عن السلف ، الخ۔ (ص ۳۳)

اوراس کے ثبوت میں کچھ احادیث بھی ذکر کی گئی ہیں جن کی تضعیف ملا علی قاری رحمہ اللہ اور علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے کی ہے، لیکن فضائل اعمال میں احادیث ضعیفہ پر عمل کرنے کی ممانعت نہیں ہوتی۔ بہرحال عبارت کبیری سے واضح ہے کہ وضو کے بعد ''انا انزلنا''

کا پڑھنا بھی آداب مخصوصہ میں سے ہے اور بغیر نیت سنیت پڑھنے میں بلا اختلاف کوئی حرج نہیں ہے۔میں نے اپنے اکابر سے سنا ہے کہ وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر دعا مانگنا قبولیت کے لئے عجیب اثر رکھتا ہے، فقط واللہ اعلم۔(فتاوی سعیدیہ ص ۵۔سوال نمبر ۹)

سید احمد علی سعید

الجواب صحیح: محمد سہول

شامی اور ہمارے اکابر کے فتاوی میں: فتاوی رحیمیہ، علم الفقہ، تحفۃ الباری فی الفقہ الشافعی، غایۃ الاوطار، وغیرہ میں بھی سورۂ قدر پڑھنا لکھا ہے۔

(شامی ،کتاب الطھارۃ :مطلب فی التمسح بمندیل۔فتاوی رحیمیہ ۱۳۹ ج ۷۔علم الفقہ ص ۸۰ و ۸۱ حصہ اول۔تحفۃ الباری ص ۱۰۵ ج ۱۔غایۃ الاوطار ص ۴۷ ج ۱)

بزرگوں کی ان تحریروں اور فتاوی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وضوء سے فراغت پر سورۂ قدر کا پڑھنا آداب وضو میں سے ہے، مگر اس کے سنت ہونے کا یقین نہ رکھے اور نہ حد سے زیادہ اہتمام و تاکید کریں کہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور ایسے مواقع میں دونوں طرف گنجائش رہتی ہے، واللہ تعالی اعلم۔

اعضاء وضو کے وقت پڑھی جانے والی دعا کی تحقیق، از: ''شمائل کبریٰ''

اعضاء وضو کے دھونے کے وقت جو دعائیں ذکر کی گئی ہیں وہ احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں، بیشتر صوفیاء کبار وفقہاء عظام رحمہم اللہ سے منقول ہیں۔ علامہ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اما الدعاء على الاعضاء فلم يجىء فيه شئى عن النبى صلى الله عليه وسلم .....جاء ت عن السلف۔ (نووی شرح مسلم ص۱۸۵ ج۱)

اسی طرح حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''تلخیص الحبیر'' میں، علامہ زبیدی رحمہ اللہ نے ''اتحاف السادہ'' میں لکھا ہے:

اما الدعاء على الاعضاء فلم يجىء فيه شئى عن النبى صلى الله عليه وسلم .....جاء ت عن السلف ، وقال فى الروضة لا اصل له۔ (اتحاف السادات ص۳۵۲ ج۲)

اس سلسلے کی دعائیں عموماً تین راویوں سے مروی ہیں: حضرت علی، حضرت انس، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہم۔ ان تمام روایتوں پر حافظ رحمہ اللہ نے ''تلخیص الحبیر'' میں نہایت ہی محققانہ کلام پیش کیا ہے۔ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں:

عن على من طرق ضعيفة جدا أو ردها المستغفرى فى الدعوات وابن عساكر فى اماليه .....واسناده من لا يعرف۔

روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں:

رواه ابن حبان فى الضعفاء وفيه عباد بن صهيب وهو متروك۔

حدیث حضرت براء رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں: اسناده واه۔

اسی طرح علامہ طحطاوی رحمہ اللہ نے ابن امیر الحاج رحمہ اللہ کے حوالہ سے کلام کرتے

ہوئے لکھا ہے:

انها ضعيفة ولم يثبت منها شئى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لا من قوله ولا من فعله ، وطرقه كلها لا تخلوا عن متهم بوضع۔

پھر محاکمہ کرتے ہوئے قول فیصل لکھتے ہیں:

ونسبة هذه الادعية الى السلف الصالح اولى نسبتها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم۔(تلخيص الحبير ص٦٠)

اس کے برخلاف صاحب درمختار رحمہ اللہ نے اس کا کچھ اعتبار کیا ہے۔

والدعاء الوارد عند كل وضوء ، وقد رواه ابن حبان و غيره عنه عليه السلام من طرق ، وقال محقق الشافعي الرملي : فيعمل به في فضائل الاعمال وان انكره النووي۔

یہی رائے قریب قریب صاحب شرح احیاء کی معلوم ہوتی ہے۔(شرح احیاء ص٣٥٢)

وقد تعقبه صاحب المهمات فقال : ليس كذلك ، بل روى من طرق۔

ویسے ان کی تخریج متعدد اہل فن نے کی ہے، چنانچہ محدث زرکشی رحمہ اللہ نے ''تخریج احادیث شرح کبیر'' میں، محلی رحمہ اللہ نے ''شرح منہاج'' میں، شیخ الاسلام زکریا رحمہ اللہ نے ''شرح روض'' میں، ابن فرید رحمہ اللہ نے ''شرح عباب'' میں کی ہے اور فقہاء نے کتب فقہ میں ذکر کیا ہے۔

صوفیاء میں علامہ مکی رحمہ اللہ نے ''قوت القلوب'' میں، امام غزالی رحمہ اللہ نے ''احیاء'' میں، شیخ شہاب رحمہ اللہ نے ''عوارف'' میں۔

قول محقق یہ ہے کہ اصول حدیث وروایت کے اعتبار سے آپ سے سنداً ثابت نہیں۔

ہاں اسلاف کے اقوال میں ہے، تاہم اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ من حیث الدعاء نقلاً عن الاسلاف ثواب ہی ہے۔ (شمائل کبری ص٢٣٤ و٢٣٥ ج ٥)

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں:

لیکن بزرگوں نے وضو کے دوران ہر عضو کے دھوتے وقت مستقل دعاؤں کی بھی تعلیم دی ہے۔ یہ دعائیں حضور ﷺ سے اس طرح ثابت نہیں کہ آپ وضو کے دوارن فلاں عضو کو دھوتے وقت فلاں دعا پڑھا کرتے تھے اور فلاں عضو کو دھوتے وقت فلان دعا پڑھا کرتے تھے، البتہ یہ دعائیں حضور اقدس ﷺ سے دوسرے مواقع پر پڑھنا ثابت ہے۔ بزرگوں نے وضو کے دوران اعضاء کو دھوتے وقت بھی ان دعاؤں کو پڑھنے کی تعلیم دی تا کہ انسان کا وضو کے وقت اللہ تعالی کی طرف دھیان رہے اور اللہ تعالی سے یہ دعائیں مانگتا رہے۔ (اصلاحی خطبات ص١٢٦ ج١٣)

وضو کو توڑنے والی چیزیں بارہ ہیں

۱	جو چیز سبیلین سے عادت کے طور پر نکلے..........	۷	نیند..............
۲	جو چیز سبیلین سے عادت کے خلاف نکلے.........	۸	بیہوشی و غشی............
۳	سبیلین کے علاوہ کسی اور جگہ سے خون کا نکلنا......	۹	جنون..................
۴	پیپ یا کچ لہو کا نکلنا........................	۱۰	نشہ...................
۵	زخم یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے پانی کا نکلنا..........	۱۱	قہقہہ..................
۶	قے..	۱۲	مباشرت فاحشہ.........

نواقض وضو کے مسائل

(۱)......جو چیز سبیلین سے عادت کے طور پر نکلے۔

م:......سبیلین سے نکلنے والی چیز مطلقاً وضو کو توڑنے والی ہیں خواہ عادت کے طور پر نکلنے والی ہو، جیسے: پیشاب' پاخانہ' یا عادت کے طور پر نکلنے والی نہ ہو جیسے: خون اور پیپ۔

م:......سبیلین سے عادت کے طور پر نکلنے والی جو چیزیں وضو کو توڑتی ہیں یہ ہیں: پاخانہ' پیشاب' ریح' منی' مذی' ودی' حیض ونفاس کا خون۔(جو ریح مرد و عورت کے پیشاب کے مقام سے نکلے، صحیح مذہب کے موافق اس سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔

م:......پاخانہ و پیشاب اور پاخانہ کے مقام سے نکلنے والی چیز خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

م:......جس عورت کا پیشاب و پاخانہ کے مقام کا درمیانی پردہ پھٹ کر دونوں راستے ایک ہو گئے ہوں' اس کی فرج سے ریح نکلنے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن وضو کر لینا مستحب ہے۔امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک وضو کرنا واجب ہے۔بعض نے کہا: بدبو ہے تو وضو واجب

٬ ورنہ نہیں۔بعض نے کہا: ریح کی آواز آئے یا بدبو ظاہر ہوتو وضو واجب ہے٬ ورنہ نہیں۔

(جس عورت کا پیشاب اور وطی کا مقام آپس میں مل کر ایک ہو گیا ہو،تو صحیح قول کی بنا پر آگے کے مقام سے ریح خارج ہونے پر اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا)

م:......سبیلین سے نجاست نکلنے سے مراد اس کا ظاہر ہو جانا ہے۔(یعنی تری کا ظہور مخرج کے سرے پر ہو جائے)۔

م:......مرد کا پیشاب عضو تناسل کی ڈنڈی میں اتر آئے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا٬ اور اس کھال میں آجائے جس کی ختنہ کی جاتی ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

م:......عورت کی فرج داخل سے پیشاب نکلا اور فرج خارج سے نہیں نکلا تو وضو ٹوٹ گیا۔

م:......جس کا عضو تناسل کٹ گیا ہو اور اس کے مقام پیشاب سے ایسی چیز نکلے جو پیشاب کے مشابہ ہو،اگر وہ اس کے روکنے پر اس طرح قادر ہو کہ وہ چاہے تو روک لے اور چاہے تو خارج کر دے تو وہ پیشاب کے حکم میں ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔(اگر اس طرح قادر نہ ہو تو جب تک وہ نہ بہے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا)

م:......خنثی کے دونوں سوراخوں میں سے کسی ایک سے پیشاب نکلنے پر وضو ٹوٹ جاتا ہے٬ خواہ بہے یا نہ بہے اور اس کا مرد یا عورت ہونا ظاہر ہو یا نہ ہو۔

م:......ذکر میں دو سوراخ ہوں،اور ایک میں سے کوئی چیز پیشاب کے راستے سے بہتی ہو تو جب پیشاب اس کے سرے پر ظاہر ہو گا وضو ٹوٹ جائے گا۔دوسرے سوراخ سے بہنے والی چیز پیشاب کے راستہ سے نہ بہتی ہو تو وہاں سے نکلنے والی رطوبت جب تک نہ بہے وضو نہیں ٹوٹے گا،اگر بہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

م:...... پیشاب کے مقام پر روئی رکھی تو جب تک پیشاب روئی میں ظاہر نہ ہو وضو نہیں

ٹوٹے گا۔اور روئی میں پیشاب ظاہر ہو جائے تو وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......عورت نے فرج خارج میں روئی رکھی اور اس کا اندورنی حصہ تر ہو گیا تو وضوٹوٹ گیا،خواہ تری روئی کے بیرونی حصہ تک پہنچے یا نہ پہنچے۔

م:......عورت نے فرج داخل میں روئی رکھی اور روئی کا داخلی حصہ تر ہو گیا ہو،لیکن باہر والی جانب تک سرایت نہ کیا تو وضو نہ ٹوٹے گا۔

م:......عورت نے فرج داخل میں روئی رکھی اور تری دوسری جانب سرایت کر گئی تو اگر روئی فرج کے کنارے سے اوپر کی جانب یا کنارے کے برابر ہو تو وضوٹوٹ جائے گا۔اگر روئی کنارے سے نیچے (اندر) کی جانب ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

یہ سب احکام اس وقت ہیں جب کہ روئی باہر نہ نکل گئی ہو،اگر باہر نکلی گئی ہو وہ حدث ہے،یعنی ہر حال میں وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......اگر کسی عورت نے حیض آنے سے پہلے اپنی فرج داخل میں روئی رکھ لی تو روئی اندرونی جانب تر ہو یا باہر کی جانب' دونوں صورتوں میں وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......اگر کسی شخص کا پاخانہ کا اندرونی حصہ باہر نکل آئے اور اس کو ہاتھ یا کپڑے سے اندر داخل کر دے' یا خود بخود جیسے چھینک آنے سے اندر داخل ہو گئی تو اس کا وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......مذی اور ودی کے نکلنے سے وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......جو منی شہوت کے بغیر نکلے جیسے وزن اٹھانے یا بلندی سے گرنے کی وجہ سے' تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۲)......سبیلین سے جو چیز خلاف عادت نکلے۔

م:......خلاف عادت نکلنے والی چیزیں یہ ہیں: استحاضہ کا خون' کیڑا' کنکری' زخم کا گوشت

اور حقہ کی نلی جو مقعد کے اندر غائب ہوگئی ہو، ان سے وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......اگر عورت نے فرج داخل میں تیل ٹپکایا اور تیل باہر نکل آیا تو وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......اگر مرد کے ذکر میں تیل سے حقنہ کیا' پھر وہ مقعد سے باہر نکل آیا تو وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......جو چیز نیچے کی طرف سے اندر تک پہنچے پھر باہر نکلے اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

م:......اگر کسی شخص نے دبر میں پوری انگلی داخل کی تو وضوٹوٹ جائے گا۔اگر انگلی اندر غائب نہیں ہوئی تو تری اور بو کا اعتبار ہوگا۔

م:......اگر کسی عورت نے فرج میں انگلی داخل کی تو اس کا وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......اگر کسی نے دبر میں لکڑی مثلا: آلۂ حقنہ کا سرا داخل کیا' دوسرا سرا باہر رہا' تو اگر اس پر تری ہے تو وضوٹوٹ جائے گا' ورنہ نہیں، لیکن احوط یہ کہ وضو کرلے۔

م:......مکھی دبر میں داخل ہوئی اور تری کے ساتھ نکلی تو وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......اس مسئلہ میں قاعدۂ کلیہ یہ ہے کہ: کوئی چیز دبر میں داخل کی' اور وہ غائب ہوگئی' پھر اس کو نکالا یا خودبخود نکل آئی تو اس کا وضوٹوٹ جائے گا۔اگر کسی چیز کا ایک سرا دبر میں داخل کیا اور دوسرا سیرا باہر ہے' پھر اس کو نکالا تو اگر اس پر تری ہے تو وضوٹوٹ جائے گا۔

(٣)......سبیلین (پیشاب یا پاخانہ کے مقام) کے علاوہ کسی اور جگہ سے خون کا نکلنا۔

م:......سبیلین کے علاوہ جسم کے کسی حصہ سے نجاست نکل کر جسم کے اس حصہ تک بہے جس کو پاک کرنے کا حکم ہے' تو وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......بہنے کی تعریف یہ ہے کہ زخم کے سرے سے اوپر کو اٹھ کر نیچے کو اترے۔

م:......اگر خون دماغ سے اتر کر ناک کی نرم جگہ تک آجائے تو وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......اگر دماغ سے خون جاری ہوکر ناک کی ہڈی تک آجائے تب بھی وضوٹوٹ جائے گا،اگرچہ ناک کی نرم جگہ تک نہ آیا ہو۔

م:......اگر دماغ سے خون نکل کر کان کے سوراخ تک آجائے تو وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......ناک میں زخم ہوا اور اس زخم سے خون بہا تو وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......اگر بالفعل خون کا بہنا نہ پایا جائے اور بالقوۃ بہنا پایا جائے' مثلاً خون نکلتے ہوئے صاف کرتا رہا' اور وہ اتنا تھا کہ اگر نہ پونچھتا تو بہہ جاتا' تو اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

م:......جمع کرنے کا حکم اس وقت ہے جب کہ ایک مجلس میں خشک کیا ہو۔

م:......اگر زخم سے خون نکل کر سرے پر ظاہر ہوتا رہا اور مکھی چوستی رہی، اگر وہ اس قدر تھا کہ نہ چوستی تو بہہ جاتا' تو وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......اگر بڑی چچڑی یا جونک خون چوس کر پر ہو جائے تو وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......زخم سے خون خود نکلا یا نکالا دونوں صورت میں اگر بہہ جائے تو وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......اگر ناک سنکنے سے بہنے والے خون کا قطرہ نکلا تو وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......منہ یا دانتوں سے تھوک کے ساتھ خون مل کر آئے تو' اگر خون غالب ہے یا برابر ہے تو وضوٹوٹ جائے گا۔ غالب ہونے کی علامت یہ ہے تھوک کا رنگ سرخ ہو جائے۔

م:......کوئی چیز چبائی' یا مسواک کی اور اس پر خون کا اثر پایا اور بہا تو وضوٹوٹ جائے گا۔ بہنے کی شناخت یہ ہے کہ: جہاں سے خون نکلا وہاں انگلی' کپڑا رکھے' اگر دوبارہ خون ظاہر ہو تو گمان غالب ہے کہ وہ خون بہنے والا ہے۔

م:......فصد لگوانے سے زیادہ خون نکلا تو وضوٹوٹ جائے گا' چاہے بدن پر نہ بہے۔

م:...... پیپ بھی وضوکو توڑنے میں خون کے مانند ہے۔

م:......بیماری سے پانی نکلنے سے بھی وضوٹوٹ جاتا ہے۔

م:......زخم کا پانی، کسی بیماری کے باعث ناف، پستان، آنکھ اور کان سے نکلنے سے وضوٹوٹ جائے گا۔آنکھ کے دکھنے سے پانی نکلنے کے بارے میں بہت لوگ غفلت میں ہے۔

م:......کسی چیز کو ناک کے راستہ سے اوپر کھینچا اور دماغ تک پہنچ گئی پھر منہ کے راستہ سے منہ بھر نکلی، تو اس سے وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......غسل کے وقت پانی کان میں داخل ہوگیا، اور وہاں رکا رہا پھر ناک سے نکلا اور پیپ بن گیا تو وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......کان میں تیل ڈالا اور وہ دماغ میں رکا رہا، پھر وہ منہ سے نکلا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اس سے وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......زخم پر پٹی باندھی اور تری پٹی کے باہر کی طرف پھوٹ آئی یا پٹی کی طرف سے تر ہوگئی اگر چہ تری باہر نہیں پھوٹی تو بھی اس کا وضوٹوٹ جائے گا۔

(۴)......قے۔

م:......باوضو شخص کو منہ بھر کر قے ہو جائے تو وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......منہ بھر ہونے کی حد یہ ہے کہ اس کو دقت و مشقت کے بغیر نہ روک سکے۔

م:......قے سے وضو اس وقت ٹوٹے گا جب وہ صفرا یا سودا یا بستہ خون یا کھانا یا پانی کی ہو۔

م:......قے چند بار ہوئی اور قے کا سبب متحد ہے، تو امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک متفرق قے کو اندازہ سے جمع کیا جائے گا، اگر جمع کرنے سے منہ بھر جائے تو وضوٹوٹ جائے گا۔اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک مجلس کے متحد ہونے کا اعتبار ہے کہ ایک مجلس میں جتنی قے کرے گا اس کو جمع کیا جائے گا اور منہ بھر ہو تو وضوٹوٹ جائے گا۔اس مسئلہ کی چار

صورتیں ہیں:

اول:......سبب اور مجلس دونوں کا متحد ہونا، اس صورت میں بالاتفاق جمع کیا جائے گا اور منہ بھر ہونے پر وضوٹوٹ جائے گا۔

دوم:......سبب بھی مختلف اور مجلس بھی متعدد ہو، اس صورت میں بالاتفاق جمع نہیں کیا جائے گا۔

سوم:......سبب متحد اور مجلس متعدد، اس صورت میں امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک جمع کیا جائے گا، امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جمع نہیں کیا جائے گا۔

چہارم:......سبب مختلف ہو اور مجلس متحد ہو، اس صورت میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جمع کیا جائے گا، امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک جمع نہیں کیا جائے گا۔

(۵)......نیند۔نواقض حقیقیہ کا بیان ختم ہوا، اب نواقض حکمیہ کا بیان شروع ہوا۔نواقض حکمیہ میں سے ایک نیند ہے۔

م:......چت یا کروٹ پر لیٹ کر یا کہنی یا تکیہ یا کسی چیز پر ٹیک لگا کر سونے سے کہ اگر اسے ہٹا دیا جائے تو گر جائے، وضوٹوٹ جاتا ہے۔

م:......کسی دیوار یا ستون یا آدمی یا اپنے دونوں ہاتھوں پر ٹیک لگا کر اس طرح سویا کہ اس سہارے کو ہٹا دیا جائے تو اس طرح گر پڑے کہ دونوں سرین زمین سے جدا ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

م:......سجدہ میں سو جائے اور سجدہ ہیئت مسنونہ کے مطابق نہ کیا ہو، یعنی اس طرح کہ پیٹ رانوں سے اور بازو پسلیوں سے ملے ہوں، تو وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......عورت کے لئے سجدہ کی مسنون ہیئت یہ ہے کہ پیٹ رانوں سے اور بازو پسلیوں

سے ملے رہیں اور زمین پر بچھے ہوئے ہوں، پس اگر سجدہ اس ہیئت سے کیا ہے' تو عورت و مرد دونوں کا وضو نیند سے ٹوٹ جائے گا۔

م:......چارزانو (چوکڑی مار) کر بیٹھ کر سویا اور سر رانوں پر ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

م:......سرین ایڑیوں پر رکھ کر بیٹھنے کی حالت میں سوگیا اور پیٹ رانوں سے جالگا اور اوندھا سونے کے مانند ہوگیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

م:......اگر کوئی شخص ایک سرین پر بیٹھ کر سوگیا تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

م:......بیٹھا ہوا سوگیا پھر منہ یا پہلو کے بل گر گیا' اور گرنے کے ذرا دیر بعد ہوشیار ہوا تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

م:......مریض کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھتا ہوا سو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

م:......ایسے جانور پر سوار ہے جس کی پیٹھ پر زین وغیرہ نہ ہو' اور سوگیا' تو اگر جانور اترائی کی طرف جانے کی حالت میں ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

م:......تنور کے سرے پر پیر لٹکائے ہوئے بیٹھ کر سو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

م:...... لیٹے ہوئے آدمی کو گہری اونگھ آجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ گہری کی علامت یہ ہے کہ قریب کی باتوں کی خبر نہ ہو۔

خلاصہ:......سونے والے کی تیرہ حالتیں ہیں، ان میں تین میں وضو ٹوٹ جاتا ہے:

(۱)......کروٹ پر یا چت یا پٹ سونا۔

(۲)......ایک سرین پر سونا۔

(۳)......دیوار یا ستون یا آدمی وغیرہ کے سہارے سے سونا کہ اگر وہ سہارا ہٹا لیا جائے تو سونے والا گر پڑے۔

فائدہ:......نیند کے علاوہ وضوکوتوڑنے والی چیزوں سے انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا وضوٹوٹ جاتاہے،اور یہ ان کی شان عظمت کے باعث ہے نہ کہ نجاست کی وجہ سے۔

ملاعلی قاری رحمہ اللہ نے ''شرح شفاء'' میں اس پر اجماع نقل کیا ہے آنحضرت ﷺ وضوتوڑنے والی چیزوں کے بارے میں امت کی مانند ہیں،سوائے نیند کے کہ اس کا استثناء احادیث سے ثابت ہے۔

(۶)......بیہوشی وغشی۔

م:......بیہوشی وغشی چاہے تھوڑی ہو'اور قیام وقعود وسجود ہر حال میں' اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

فائدہ:......بیہوشی وغشی سے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا وضوٹوٹ جاتا ہے۔

(۷)......جنون۔

م:......جنون' خواہ قلیل ہو یا کثیر اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

(۸)......نشہ۔

م:......نشہ تھوڑا ہو یا زیادہ' وضوکوتوڑ دیتا ہے۔

م:...... بھنگ کے کھانے سے اگر چال میں لغزش آجائے تو وضوٹوٹ جاتا ہے۔

م:......مرگی کے دورہ کے بعد جب افاقہ ہوجائے تو اس پر وضوکرنا واجب ہے۔

(۹)......قہقہہ مارنا۔

م:......بالغ شخص بیداری میں نماز کے اندر قہقہہ کے ساتھ ہنسے تو خواہ عمداً ہو یا سہواً' اس کا وضوٹوٹ جائے گا۔

فائدہ:......'' قہقہہ'' وہ ہنسی ہے جس کو ہنسنے والا اور اس کے پاس والے لوگ سن لیں، یہ نماز

اور وضو دونوں کو توڑ تا ہے۔ ایسی ہنسی جس کو ہنسنے والا خود سنے اور پاس والے نہ سنیں' اس کو ''ضحک'' کہتے ہیں، اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن وضو نہیں ٹوٹتا۔ ایسی ہنسی جسے نہ خود سنے اور نہ پاس والے سنیں' بلکہ صرف دانت ظاہر ہوں، اس کو ''تبسم'' کہتے ہیں' اس سے نماز اور وضو دونوں ہی نہیں ٹوٹتے۔

م:......نماز میں سوتے ہوئے قہقہہ سے بھی وضو اور نماز دونوں ٹوٹیں گے۔

م:......نماز میں نابالغ کے قہقہہ سے وضو ٹوٹ جائے گا، لیکن اس کی نماز باطل نہیں ہوئی۔

م:......نماز کا سلام پھیرتے وقت یعنی بقدر تشہد آخری قعدہ کرنے کے بعد سلام سے پہلے قہقہہ سے وضو ٹوٹ جائے گا' اور اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔

م:......امام اور مقتدیوں نے قہقہہ مارا' اگر امام نے پہلے قہقہہ مارا تو امام کا وضو ٹوٹ گیا اور مقتدیوں کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ اور پہلے مقتدیوں نے قہقہہ مارا پھر امام نے یا دونوں نے ساتھ قہقہہ مارا' تو سب کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

م:......امام نے بقدر تشہد قعدہ کے بعد عمداً کلام کیا' پھر مقتدی نے قہقہہ مارا' تو صحیح قول کی بنا پر مقتدی کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

م:......نماز میں کسی کا وضو ٹوٹ گیا' اور بنا کے ارادہ سے وضو کے لئے گیا اور وضو کے بعد واپس آتے ہوئے راستہ میں قہقہہ مار کر ہنسا' تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

م:......پہلی نماز پر بنا کرنے والا شخص موزے یا سر یا ہڈی یا زخم کی پٹی پر مسح کرنا یا بعض اعضائے وضو کا دھونا بھول گیا' اور نماز شروع کرنے سے پہلے قہقہہ مارا تو وضو ٹوٹ جائے گا' اور نماز شروع کرنے کے بعد قہقہہ مارا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (یہ امتحانی مسئلہ ہے)۔

م:......وضو اور تیمّم والے کے قہقہہ مار کر ہنسنے کا حکم یکساں ہے۔ جن صورتوں میں نماز کے

اندر قہقہہ سے وضوٹوٹ جاتا ہے‘ ان سب صورتوں میں تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

م:......قہقہہ غسل کی طہارت کونہیں توڑتا‘ لیکن غسل کے ضمنی وضوکوتوڑ دیتا ہے۔

م:......کسی نے وضو کے بعض اعضاء کودھویا‘ پھر پانی ختم ہوگیاتو تیمّم کرلیا‘ پھرنماز میں قہقہہ لگایا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک صرف باقی اعضاء کو دھولے‘ اور طرفین رحمہما اللہ کے نزدیک پورا وضوکرے۔

م:......نماز مظنونہ (یعنی وہ نماز جواس گمان سے شروع کی کہ ابھی نہیں پڑھی‘ پھرنماز میں یقین ہوا کہ وہ پڑھ چکا ہے) میں قہقہہ مارا تو‘ اصح یہ ہے کہ وضوٹوٹ جائے گا۔

(۱۰)......مباشرت فاحشہ۔نواقض حکمیہ میں سے مباشرت فاحشہ بھی ہے۔

’’مباشرت فاحشہ‘‘ یہ ہے کہ مرد وعورت ننگے ہوکر شہوت کی حالت میں ایک دوسرے سے لپٹیں اوران کی شرمگاہیں آپس میں مل جائیں۔

م:......مباشرت فاحشہ سے شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک دونوں کا وضوٹوٹ جاتا ہے۔

م:......ننگے مرد وعورت مل جائیں تو اور مرد کے ذکر میں انتشار نہ ہوتو مرد کا وضونہیں ٹوٹے گا،عورت کا وضوٹوٹ جائے گا۔

م:......آپس میں دو مرد یا دو عورتیں یا مرد اور نابالغ لڑکا‘ مباشرت فاحشہ کے مرتکب ہوں تو‘ ان کا وضوٹوٹ جائے گا۔(اور یہ فعل نہایت برا اور کبیرہ گناہ ہے)

جن چیزوں سے وضونہیں ٹوٹتا

م:......آنکھ کے زخم سے خون نکل کرایک گوشے سے بہہ کر دوسرے گوشے تک چلا جائے‘ تو وضونہیں ٹوٹے گا۔

م:......اگر زخم کے اندر خون ایک جانب سے بہہ کر دوسری جانب چلا جائے تو وضونہیں

ٹوٹے گا۔

م:......دماغ سے خون اتر کر کان کے اندر تک آجائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

م:......چھوٹی چچڑی یا' مچھر' پسو' اور مکھی وغیرہ کے خون چوس لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

م:......ناک سنکی اور جما ہوا خون کا کتلہ نکلا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

م:......منہ یا دانتوں سے تھوک کے ساتھ خون مل کر آئے تو' اگر خون مغلوب ہے اور تھوک غالب ہے' تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

م:......کوئی چیز چبائی' یا مسواک کی اور اس پر خون کا اثر پایا اور بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

م:......کان' آنکھ' پستان' ناف سے پانی بغیر درد و بیماری کے نکلے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

م:......نزلہ میں ناک سے پانی بہے' تو وضو نہیں ٹوٹتا۔(امداد الاحکام ص ۳۵۱ ج ۱)

م:......کسی چیز کو ناک کے راستہ سے اوپر کھینچا اور دماغ تک پہنچ گئی پھر ناک یا کان کی طرف سے واپس نکلی تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

م:......غسل کے وقت پانی کان میں داخل ہو گیا' اور وہاں رکا رہا پھر ناک سے نکلا' تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

م:......کان میں تیل ڈالا اور وہ دماغ میں رکا رہا' پھر کان یا ناک کے راستے سے بہہ گیا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

م:......زخم یا کان یا ناک یا منہ سے کیڑا نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

م:......گوشت زخم سے الگ ہو کر گر پڑے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

م:......بلغم کی قے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

م:......قے منہ بھر سے کم ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

م:......غذا معدہ میں پہنچنے سے پہلے ہی قے ہو جائے' اور وہ خوراک کی نالی میں سے ہی نکل جائے' تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

م:......اگر کسی نے کیڑوں کی منہ بھر کر قے کی تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

م:......کسی دیوار یا ستون یا آدمی یا اپنے دونوں ہاتھوں پر ٹیک لگا کر اس طرح سویا کہ اس سہارے کو ہٹا دیا جائے تو اس طرح گر پڑے کہ دونوں سرین زمین سے جدا نہیں ہوں' تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

م:......کھڑا یا بیٹھا' رکوع کرتا ہوا سو جائے' اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

م:......سجدہ میں سو جائے اور سجدہ ہیئت مسنونہ کے مطابق کیا ہو' یعنی اس طرح کہ پیٹ رانوں سے اور بازو پسلیوں سے جدا ہوں' تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

م:......چار زانو یا بیٹھنے کی کسی ہیئت پر سویا یا دونوں سرین اپنی دونوں ایڑیوں پر رکھ کر سو گیا اور ان سب حالتوں میں اس کا بدن سیدھا رہا' تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

م:......اس طرح بیٹھ کر سو جائے کہ دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوں اور دونوں سرین زمین سے لگے ہوئے ہوں تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

م:......جن صورتوں میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا' ان میں ظاہر الروایت کے مطابق نیند کے غلبہ سے سو جانے اور عمداً سو جانے میں کچھ فرق نہیں، اور خواہ نماز میں سوئے یا باہر۔

م:......اس طرح اکڑو بیٹھا کہ دونوں سرین زمین سے لگے ہوئے ہوں اور دونوں گھٹنوں کھڑے ہوں اور دونوں پنڈلیوں سے ہاتھوں کا احاطہ کر لے' اور اسی حالت میں اپنا سر اپنے گھٹنوں پر رکھ لے' اس حالت میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

م:......بیٹھا ہوا سو گیا پھر منہ یا پہلو کے بل گر گیا، پس گرنے سے پہلے یا گرنے کی حالت

میں زمین پر پہلو لگنے سے پہلے بیدار ہوگیا اس کا وضونہیں ٹوٹے گا۔اور گرنے کے فورا بعد بیدار ہوا تب بھی وضونہیں ٹوٹے گا۔

م:......بیٹھ کر سویا اور بار بار آگے کو جھکا اور بعض دفعہ اس کی مقعد زمین سے جدا ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ نہیں ہوتی تو اس سے وضونہیں ٹوٹے گا۔

م:...... بیٹھنے کی حالت میں سونے والے نے ہاتھ زمین پر رکھا اور بیدار ہوگیا' تو جب تک جاگنے سے پہلے اپنا پہلوزمین پرنہیں رکھے گا اس کا وضونہیں ٹوٹے گا۔

م:......ایسے جانور پرسوار ہے جس کی پیٹھ پر زین وغیرہ نہ ہو' اور سوگیا' تو اگر جانور بلندی کی طرف جانے یا ہموار زمین پر چلنے کی حالت میں ہو تو وضونہیں ٹوٹے گا۔

م:......اور ایسے جانور پرسوار ہے جس کی پیٹھ پر زین ہو' اور سوگیا' تو وضونہیں ٹوٹے گا۔

م:......اونگھ سے وضونہیں ٹوٹتا' اگر چہ سرین زمین پر نہ جمے۔

م:...... لیٹے ہوئے آدمی کو ہلکی اونگھ آجائے' اس سے بھی وضونہیں ٹوٹتا۔ ہلکی ہونے کی علامت یہ ہے کہ اپنے قریب کی باتیں سنتا ہو۔

خلاصہ:......سونے والے کی تیرہ حالتیں ہیں، ان میں دس میں وضونہیں ٹوٹتا:

(۱)......دوزانو بیٹھے ہوئے۔

(۲)......چارزانو بیٹھے ہوئے۔

(۳)......دونوں پاؤں ایک طرف کو نکال کر دونوں سرین زمین پر رکھے ہوئے۔

(۴)......دونوں گھٹنے کھڑے کئے ہوئے اور دونوں سرین زمین پر رکھے ہوئے۔

(۵)......دونوں ایڑیوں پر دونوں سرین رکھے ہوئے۔

(۶)......جانور کی پیٹھ پر سوار ہو کر۔

(۷)...... پیدل چلتے ہوئے۔

(۸)......(۹)......(۱۰)......قیام رکوع اور سجدہ کی حالت میں۔

س:......وہ کون سی نیند ہے جو وضو کو نہیں توڑتی؟

ج:...... وہ اس شخص کی نیند ہے جس کو انفلات ریح، یعنی بار بار ہوا خارج ہونے کا مرض ہو۔(ذخیرۃ المسائل ترجمہ نفع المفتی والسائل ص ۳۶)

فائدہ:......انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی خصوصیات میں سے ہے کہ لیٹ کر سونے سے ان کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

م:......معتوہ (دماغی خلل والے) کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

مجنون اور معتوہ میں فرق یہ ہے کہ جنون میں عقل زائل ہو جاتی ہے اور قوت زیادہ ہو جاتی ہے، اور حدث وغیر حدث میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اور معتوہ کی عقل وسمجھ میں خلل آجاتا ہے اور مختلط الکلام اور فاسد التدبیر ہو جاتا ہے مگر وہ کسی کو مارتا نہیں، اور گالی نہیں دیتا۔

م:......نماز کے باہر قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

م:......نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت میں قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

م:......شہر یا گاؤں میں نفل نماز اشارہ سے پڑھتے ہوئے قہقہہ سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا، کیونکہ اس کو اشارہ سے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جائے گا، کیونکہ ان کے نزدیک اس کی نماز جائز ہے۔

م:......امام نے بقدر تشہد قعدہ کے بعد نماز سے باہر ہونے کے لئے قہقہہ مارا، اس کے بعد مقتدی نے قہقہہ مارا، تو مقتدی اگرچہ مسبوق ہو، وضو نہیں ٹوٹے گا۔

م:......ایسے امام کے پیچھے نماز شروع کی جس کی اقتدا اس کے لئے صحیح نہیں تھی، پھر قہقہہ مارا

تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

م:......نماز باطل ہونے کے بعد قہقہہ مارا یا نماز سے باہر ہونے کے بعد قہقہہ مارا' مثلاً آخری قعدہ میں بیٹھنے کے بعد امام سے پہلے سلام پھیر دیا' پھر قہقہہ مارا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

م:......ننگے مرد وعورت مل جائیں تو اور مرد کے ذکر میں انتشار نہ تو مرد کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

م:......مباشرت فاحشہ کے بغیر مرد وعورت کے ایک دوسرے کو چھونے سے احناف کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا' خواہ شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے، لیکن اختلاف فقہاء سے بچنے کے لئے وضو کر لینا بہتر ہے، خاص طور پر جبکہ وہ امام ہو۔

م:......گالی اور فحش گوئی سے وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن اس کا نور کم ہو جاتا ہے، اس لئے دوبارہ وضو کر لینا بہتر ہے۔(امداد الاحکام ص۳۵۶ ج۱)

م:......کسی عورت کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا، الا یہ کہ مذی خارج ہو جائے۔

م:......اپنے یا کسی کے ستر دیکھنے سے یا چھونے سے یا برہنہ تصویر دیکھنے سے یا کسی حصۂ بدن کے برہنہ ہونے سے یا گڑیا دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل از ص۳۲ تا ۴۲)

م:......محض شراب پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک کہ نشہ نہ ہو، البتہ منہ ناپاک ہو جاتا ہے کہ شراب نجس ہے اور اس کا پینا حرام ہے۔(فتاوی محمودیہ ص۳۶ ج۲)

م:......بیڑی' سگریٹ' حقہ' پان سے وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن نماز سے پہلے منہ کی بدبو کا دور کرنا ضروری ہے۔

م:......ٹی وی دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ ٹی وی دیکھنا گناہ ہے اور گناہ کے بعد دوبارہ وضو کر لینا مستحب ہے۔

م:...... بچے کو دودھ پلانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

م:...... بال اور ناخن کٹوانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل از ص۳۲ تا ۴۲ ج ۲)

م:......ایسا شخص جس کے ذکر کے دو سوراخ ہوں، عموماً اس کو ایک سوراخ سے پیشاب نکلتا ہو اور اتفاقاً کسی روز دوسرے سوراخ سے پیشاب ظاہر ہوا' تو جب تک سوراخ سے باہر نکل کر نہیں بہے گا' اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(ذخیرۃ المسائل ترجمہ نفع المفتی والسائل ص۳۳)

م:......ایسی عورت جو ''مفضاۃ'' ہو، یعنی جس کے پاخانہ اور پیشاب کا راستہ مل گیا ہو، اس کا بدبودار ریح کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اس لئے کہ اس صورت میں یقینی نہیں کہ ہوا کا خروج پاخانہ کے راستہ سے ہوا یا پیشاب کے راستہ سے۔

(ذخیرۃ المسائل ترجمہ نفع المفتی والسائل ص۳۴)

م:......جس عورت کا پیشاب و پاخانہ کے مقام کا درمیانی پردہ پھٹ کر دونوں راستے ایک ہو گئے ہوں' اس کی فرج سے ریح نکلنے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن وضو کر لینا مستحب ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک وضو کرنا واجب ہے۔ بعض نے کہا: بدبو ہے تو وضو واجب' ورنہ نہیں۔ بعض نے کہا: ریح کی آواز آئے یا بدبو ظاہر ہو تو وضو واجب ہے' ورنہ نہیں۔

م:......ریح نہ نکلے صرف ہلکی ہلکی آواز کا وہم ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ (فتاوی رحیمیہ ص۱۱۰ ج ۱۰)

م:......عورت کا پستان سے دودھ نکلنا ناقض وضو نہیں۔ (عزیز الفتاوی ص۱۸۱ ج ۱)

م:...... جو ریح مرد و عورت کے پیشاب کے مقام سے نکلے، صحیح مذہب کے موافق اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

وضو کے چند جدید مسائل

ناخن پالش

م:......ناخن پالش ان حصوں میں سے ہے جسے وضو کرتے وقت دھونا ضروری ہے۔ اور اعضائے وضو پر کسی واقعی ضرورت کے بغیر ایسی چیز لگا لینا جو پانی کو جسم تک پہنچنے نہ دے، وضو کے درست ہونے میں رکاوٹ ہے۔ وضو اسی وقت صحیح ہوگا جب اس کو کھرچ دیا جائے ......اس قسم کے پینٹ جو خواتین لگایا کرتی ہیں ضرورت نہیں ہیں، محض ''زینت'' ہیں، اس لئے وضو کرتے وقت ضروری ہوگا کہ ان کو کھرچ کر تہہ تک پانی پہنچایا جائے، جیسا کہ ''فتاوی عالمگیری'' کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ:

''او لزق باصل ظفره يابس او رطب لم يجز''۔(فتاوی عالمگیری ۱/۲)

ترجمہ: اگر اس کے ناخن کی جڑ سے خشک مٹی چمٹی ہوئی ہو اور اس پر سے پانی گزار دیا جائے تو کافی نہ ہوگا۔

مصنوعی دانتوں کی صورت میں وضو وغسل کے احکام

م:......مصنوعی دانت دو طرح کے ہوتے ہیں: ایک وہ جو مستقل طور پر لگا دیئے جائیں اور پھر ان کو آسانی سے نکالا نہ جا سکے۔ دوسرے وہ جو بنائے ہی اس طرح جاتے ہیں کہ حسب ضرورت ان کا استعمال کیا جائے اور حسب ضرورت نکال لیا جائے۔

پہلی صورت میں یہ مصنوعی دانت اصل دانت کا درجہ رکھتے ہیں، اس لئے ان کا حکم اصل دانتوں ہی کا ہوگا۔ وضو میں ان دانتوں تک پانی پہنچانا مسنون ہوگا، اور غسل میں فرض۔ دانت نکالنے اور تہہ تک پانی پہنچانے کی ضرورت نہیں۔ یہی وجہ ہے فقہاء نے اس طرح

کے دانت لگانے یا دانتوں کوسونے چاندی کے تاروں سے کسنے کی اجازت دی ہے۔اب ظاہر ہے کہ اس اجازت کا مطلب یہی ہوگا کہ ان کے اندرونی حصوں میں پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے، ورنہ اجازت بڑی پریشان کن بھی ہوگی اور بے معنی بھی۔

جب کہ دوسری صورت میں اس کی حیثیت ایک ’’زائد چیز‘‘ کی ہوگی، یعنی غسل اسی وقت درست ہوسکے گا جب اس کو نکال کر اصل جسم تک پانی پہنچ جائے، اگر ایسا نہ کیا گیا تو غسل درست نہ ہوگا۔

اور چونکہ وضو میں کلی کرنا سنت ہے۔اور فقہاء کے نزدیک کلی سے مقصود پورے منہ میں پانی پہنچانا ہے اس لئے اس کو نکالے بغیر کلی کی سنت ادا نہیں ہو پائے گی۔

مصنوعی اعضاء وضو کا حکم

م:......مصنوعی اعضاء کے احکام بھی اسی طرح ہوں گے جو مصنوعی دانتوں کے سلسلہ میں مذکور ہوئے، یعنی اگر اس کی بناوٹ اور وضع اس نوعیت کی ہو کہ جراحی (operation) بغیر اس کو علیحدہ کرنا ممکن نہ ہو تو ان کی حیثیت اصل عضو کی طرح ہوگی۔غسل میں اس پر پانی پہنچانا واجب ہوگا، اسی طرح اگر اعضاء وضو میں ہو تو وضو میں بھی دھونا واجب ہوگا۔

اور اگر ان کی نوعیت ایسی ہو کہ آسانی سے علیحدہ کئے جاسکتے ہوں تو غسل کے وقت اور اگر اعضائے وضو میں ہو تو وضو کے وقت اس حصے کو بھی الگ کر کے جسم کے اصل حصے پر پانی پہنچانا ضروری ہوگا۔اس کی نظیر چھٹی انگلی ہے کہ اس کو بھی اعضاء وضو میں مانا گیا ہے۔

’’وان خلق له اصبع زائدة فى محل الفرض وجب غسلها مع الاصلية‘‘۔

ترجمہ:......اگر کسی کو پیدائشی طور پر زائد انگلی ہو یا محل فرض میں زائد ہاتھ ہو تو اصل عضو کے ساتھ زائد عضو کو بھی دھونا واجب ہوگا۔(المغنی ص۸۵ ج۱)

بلکہ یہ صراحت بھی ملتی ہے کہ محل فرض کے علاوہ کسی حصہ کا چمڑا فرض حصہ تک لٹک جائے تو اس کو دھونا بھی فرض ہو جائے گا۔

''وان تعلقت جلدة من غير محل الفرض حتى تدلت من محل الفرض وجب غسلها''

ترجمہ:......اگر محل فرض کے علاوہ سے چمڑا لٹکا ہوٗ اور وہ محل فرض سے لگ رہا ہوٗ تو اس کا بھی دھونا واجب ہوگا۔(المغنی ص ۸۵ ج ۱)

انجکشن سے وضوٹوٹنے کا مسئلہ

م:......باہر سے غذا یا دوا کی صورت میں کسی چیز کا اندر جانا ناقض وضونہیں ہے۔انجکشن پر جسم کا تھوڑا سا خون لگا رہتا ہے،اس مقدار میں خون کا باہر آنا بھی ناقض وضونہیں ہے۔

(جدید فقہی مسائل از ص ۹۵ تا ۶۲)

ہاں اگر انجکشن کا منشا ہی خون نکالنا اور کھینچنا ہو تو اس کی وجہ سے وضوٹوٹ جائے گا۔

(جدید فقہی مسائل ص ۶۲۔فتاوی حقانیہ ص ۵۱۹ ج ۲۔فتاوی محمودیہ (جدید) ص ۶۹ ج ۵۔فتاوی رحیمیہ ص ۲۶۷ ج ۴۔فقہی رسائل ص ۳۲ ج ۱)

معدہ تک نلکی پہنچائی جائے

س:......میڈیکل ٹیسٹ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ معدہ تک نلکی پہنچائی جاتی ہے اور گوشت کا کوئی ٹکڑا مزید تجزیہ کے لئے نکالا جاتا ہے۔تو کیا اس سے وضوٹوٹ جائے گا؟

ج:......اگر نلکی منہ کے راستہ سے نجاست کے حصہ تک پہونچ جائے اور نجاست سے آلودہ ہو کر واپس لوٹے تو وضوٹوٹ جائے گا۔اگر نلکی پر نجاست نہ لگی ہو یا گوشت کا چھوٹا سا ٹکڑا نکالا ہو اور وہ نجاست سے آلودہ نہ ہو تو وضونہیں ٹوٹے گا،کیونکہ گوشت کے ٹکڑے کا جسم سے الگ ہونا ناقض وضونہیں ہے۔

''فصار کما لو انفصل قطعة من اللحم ، فانه لا ینقض''۔(البحر الرائق ۸۲/۱)

اور منہ سے نکلنے والی چیز جب تک منہ بھر نہ ہو، ناقض وضو نہیں ہوتی۔

''لکن ما علیها قلیل لا یملأ الفم فلا یکون حدثا''۔(کبیری ص ۱۹۶)

اور اگر نلکی پاخانہ کے راستہ سے ڈالی اور پھر نکالی جائے، تو مطلق ناقض وضو ہے، اس پر نجاست نظر آنا ضروری نہیں۔(کتاب الفتاوی ص ۱۴۱ ج ۲)

پیشاب کی نلکی سے پیشاب

م:......کسی شخص کا آپریشن کیا جائے اور پیشاب کے باہر نکلنے کے لئے خصوصی نلکی لگا دی جائے جس سے پیشاب آتا رہے، تو اس نلکی سے بھی پیشاب کا آنا ناقض وضو ہے، کیونکہ نجاست متعینہ مقام سے نکلے یا کسی جگہ سے، وہ بہر حال ناقض وضو ہے۔

(بدائع الصنائع ص ۲۴ ج ۱)

البتہ اگر مسلسل اس سے پیشاب آتا رہے اور روکنے کی قوت ختم ہو جائے تو وہ معذور کے حکم میں ہوگا اور ہر نماز کے وقت ایک بار وضو کرنے کے بعد جب تک اس کے علاوہ کوئی اور ناقض وضو پیش نہ آجائے یا نماز کا وقت نہ گذر جائے وہی وضو اس کے لئے کفایت کرے گا۔(جدید فقہی مسائل از ص ۹۵ تا ۶۲ ج ۱)

پائپ کے ذریعہ اندرون جسم دوا

م:......اگر کوئی شخص بواسیر کا مریض ہو اور پائپ کے ذریعہ جسم کے اندرونی حصہ میں دوا پہنچائی جائے تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ کاسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اذا خرج دبره ان عالجه بیده او بخرقة حتی ادخله تنتقض طهارته، لانه یلتزق بیده شئی من النجاسة''۔(جدید فقہی مسائل ص ۶۳ ج ۱)

اگر کمر سے نیچے کا حصہ بے حس کر دیا جائے

م:......آج کل علاج کی بعض صورتوں میں ریڑھ یا کمر میں ایسے انجکشن لگائے جاتے ہیں‘ جس سے کمر سے نیچے کا حصہ بے حس ہو جاتا ہے۔ یہ صورت بھی ناقض وضو ہے، کیونکہ فقہاء نے جنون‘ بے ہوشی اور غشی کو ناقض وضو مانا ہے۔ (جدید فقہی مسائل ص ۶۴ ج ۱)

جو خضاب بالوں تک پانی پہنچنے میں مانع ہو

م:......اگر کسی نے باوجود ناجائز ہونے کے خالص سیاہ خضاب لگایا اور وہ پانی کی طرح پتلا ہو اور خشک ہونے کے بعد بالوں تک پانی پہنچنے کے لئے رکاوٹ نہ بنتا ہو تو اس صورت میں وضو اور غسل ہو جائے گا (مگر خضاب لگا رکھا ہے‘ اس کا مستقل گناہ ہوگا) اور اگر وہ گاڑھا ہو بالوں تک پانی پہنچنے کے لئے رکاوٹ بنتا ہو‘ تو پھر وضو و غسل صحیح نہ ہوگا۔

(فتاوی رحیمیہ ص ۱۴۶ ج ۷ / و ص ۹۳ ج ۸)

وگ کا استعمال اور وضو

م:......مصنوعی بالوں کا استعمال جائز نہیں‘ نہ اس کے استعمال میں کوئی مجبوری ہے۔ مسح ان کو اتار کر کرنا چاہئے، اگر ان پر مسح کیا تو وضو نہیں ہوگا۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ۳۶ ج ۲)

وضو میں شک ہو جانے کے مسائل

م:......وضو کے درمیان کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے میں شک ہوا، اگر یہ شک پہلی مرتبہ ہوا تو اس دھونے والے عضو کو دھولے اور مسح والے عضو کا مسح کر لے۔

م:......وضو سے فارغ ہو کر شک ہوا تو اس کی طرف التفات نہ کرے‘ خواہ پہلی مرتبہ شک

ہو یا شک کی عادت ہو۔اور جب تک اس عضو کے نہ دھونے کا یقین نہ ہو وہ باوضو ہے۔

م:......کسی کو یقین ہے کہ اس نے وضو کیا تھا' اور وضو ٹوٹنے میں شک ہوا تو' اس کا وضو باقی ہے۔(لیکن کبھی کبھی ایسا شک ہوتا ہو تو اس کو دوبارہ وضو کر لینا مستحب ہے)

م:......کسی کو وضو کے ٹوٹ جانے کا یقین ہے اور دوبارہ وضو کرنے میں شک ہے تو وہ بے وضو ہے' اس پر وضو کرنا فرض ہے۔

م:......وضو اور حدث دونوں کا یقین ہے کہ (حدث بھی ہوا اور وضو بھی کیا) لیکن اس میں شک ہے کہ پہلے وضو کیا تھا یا حدث؟ تو وہ شرعاً باوضو ہے۔عامۃً وضو حدث کے بعد ہوتا ہے۔

م:......تیمّم کرنے والا بھی شک کے مسئلہ میں وضو کرنے والے کی طرح ہے، یعنی تیمّم کا یقین ہے اور حدث میں شک ہے' یا حدث کا یقین ہے اور تیمّم میں شک ہے تو یقین پر عمل کرے اور شک کی طرف التفات نہ کرے۔اور تیمّم اور حدث دونوں کا یقین ہے مگر تقدم و تأخر میں شک ہے' تو اس شخص کا تیمّم قائم ہے۔

م:......کسی کو وضو کے بعد کسی ایک عضو کے نہ دھونے کا یقین ہو' مگر تعیین میں شک ہو' تو بائیں پاؤں کو دھولے۔

م:......اگر بائیں پاؤں کو دھونے کا یقین ہو تو اس سے پہلے عضو کا اعتبار ہوگا۔

م:......اگر وضو کے بعد شک ہوا تو جتنا وضو کر چکا ہے اس کے آخری عضو کو دھوئے۔

م:......امام محمد رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ کسی باوضو شخص کو بیت الخلاء میں داخل ہونا یاد ہے' مگر قضاء حاجت سے پہلے نکلا یا بعد میں' اس میں شک ہے' تو نیا وضو کرنا واجب ہے۔

م:......وضو کے لئے بیٹھا' مگر وضو کرنے نہ کرنے میں شک ہے' تو نیا وضو واجب نہیں۔

م:......شک ہوا کہ پیشاب گاہ سے بہنے والی چیز پانی ہے یا پیشاب؟ اگر اس نے قریب زمانہ میں پانی سے استنجا کیا ہو' یا اس کو بار ہا شک ہوتا ہو' تو اس کا وضو قائم ہے۔

م:......وضو کے بعد تری دیکھی اور پانی یا پیشاب میں شک ہے' اگر پہلی مرتبہ ہو تو وضو کا اعادہ کرے' اور اکثر وسوسہ آتا ہو' تو نماز پڑھتا رہے' اس کی طرف التفات نہ کرے۔

م:......وسوسہ والے کو پیشاب کے بعد تہبند پر پانی چھڑک لینا چاہئے۔ یہ حیلہ قریب زمانہ میں وضو کیا ہو تو کار آمد ہے اور عضو خشک ہونے کے بعد شک ہو تو یہ حیلہ بیکار ہے۔ اور پیشاب گاہ کے سوراخ میں روئی داخل کرنا ہر حال میں کار آمد ہے۔

م:......حدث میں شک ہونا حقیقی و حکمی دونوں قسم کے حدث کو شامل ہے۔ پس سونے یا نہ سونے کا حکم بھی حدث کی طرح ہے۔

م:...... پانی یا کپڑے کے نجس ہونے میں شک ہوا' تو اس شک کا اعتبار نہیں، وہ پاک ہے۔

م:......کسی کو اپنے برتن' کپڑے یا بدن میں نجاست لگنے کا شک ہوا' تو جب تک نجاست کا یقین نہ ہو پاک ہے۔

م:......کنوئیں' حوض اور مٹکے جن سے بچے بڑے' مسلم و کافر پانی پیتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں' جب تک ان میں نجاست کا ہونا یقینی نہ ہو پاک ہیں۔

مسح علی الخفین

اس مختصر رسالہ میں مسح علی الخفین یعنی چمڑے کے موزوں پر مسح کی شرطیں، اس کے فرائض، سنن و مستحبات، مسح کی مدت، مسح کا مسنون طریقہ، اوراس کے متفرق مسائل، ایک مفید مقدمہ و خاتمہ اور: ١٨/احادیث، عام موزوں پر مسح کا ناجائز ہونا، فقہاء کی شرطوں کا مأخذ وغیرہ امور جمع کئے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

مقدمہ......مسح کے معنی، مسح علی الخفین اس امت کی خصوصیت ہے، مسح علی الخفین کی مشروعیت، وغیرہ چند مفید امور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی‘ اما بعد!

مسح کے معنی ہیں:...... بھیگا ہوا ہاتھ سر پر یا پیر کے موزوں پر پھیرنا۔ خفین‘ خف‘ کا تثنیہ ہے، جمع: خفاف و اخفاف‘ آتی ہے، معنی ہے: چرمی موزہ۔

مسح علی الخفین (یعنی چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا) اس امت کی خصوصیت ہے: جیسا کہ آپ ﷺ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے: ’’صلّوا فی خفافکم‘ فان الیھود لا یصلّون فی خفافھم‘‘ اپنے موزوں میں نماز پڑھو، اس لئے کہ یہود اپنے موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔

’’روضۃ المحتاجین‘‘ میں لکھا ہے کہ: مسح علی الخفین کی مشروعیت: ۹ھ غزوۂ تبوک میں ہوئی۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اجماع میں جن لوگوں کا قول معتبر ہوسکتا ہے ان سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسح علی الخفین مطلقاً جائز ہے، خواہ سفر ہو یا حضر، کسی ضرورت کی وجہ سے ہو یا بلا ضرورت۔ اس میں مرد و عورت سب برابر ہیں، البتہ شیعہ اور خوارج نے اس کا انکار کیا ہے، لیکن ان کا اختلاف قابل شمار نہیں، اور امام مالک رحمہ اللہ کا بھی مشہور مذہب وہی ہے جو جمہور کا ہے۔ نیز وہ فرماتے ہیں کہ: مسح علی الخفین بے شمار صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھ کو ستر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ آپ ﷺ موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے۔

امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ سے اہل سنت والجماعت کی علامت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''ان تفضل الشیخین' وتحب الختنین ' وتمسح علی الخفین ''، شیخین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو باقی صحابہ رضی اللہ عنہم پر فضیلت دینا' آپ ﷺ کے دونوں داماد حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے محبت کرنا، اور خفین پر مسح کرنا۔

اسی طرح امام صاحب رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ: میں اس وقت تک مسح علی الخفین کا قائل نہیں ہوا جب تک کہ اس سلسلہ میں دلائل مجھ پر روز روشن کی طرح واضح نہ ہو گئے۔

امام کرخی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ: جو شخص خفین پر مسح کا قائل نہ ہو اس پر کفر کا اندیشہ ہے، اس لئے کہ مسح کے جواز کی روایات شہرت اور تواتر کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہیں، جن کا انکار موجب کفر ہے۔

علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نہیں جانتا کہ علمائے سلف میں سے کسی نے مسح علی الخفین سے انکار کیا ہو۔

مشروعیت مسح کی وجہ

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے مشروعیت مسح کی وجہ یہ لکھی ہے کہ: وضو کا دار و مدار ان اعضاء کے دھونے پر ہے جو عام طور پر کھلے رہتے ہیں، اور جن کی طرف میل کچیل سبقت کرتا ہے، اور جب موزے پہن لئے جاتے ہیں تو پھر پاؤں ان میں چھپ جاتے ہیں اور وہ اعضائے باطنہ میں داخل ہو جاتے ہیں، اور عربوں میں خفین کا پہننا ایک عام عادت تھی، ہر نماز کے وقت وضو کرنے کے لئے ان کو نکالنے میں پریشانی تھی، لہذا خفین پہننے کی صورت میں نکالنا اور پاؤں دھونا ساقط ہو گیا۔

مسح، موزوں کے اوپر کیوں؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: اگر دین میں عقل کو دخل ہوتا تو موزے کے نچلے حصے کو اوپر کے حصہ پر مسح میں ترجیح دی جاتی، مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے موزے کے اوپر کے حصہ پر مسح فرماتے تھے۔

(مشکوۃ، باب المسح علی الخفین، رقم الحدیث:۴۸۳)

''اسرار شریعت'' میں ہے: اگر مسح موزہ کے نیچے کی جانب مشروع ہوتا تو بڑا احرج تھا، کیونکہ نیچے کی جانب مسح کرنے میں زمین پر چلتے وقت موزوں کے گرد وغبار سے آلودہ ہونے کا گمان غالب ہے۔(۸۰ج۱)

چمڑے کے موزوں پر مسح کے متعلق چند احادیث

(۱)......حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ: آپ ﷺ چمڑے کے موزوں پر مسح فرماتے تھے۔(بخاری ص۳۳)

(۲)......حضرت عمر بن ضمیری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ کو چمڑے کے موزوں پر مسح فرماتے ہوئے میں نے دیکھا۔(بخاری ص۳۳)

(۳)......حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک رات میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ اترے قضائے حاجت سے فارغ ہوئے، واپس آئے تو میں نے پانی آپ پر انڈیلا جو میرے پاس برتن میں تھا، آپ ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔(مسلم ص۱۳۳ج۱)

(۴)......حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ: میں آپ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا، میں جھکا کہ آپ ﷺ کا موزہ کھول دوں (تا کہ آپ وضو فرمائیں)

آپ ﷺ نے فرمایا: چھوڑ دو میں نے پاکی (وضو کے بعد) ان کو پہنا تھا، اور آپ ﷺ نے مسح کیا۔ (بخاری ص۳۳، مجمع الزوائد ص۱۵۵ج۱)

(۵)......حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم موزوں پر اس وقت مسح کریں جب موزوں کو طہارت (وضو) کی حالت میں پہنیں۔

(عمدۃ القاری ص۱۰۳، ابن خزیمہ ص۹۷ج۱)

(۶)......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے حکم دیا کہ: ہم لوگ سفر میں موزہ پر مسح کیا کریں۔ (مسند احمد ص۱۱۸ج۱، کشف النقاب ص۳۵۳)

(۷)......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو وضو کر رہے تھے اور موزوں کو دھو رہے تھے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس طرح (مسح) ہے، آپ ﷺ نے انگلیوں کو قدم پر رکھ کر پنڈلیوں کی طرف کھینچا۔

(ابن ماجہ ص۴۱)

(۸)......حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ: آپ نے موزوں کے اوپر ایک مرتبہ مسح کیا۔ (مطالب عالیہ ص۳۴)

(۹)......حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے، آپ ﷺ نے ہم لوگوں کو حکم دیا کہ ہم سفر میں تین دن تک موزوں کو نہ کھولیں، ہاں مگر غسل جنابت میں۔ (ابن خزیمہ ص۹۹، سنن کبری ص۲۸۹)

(۱۰)......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایسے دو موزے پہنے تھے جن کے نیچے تو چمڑا لگا تھا اور اس کے اوپر خز - ریشم - تھا، انہوں نے ان پر مسح کیا۔ (سنن کبری ص۲۸۵)

(۱۱)......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے جرموق پر مسح

کیا۔

نوٹ:......جرموق: میم کے پیش کے ساتھ ہے۔ جو موزوں کے اوپر کیچڑ وغیرہ کی حفاظت کے لئے پہنا جاتا ہے۔

(۱۲)......آپ ﷺ وضو فرماتے اور موقین پر مسح فرماتے۔ (ابن ابی شیبہ ص ۱۸۴)

(۱۳)......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میں نے آپ ﷺ کو موقین پر مسح فرماتے دیکھا۔

نوٹ:......موق: یہ بھی جرموق کی طرح چمڑے کا خول ہوتا ہے جو موزوں کی حفاظت اور گردوغبار سے بچانے یا جلد نہ پھٹنے کے لئے موزوں کے اوپر پہنا جاتا ہے۔

(۱۴)......حضرت ابواسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالی اور آخرت پر یقین رکھتا ہو وہ موزوں کو پہننے سے پہلے جھاڑ لے۔ (مجمع الزوائد ص ۱۴۳)

(۱۵)......آپ ﷺ نے ایک مرتبہ موزے منگوائے، ایک پہنا دوسرا پہننے کے لئے ارادہ ہی کیا تھا کہ اسے ایک کوّا اٹھالے گیا، اس نے اوپر سے جو پھینکا تو اس سے ایک سانپ گرا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ موزوں کو بغیر جھاڑے نہ پہنے۔ (مجمع الزوائد ص ۱۴۳)

آپ ﷺ کے موزے سیاہ رنگ کے چمڑے کے تھے

(۱۶)...... بریدہ کی روایت ان کے والد سے ہے کہ: نجاشی (بادشاہ) نے آپ ﷺ کو دو سیاہ موزے (ہدیۃً) دیئے تھے جو سادے تھے، آپ نے ان کو پہنا اور وضو (کے درمیان مسح) فرماتے تھے۔ (ابوداؤد ص ۱۲، ترمذی ص ۱۰۹، ابن ابی شیبہ ص ۱۷۷ ج ۱، ابن ماجہ ص ۴۲)

(۱۷)......عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ: ہم لوگ آپ ﷺ کے

پاس تھے آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں دوسیاہ موزے تھے،ہم ان کو دیکھ کر بہت تعجب کرنے لگےتو آپ ﷺ نے فرمایا:عنقریب موزے بکثرت ہوجائیں گے۔

(مطالب عالیہ ص ۳۵ ج ۱،اتحاف ص ۵۰۸)

(۱۸)......حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: تم پر سیاہ موزے لازم ہیں،ایسے موزے پہنو ان پر مسح بہتر ہے۔(کشف النقاب ص ۳۹۱)

نوٹ:...... یہ ساری روایات ''شمائل کبری'' ص ۵۶۵ جلد ۶ سے ماخوذ ہیں۔

خف کا مفہوم

چمڑے کے موزے کو عربی میں ''خف'' کہتے ہیں،اور جو چمڑے کے علاوہ کسی اور مادے کے ہوں ان کو ''جورب'' کہتے ہیں، یہ فارسی لفظ ہے،اس کی اصل گورپا (پاؤں کی قبر) ہے۔

عربی زبان میں ''خف'' کا لفظ چمڑے ہی کے موزوں کے لئے آتا ہے،اسی لئے امام ابوحنیفہ امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک چمڑے کے موزوں پر ہی مسح ہوسکتا ہے۔صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک گاڑھے کپڑوں کے موزوں پر بھی مسح کیا جاسکتا ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے مرض وفات میں صاحبین رحمہما اللہ کی اس رائے کی طرف رجوع فرمالیا تھا،اور خود بھی ایسے موزوں پر مسح کیا تھا۔یہی رائے امام احمد رحمہ اللہ کی ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: خود آپ ﷺ نے (گاڑھے) کپڑے کے موزوں (جوربین) پر مسح فرمایا ہے۔

(ترمذی ص ۹۴ ج ۱، باب فی المسح علی الجوربین والنعلین ، رقم الحدیث:۹۹)

موجودہ زمانہ میں فوم کے موزے اس حکم میں داخل ہیں،مگر نائلون کے موزوں پر مسح

جائز نہیں، اوراس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے، افسوس کہ موجودہ زمانہ میں بعض لوگ سہولت کو مدنظر رکھ کر عام جرابوں پرمسح کرتے ہیں اور حدیث کے عموم سے استدلال کرتے ہیں، کاش یہ اس پر غور کرتے کہ ''خفین'' کا لفظ عربی زبان ولغت میں کس قسم کے موزوں کے لئے بولا جاتا ہے؟۔

مسح اور دھونے میں افضل کیا ہے؟

موزوں پرمسح کرنا رخصت یعنی آسانی ہے اور پاؤں کو دھونا عزیمت یعنی اولی ہے۔ ''ہدایہ'' میں ہے کہ: جوشخص موزوں پرمسح کرنے پر اعتقاد نہ رکھے وہ بدعتی ہے، لیکن جوشخص اس مسئلہ پر اعتقاد تو رکھتا ہے مگر عزیمت یعنی اولی پر عمل کرنے کی وجہ سے موزوں پرمسح نہیں کرتا تو اسے ثواب سے نوازا جاتا ہے۔

''مواہب لدنیہ'' میں منقول ہے کہ علماء کے یہاں اس بارہ میں اختلاف ہے کہ آیا موزوں پرمسح کرنا افضل ہے یا ان کو اتارکر پاؤں کو دھونا افضل ہے، چنانچہ بعض حضرات کی رائے تو یہ ہے کہ موزوں پرمسح کرنا ہی افضل ہے، کیونکہ اس سے اہل بدعت یعنی روافض و خوارج کا رد ہوتا ہے جو اس مسئلہ میں طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ کا مختار مسلک یہی ہے، اور امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ: ہمارے علماء یعنی حضرات شوافع کا مسلک یہ ہے کہ پاؤں کو دھونا افضل ہے، کیونکہ اصل یہی ہے، لیکن اس کے ساتھ شرط یہ ہے کہ موزوں پرمسح کرنے کو بالکل چھوڑا نہ جائے۔

صاحب سفر السعادۃ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ کو دونوں میں کوئی تکلف نہیں تھا، یعنی اگر آپ ﷺ موزہ پہنے ہوئے ہوتے تھے تو پاؤں دھونے کے لئے انہیں اتارتے نہیں تھے اور اگر موزہ پہنے ہوئے نہیں ہوتے تو مسح کرنے کے لئے انہیں پہنتے نہیں تھے، اس بارہ

میں علماء کے یہاں اختلاف ہے، مگر بہتر اور صحیح یہی طریقہ ہے کہ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اس مسئلہ میں سنت کے موافق و مطابق ہی عمل کرے، یعنی آپ ﷺ کا جو عمل ذکر کیا گیا ہے اسی طرح بے تکلفی کے ساتھ اس پر عمل کریں۔

موزوں کے اقسام اور ان کا حکم

موزوں کی کل چھ قسمیں ہیں:

(۱)......ثخین مجلد......وہ گاڑھا موزہ جس پر چمڑا چڑھایا گیا ہو......اس پر بالاتفاق مسح جائز ہے۔

(۲)......ثخین منعل ......وہ گاڑھا موزہ جس کے صرف نیچے چمڑا چڑھایا گیا ہو......اس پر بھی بالاتفاق مسح جائز ہے۔

(۳)......ثخین سادہ......وہ گاڑھا موزہ جس کے اوپر اور نیچے چمڑا تو نہ ہو، مگر اس میں مسح کی شرائط پائی جاتی ہوں......اس پر بھی بالاتفاق مسح جائز ہے۔

(۴)......رقیق مجلد......وہ باریک موزہ جس پر چمڑا چڑھایا گیا ہو......اس پر بالاتفاق مسح جائز ہے۔

(۵)......رقیق منعل ......وہ باریک موزہ جس کے صرف نیچے چمڑا چڑھایا گیا ہو......اس میں اختلاف ہے، بعض جواز کے اور بعض عدم جواز کے قائل ہیں۔

(۶)......رقیق سادہ......وہ باریک موزہ جس پر چمڑا نہ چڑھایا گیا ہو......اس پر بالاتفاق مسح ناجائز ہے۔

اس رسالہ میں موزوں پر مسح کے مسائل اور آخر میں خاتمہ کے عنوان سے ایک مفید بحث لکھی گئی ہے، اللہ تعالی اس حقیر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے، آمین۔ مرغوب احمد

موزوں پر مسح کرنے کی دس شرطیں ہیں

(۱)......موزے ٹخنوں تک پورے پاؤں کو چھپالیں۔

(۲)......موزے ایسے ہوں جو قدم کی ہیئت پر بنے ہوئے اور پاؤں سے ملے ہوئے ہوں‘

(۳)......اتنے مضبوط ہوں جنہیں پہن کر جوتوں کے بغیر ایک فرسخ پیدل چلا جا سکتا ہو۔

نوٹ: میل کی تحقیق:...... تین میل شرعی‘ جس کی مسافت: ۵ر کلومیٹر، ۴۸۶ر میٹر، ۴۰ر سینٹی میٹر ہوتی ہے۔(مستفاد: ایضاح المسائل ص ۷۰)

میل شرعی علی الراجح ۴ر ہزار ذراع ہے، ۸ر ہزار قدم۔(احسن الفتاوی ص ۶۱ ج ۲)

(۴)...... پاؤں پر بغیر باندھے رک سکیں۔

(۵)......اتنے دبیز ہوں کہ پانی کو پاؤں تک نہ پہنچنے دیں۔

(۶)......ان میں سے کسی موزہ میں اتنی پھٹن نہ ہو جو مسح سے مانع ہو۔

(۷)...... پوری طہارت پر پہنا ہو۔

(۸)......وہ طہارت تیمّم سے حاصل نہ کی گئی ہو۔

(۹)......مسح کرنے والا جنبی نہ ہو۔

(۱۰)......اگر کسی کا پاؤں کٹا ہو اور وہ مسح کرنا چاہے تو یہ شرط ہے کہ کم از کم ہاتھ کی تین انگلیوں کے برابر اس کے قدم کا اوپر کا حصہ باقی ہو۔

مسح میں دو فرض ہیں:

(۱)......موزوں کے اوپر کی جانب مسح کرے۔

(۲)...... ہر پاؤں پر ہاتھ کی تین انگلیوں کے برابر مسح کرے، ہاتھ کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر مسح فرض ہے۔

یہ دونوں فرض عملی ہیں۔

مسح کے سنن اور مستحبات

(۱)......ہاتھ سے مسح کرنا، کسی اور چیز سے نہ کرنا۔

(۲)......مسح کرتے وقت ہاتھ کی انگلیوں کا کشادہ رکھنا۔

(۳)......انگلیوں کو موزہ پر رکھ کر اس طرح کھینچنا کہ موزوں پر لکیر بن جائے۔

(۴)......مسح پاؤں کی انگلیوں کی طرف سے شروع کرنا، نہ کہ پنڈلیوں کی طرف سے۔

(۵)......مسح پنڈلی تک کرنا، اس سے کم نہیں۔

(۶)......ایک ہی ساتھ دونوں موزوں کا مسح کرنا۔

(۷)......داہنے ہاتھ سے داہنے موزے کا مسح کرنا اور بائیں ہاتھ سے بائیں موزے کا۔

(۸)......ہاتھ کی ہتھیلیوں کی جانب سے مسح کرنا، نہ کہ پشت کی جانب سے۔

مسح کے احکام

مسئلہ......اگر کسی کے پاس وضو کے لئے صرف اتنا پانی ہو کہ اس سے پاؤں کے سوا اور سب اعضاء دھل سکتے ہیں تو اس کو موزوں پر مسح کرنا واجب ہے۔

مسئلہ......اگر کسی کو خوف ہو کہ پاؤں دھونے سے وقت جاتا رہے گا تو اس پر مسح واجب ہے۔

مسئلہ......اگر کسی کو خوف ہو کہ پاؤں دھونے سے عرفات میں نہ ٹھہر سکے گا تو اس پر بھی مسح واجب ہے۔

مسئلہ......کسی موقع پر مسح نہ کرنے سے رافضی یا خارجی ہونے کا لوگوں کو گمان ہو وہاں بھی مسح کرنا واجب ہے۔

مسئلہ...... جہاں کہیں مسح نہ کرنے سے کوئی واجب ترک (چھوٹتا) ہوتو وہاں مسح کرنا واجب ہے۔

مسئلہ......سوائے ان مقامات کے جہاں مسح کرنا واجب ہے' موزوں کو اتارکر پاؤں کا دھونا بنسبت مسح کرنے کے بہتر ہے۔

مسئلہ......بغیر موزے اتارے ہوئے پاؤں کا دھونا گناہ ہے۔

کن موزوں پر مسح کرنا جائز ہے اور کن پر نہیں؟

مسئلہ...... اگر موزہ اتنا چھوٹا ہو کہ ٹخنے موزے کے اندر چھپے ہوئے نہ ہوں تو اس پر مسح درست نہیں۔

مسئلہ......ٹخنوں سے اوپر چھپنا شرط نہیں، یہاں تک کہ اگر ایسا موزہ پہنا کہ جس میں پنڈلی نہیں تو اگر ٹخنے چھپ جاتے ہیں تو اس پر مسح جائز ہے۔

مسئلہ...... اگر موزہ پاؤں سے بڑا ہوتو موزہ پر ایسی جگہ مسح کرنے کا اعتبار نہیں جو پاؤں سے خالی ہے، یعنی فرض ادا نہیں ہوگا۔ (موزہ پورے پاؤں کی سائز کا ہو)

مسئلہ......موزہ ایسا ہو کہ اس کو پہن کر مسلسل تین میل چل سکے۔

مسئلہ......مجلد موزے پر مسح بالاتفاق جائز ہے۔

نوٹ:......مجلد جراب وہ ہے کہ: جس کے اوپر اور نیچے چمڑا لگا ہو۔

مسئلہ......منعل موزے (ثخین اور موٹے' گاڑھے موزے کو منعل کیا گیا ہوتو اس) پر مسح بالاتفاق جائز ہے۔

نوٹ:......منعل جراب وہ ہے کہ: جس کے فقط تلے میں مردانہ جوتے کی شکل پر چمڑا ہو۔

مسئلہ......جراب ثخین (یعنی گاڑھی' موٹی) پر مسح جائز ہے۔

نوٹ:...... جراب ثخین وہ ہے کہ: مجلد اور منعل نہ ہو صرف سوت یا بالوں وغیرہ کی بنی ہوئی ہو، لیکن پنڈلی پر بغیر باندھے ٹھہری رہے اور مسلسل تین میل چل سکے اور جو اس کے نیچے ہو وہ نظر نہ آتا ہو اور پانی اس میں سے نہ چھنے، اسی پر فتوی ہے۔

مسئلہ......اگر ٹخنوں تک ثخین جراب پہنی اور اس میں سے اس کے ٹخنے یا قدم فقط ایک دو انگلیوں کی مقدار نظر آتے ہیں تو اس پر مسح جائز ہے۔

مسئلہ...... چمڑہ چڑھانے کی ایک صورت منعل اور مجلد کے علاوہ اور بھی ہے، یعنی ''مبطن'' جس کی صورت یہ ہے کہ: جراب کے اندر کی جانب چمڑا لگا لیا جائے۔اس کا حکم بھی مجلد اور منعل کی طرح ہے، اگر چمڑا پورے قدم پر مستوعب (یعنی پورا قدم ٹخنہ تک چھپا ہوا ہو) تو مجلد کے حکم میں ہے ورنہ منعل کے حکم ہے۔

مسئلہ...... پلاسٹک (اس قدر ثخین اور موٹی ہو جس میں مسح کی شرائط پوری ہوتی ہو) کو جراب کے ساتھ سی لیا جائے تو اس پر مسح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ...... جرموق (میم کے پیش کے ساتھ ہے۔ جو موزوں کے اوپر کیچڑ وغیرہ کی حفاظت کے لئے پہنا جاتا ہے) ایسے پتلے ہوں کہ ان کے نیچے مسح کی تری پہنچتی ہو تو اس جرموق پر مسح جائز ہے۔

مسئلہ...... جرموق کو حدث کے بعد موزوں پر مسح کرنے سے پہلے یا موزوں پر مسح کرنے کے بعد پہنا ہے تو اس پر مسح جائز نہیں، کیونکہ جرموق کو اس نے طہارت کی حالت میں نہیں پہنا بلکہ موزوں پر مسح کرنا لازمی ہوگا کیونکہ ان کو طہارت کے بعد پہنا ہے۔

مسئلہ...... جرموق کو حدث سے پہلے پہنا تو اس پر مسح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ...... اگر جرموق چوڑا ہے اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر موزہ پر مسح کر لیا تو مسح جائز

نہیں، جبکہ اوپر والے میں شرائط پائے جاتے ہوں، اس لئے کہ حدث کا محل جرموق خارج ہے نہ کہ خف (موزہ) داخل۔

مسئلہ......اگر دونوں پاؤں میں موزے پہنے اور ایک موزہ پر جرموق بھی پہنا تو اس موزہ پر مسح کرے جس پر جرموق نہیں پہنا اور دوسرے کے جرموق پر مسح کرے۔

مسئلہ......اگر کوئی شخص چمڑے کے دو موزے ایک ساتھ ایک کے اوپر ایک پہن لے تو اوپر والے موزے کا اعتبار ہوگا، لہذا اگر اوپر والے موزہ پر مسح کرلیا ہے اور اس کے بعد اس کو اتار دیا تو مسح ختم ہو جائے گا، نیچے والے پر دوبارہ مسح کرنا لازم ہوگا۔

مسئلہ......اگر کسی شخص نے خفین کے اوپر سوتی یا اونی موزے چڑھا رکھے ہیں تو دیکھا جائے گا کہ وہ باریک ہیں یا موٹے؟ اگر اتنے باریک ہیں کہ ان پر مسح کرنے سے تراوٹ چمڑے کے موزوں تک پہنچ جائے تو ان کے اوپر سے مسح کرنا کافی ہے، اور اگر اس قدر موٹے ہوں کہ اوپر کے مسح کا اثر نیچے خفین تک نہ پہنچے (جیسا کہ عام موزوں میں ہوتا ہے تو) تو ان موزوں پر مسح درست نہ ہوگا۔

مسئلہ......اگر باریک سوتی یا اونی موزے تہ بتہ (ایک کے اوپر دوسرا تیسرا وغیرہ) تو ان پر مسح جائز نہیں۔

مسئلہ......آج کل عام استعمال ہونے والے نائیلون اور سوتی اور اونی موزوں پر مسح جائز نہیں، اس لئے کہ ان میں جواز کی شرائط نہیں پائی جاتیں۔

مسئلہ......لوہے' لکڑی' شیشے یا ہاتھی دانت کے موزے بنائے تو ان پر مسح جائز نہیں، اس لئے کہ ان کو پہن کر آدمی بے تکلف عادت کے موافق چل پھر نہیں سکتا۔

مسئلہ...... جوتے اس قدر لمبے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں تو اس پر مسح کرنا جائز ہے۔ البتہ

چونکہ یہ جوتے کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، اور ان میں نماز پڑھنا بے ادبی ہے، اور ان کے ناپاک ہونے کا بھی احتمال رہتا ہے، اس لئے بلا ضرورت ان سے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ......اگر چمڑے کے موزوں کے نیچے کوئی اور موزے سوتی یا اونی پہن رکھے ہوں تو اس وقت بھی خفین پر مسح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ......اگر موزہ کو (پہنے ہوئے) دھولیا جائے اور مسح کی نیت نہ تھی، مثلاً صفائی وغیرہ پیش نظر تھی یا کوئی بھی نیت نہ تھی، تب بھی مسح ہوجائے گا، اگرچہ موزہ کا (پہنے ہوئے) دھونا مکروہ ہے۔

مسئلہ...... چوری یا غصب کئے ہوئے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ مگر ایسا کرنا حرام ہے اس لئے اس کا گناہ ہوگا، مگر مسح جائز ہے۔

مسئلہ......موزے پاک چمڑے ہی سے بنائے جائیں، ناپاک چمڑے کا استعمال جائز نہیں۔

مسئلہ......جس موزہ پر مسح جائز ہے اگر وہ اتنا گھس جائے اور استعمال ہوجائے کہ بغیر جوتا پہنے ہوئے چلنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو اس پر مسح جائز نہیں رہتا۔

پھٹے ہوئے موزوں کے مسائل

مسئلہ......مسح کے جائز ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ موزہ زیادہ پھٹا ہوا نہ ہو، اس کو فقہاء ''خرق کبیر'' سے تعبیر کرتے ہیں۔

مسئلہ......زیادہ پھٹا ہوا ہونے کی مقدار پاؤں کی تین چھوٹی انگلیاں ہیں، خواہ سوراخ موزہ کے نیچے ہو یا اوپر یا ایڑی کی طرف۔

مسئلہ......اگر سوراخ ٹخنے سے اوپر پنڈلی میں ہے تو مسح جائز ہے، کیونکہ یہ مسح کی حد سے باہر ہے۔

مسئلہ......تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار پاؤں کھل گیا یا چلنے میں کھل جاتا ہے تو اس پر مسح جائز نہیں، اس سے کم پھٹا ہوا ہو تو مسح جائز ہے۔

مسئلہ......تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار کا اعتبار اس وقت ہے جبکہ انگلیوں کے سوا کسی اور جگہ سے کھل جائے۔

مسئلہ......اگر انگلیاں ہی کھل جائیں تو معتبر یہ ہے کہ انہیں تین انگلیوں کے کھلنے کا اعتبار ہوگا

مسئلہ......اگر انگوٹھا اور اس کے پاس والی انگلی کھل گئی تو مسح جائز ہے، حالانکہ یہ دونوں مل کر تین چھوٹی انگلیوں کے برابر ہے۔

مسئلہ......اگر انگوٹھا اور اس کے برابر کی دونوں انگلیاں کھل گئیں تو اب مسح جائز نہیں۔

مسئلہ......ایک موزہ کے مختلف سوارخ جمع کئے جائیں گے، دونوں کے جمع نہیں کئے جائیں گے۔

مسئلہ......اگر ایک ہی موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو اور اسے جمع کر کے تین انگلیوں کے برابر ہو جائے تو مسح کرنا جائز نہیں، اور کم ہو تو جائز ہے۔

مسئلہ......ایک موزہ میں ایک انگلی کی مقدار اور دوسرے موزہ میں دو انگلیوں کی مقدار پھٹا ہوا ہو تو مسح ان دونوں پر جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ مسح پھٹے ہوئے حصہ پر واقع نہ ہو، بلکہ درست حصہ پر ہو۔

مسئلہ......سوراخ کم از کم اتنا بڑا ہو کہ جس میں ٹاٹ وغیرہ سینے کی سوئی جا سکے، اور جو سوراخ اس سے کم ہو تو اس کا اعتبار نہیں، وہ معاف ہے۔

مسئلہ...... اگر موزہ کی سلائی کھل گئی ،لیکن اس سے پاؤں دکھائی نہیں دیتا تو مسح درست ہے۔

مسئلہ......اگر چلتے وقت تین انگلیوں کے برابر دکھائی دیتا ہے تو مسح درست نہیں۔

ان صورتوں میں مسح جائز ہے

مسئلہ...... کسی کے ایک پاؤں پر زخم ہو اور وہ نہ اس کے دھونے پر قادر ہو نہ اس کے مسح پر تو اس کو مسح معاف ہے، اور صرف دوسرے پاؤں کے موزہ پر مسح کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ...... کسی کا ایک پاؤں ٹخنہ سے اوپر تک کٹ گیا ہو یا کاٹ دیا گیا ہو تو اس کو مسح معاف ہے، اور صرف دوسرے پاؤں کے موزہ پر مسح کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ...... کسی کا ایک ہی پاؤں پیدائشی ہے تو اسی ایک پاؤں پر مسح کرے۔

مسئلہ...... کسی شخص کو اپنے موزے نکالنے میں یہ خوف ہو کہ سردی کی وجہ سے اس کے پاؤں رہ جائیں گے اور شل ہو جائیں گے تو موزہ پٹی کے حکم میں ہو جائے گا، ایسے شخص کو موزہ پر مسح جائز ہے، اگر چہ وقت نکل جائے۔ اس صورت میں اوپر نیچے' دائیں بائیں اور ایڑیوں پر یعنی پورے یا اکثر موزے کا مسح کرے، جیسے ان لکڑیوں پر مسح جائز ہو جاتا ہے جو ٹوٹی ہڈی پر باندھی جاتی ہیں۔

مسئلہ...... اگر موزہ چوڑا ہے جب پاؤں اٹھاتا ہے تو ایڑی موزہ سے نکل جاتی ہے، اور جب پاؤں رکھتا ہے تو پھر اپنی جگہ پر آجاتی ہے تو اس پر مسح جائز ہے۔

مسئلہ......جس کے پاؤں ٹیڑھے ہو جائیں اور وہ پنجوں کے بل چلتا ہو اور ایڑی اپنی جگہ سے اٹھ گئی ہو تو اس کو بھی موزوں پر مسح جائز ہے، جب تک اس کا پاؤں پنڈلی کی طرف کو نہ نکل جائے۔

مسح کی مدت کے مسائل

مسئلہ......مقیم کے لئے مدت ایک دن رات ہے۔

مسئلہ......مسافر کے لئے تین دن تین راتیں ہیں۔

مسئلہ......سفر عبادت وطاعت کا ہو یا گناہ کا، تین دن تک مسح کا وقت ہے۔

مسئلہ......وقت کی ابتدا حدث سے ہوگی موزہ پہننے یا وضو کرنے سے نہیں، جیسے ظہر کے وقت وضو کر کے موزے پہنے اور مغرب کے وقت حدث ہوا تو دوسرے دن مغرب کے وقت تک مسح کا وقت ہے۔

مسئلہ......مقیم کبھی چھ نمازوں میں مسح کرتا ہے اور کبھی چار میں، مثلاً منگل کے دن ظہر کے اول وقت میں وضو کر کے موزے پہنے، مگر ظہر نہ پڑھ سکا اور ظہر کے آخری وقت میں حدث ہوا تو وضو کر کے مسح کیا اور ظہر ادا کی، پھر بدھ کے دن ظہر کی نماز اول وقت میں پڑھی، اس طرح چھ نمازیں ہو جائیں گی۔ چار کی مثال یہ ہے: ایک شخص نے صبح صادق ہونے سے پہلے وضو کر کے موزہ پہنا پھر طلوع فجر کے بعد نماز پڑھی اور جب التحیات پڑھ چکا تو وضو ٹوٹ گیا، اس شخص کے لئے اگلے روز فجر کی نماز مسح کر کے پڑھنا ممکن نہیں، اس لئے کہ مسح کا وقت پورا ہو چکا۔

مسئلہ......مقیم نے مسح کی مدت یعنی ایک دن رات پورا ہونے سے پہلے سفر کیا تو سفر کی مدت یعنی تین دن تین رات تک مسح کرتا رہے۔

مسئلہ......اگر مقیم نے ایک دن پورا ہونے کے بعد سفر کیا تو موزے اتار کر پاؤں دھولے اور پھر موزے پہنے اب نئے سرے سے مسح کی مدت شروع ہوگی۔

مسئلہ......اگر مسافر موزوں پر مسح کرنا شروع کرے اور ایک دن رات سے پہلے گھر آجائے

یا اقامت کی نیت کرلے تو اقامت کے مسح کی مدت تک مسح کرسکتا ہے۔

مسئلہ......اور اگر ایک دن رات کے بعد گھر آیا، یا اقامت کی نیت کرلی تو اس کی مسح کی رخصت ختم ہوگئی وہ پاؤں کو دھوئے اور نئے سرے سے مسح کی مدت شروع ہوگی۔

مسئلہ......اگر وضو کی حالت میں موزہ اتار دیا، یا وضو ہونے کی حالت میں مسح کی مدت پوری ہوگئی تو ان دونوں صورتوں میں صرف پاؤں دھوکر موزے پہن لینا کافی ہے (اور پورا وضو کرنا ضروری نہیں، ہاں) پورا وضو کرلینا مستحب ہے۔

مسئلہ......اگر کوئی شخص ایسے برف والے علاقہ میں ہے کہ وہاں اگر موزے نکالے جائیں تو سردی کی وجہ سے پاؤں بالکل بیکار ہوجانے کا غالب گمان سے قوی اندیشہ ہوجائے تو ایسے وقت باجود مدت ختم ہوجانے کے برابر اس پر مسح کرتے رہنا جائز ہے، کیونکہ اس صورت میں یہ موزہ بحکم جبیرہ ہوجاتا ہے۔(کذافی الدرالمختار واقرہ الشامی)

مسح کرنے کا مسنون طریقہ اور اس کے مسائل

مسئلہ......مسح کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو تر کرکے (بھگوکر) اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں داہنے موزہ کے اگلے حصہ پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزہ کے اگلے حصہ پر رکھے۔ انگلیاں پوری پوری رکھیں صرف سرے نہ رکھے، اور انگلیوں کو کھولے ہوئے اوپر کی طرف کھینچے۔

مسئلہ...... اس کے خلاف مسح کیا مثلاً پنڈلی سے انگلیوں تک نیچے کی جانب تو مسح ہوگیا مگر سنت کے خلاف ہے، اور مکروہ و بدعت ہے۔

مسئلہ......اسی طرح موزوں پر عرض (چوڑائی) میں مسح کرے تو مسح ہوگیا مگر سنت کے خلاف اور مکروہ و بدعت ہے۔

مسئلہ......اگر ہتھیلی کو رکھ کر یا صرف انگلیوں کو رکھ کر کھینچے تو یہ دونوں صورتیں اعلی ہیں۔

مسئلہ......احسن یہ ہے کہ سارے ہاتھ سے مسح کرے۔

مسئلہ......مستحب یہ ہے کہ ہتھیلی کے اندر کی جانب سے مسح کرے۔

مسئلہ......اگر ہتھیلی یا انگلیوں کی پشت کی جانب سے مسح کرے تو جائز ہے مگر مکروہ ہے۔

مسئلہ......مسح تین انگلیوں سے کرے، یہی صحیح ہے۔

مسئلہ......ایک موزہ پر صرف ایک انگلی کو ایک ہی جگہ تین مرتبہ کھینچ دیا جائے تو مسح صحیح نہ ہوگا'

مسئلہ......مسح تین انگلیوں سے کرے، یہی صحیح ہے۔

مسئلہ......اگر ایک ہی انگلی سے تین دفعہ تین الگ الگ جگہ مسح کرے اور ہر دفعہ نیا پانی لے تو جائز ہے اور نیا پانی نہ لے تو جائز نہیں۔

مسئلہ......ایک انگلی کو ایک بار بھگو کر تین انگلیوں کی مقدار مسح کیا تو جائز نہیں۔

مسئلہ......انگوٹھے اور اس کے پاس کی (یعنی شہادت کی) انگلی سے مسح کرے اور دونوں کھلی ہوئی ہوں تو جائز ہے، اس لئے کہ ان کے درمیان ایک انگلی کی جگہ ہے۔

مسئلہ......تین انگلیاں رکھ دیں اور ان کو کھینچا نہیں تو مسح جائز ہے، مگر سنت کے خلاف ہے۔

مسئلہ......انگلیوں کے سرے سے موزہ پر مسح کرے اور انگلیوں کی جڑوں کو موزہ سے جدا رکھے یعنی انگلیوں کو کھڑا رکھے تو اگر پانی ٹپکتا ہو اور اس سے موزہ تین انگلیوں کی مقدار تر ہو جائے تو جائز ہے، ورنہ جائز نہیں۔

مسئلہ......مسح کرنا بھول گیا اور مسح کی جگہ پانی تین انگلیوں کے مقدار پڑا ہو تو کافی ہے (یعنی مسح ہو گیا)۔

مسئلہ......ایسی گھاس پر چلا جو بارش کے پانی سے بھیگی ہوئی تھی تو کافی ہے (یعنی مسح ہو گیا)،

مسئلہ......اوس وشبنم پر چلا تو کافی ہے (یعنی مسح ہوگیا)۔

مسئلہ......ہاتھ پر دھونے کی وجہ سے جو تری باقی ہو اس سے مسح جائز ہے پانی ٹپکتا ہو یا نہ ٹپکتا ہو برابر ہے۔

مسئلہ......مسح کے بعد جو تری ہاتھ پر لگی ہو اس سے مسح جائز نہیں۔

مسئلہ......موزے کے نیچے کی جانب یا ایڑی پر یا پنڈلی پر یا اس کے اطراف میں یا ٹخنے پر مسح جائز نہیں۔

مسئلہ......ایک پاؤں پر دو انگلیوں کے برابر مسح کرے اور دوسرے پاؤں پر چار یا پانچ انگلیوں کے برابر مسح کرے تو جائز نہیں۔

مسح کو توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ......جو چیزیں وضو کو توڑتی ہیں وہ موزہ کے مسح کو بھی توڑتی ہیں ۔

مسئلہ......دونوں موزوں یا ایک موزہ کا پاؤں سے نکل جانے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ......اکثر پاؤں (یعنی آدھے سے زیادہ) نکل آئے تو پورے پاؤں کے نکلنے کے حکم میں ہے، یعنی اس سے مسح ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ......مسح کا وقت پورا ہونے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ......مسح کا وقت پورا ہونے سے مسح اس وقت ٹوٹے گا جب پانی ہو، اگر پانی نہ ملے تو مسح نہیں ٹوٹے گا بلکہ اسی مسح سے نماز جائز ہو جائے گی۔

مسئلہ......اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہے اور مسح کی مدت پوری ہوگئی اور پانی نہیں ہے تو اسی طرح نماز پڑھتا رہے۔

اس کی صورت یہ ہے کہ اول وقت وضو کر کے موزے پہنے اور ظہر کے وقت حدث ہوا،

اس نے وضو کر کے مسح کیا اور دوسرے دن ظہر کے وقت نماز شروع کی اور اس کو یاد آیا کہ یہ وقت مسح کے ختم ہونے کا ہے، لیکن جانتا ہے کہ اس جنگل میں پانی نہیں ہے تو اصح قول کی بنا پر نماز پوری کر لے۔

اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ نماز فاسد ہو جائے گی، اور یہی اشبہ ہے (یعنی روایت اور سمجھ کے مناسب ہے، کیونکہ مدت گذر جانے سے حدث نے پاؤں میں سرایت کی، اور پانی کا نہ ہونا سرایت کے لئے مانع نہیں، اس لئے ان کے نزدیک تیمّم کرے اور نماز پڑھے،

مسئلہ......کسی نے موزوں پر مسح کیا تھا' قدر تشہد قعدہ اخیرہ کے بعد اس کی مدت گذر گئی اور اب پانی ملتا ہے اور سردی سے اپنے پاؤں کے ضائع ہونے کا خوف بھی نہیں ہے (تو بھی اس کی نماز ہو گئی، مگر سلام کے ترک سے جو کہ واجب ہے اس نماز کا اعادہ واجب ہے)

(عمدۃ الفقہ ص ۲۴۱ ج ۲، مسائل دوازدہ)

مسئلہ......موزے میں پیر کا پانی سے بھیگ جانے سے بھی مسح ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ......موزے کا تین انگلیوں یا اس سے زیادہ پھٹنے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ......معذور کے حق میں وقت کا نکل جانا بھی موزہ کے مسح کو باطل کر دیتا ہے۔

مسئلہ......موزوں پر مسح وضو کی صورت میں ہے، غسل واجب میں موزے اتار کر پاؤں بھی دھونا ہوگا۔

مسئلہ......موزوں پر مسح کے لئے ضروری ہے کہ اس کو وضو کی حالت میں پہنا ہو، چونکہ احناف کے یہاں وضو میں ترتیب واجب نہیں، اس لئے یہ بھی درست ہے کہ پاؤں دھو کر موزے پہن لے، پھر وضوء مکمل کرے، بہ شرطیکہ وضوء ہونے تک وضو کو توڑنے والی کوئی چیز پیش نہ آئے۔

موزوں پرمسح کرنے کے چند متفرق مسائل

مسئلہ......مسح کے لئے نیت کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ......اپنے موزوں پر دوسرے سے مسح کرائے تو جائز ہے۔

مسئلہ......موزے پرمسح کرنے کے حکم میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔

مسئلہ......اگر دو تہہ والے موزے پہنے اور اوپر والی تہہ پر مسح کیا پھر ایک تہہ اتار لی تو دوسری تہہ پرمسح کا اعادہ نہ کرے۔

مسئلہ......اگر موزوں پر بال ہوں اور ان پرمسح کیا پھر بال اتار ڈالے تو مسح کا اعادہ نہ کرے۔

مسئلہ......اگر موزوں پرمسح کیا پھر اوپر کا پوست چھیل ڈالے تو مسح کا اعادہ نہ کرے۔

مسئلہ......اگر جرموق کے اوپر مسح کیا پھر جرموق اتار ڈالے تو موزوں پرمسح کا اعادہ کرے۔

مسئلہ......اگر ایک جرموق نکالا تو اسی موزہ پرمسح کرے جو ظاہر ہو گیا اور دوسری جرموق پرمسح کا اعادہ نہ کرے۔

مسئلہ......اگر پوری طہارت کے بعد موزے پہنے اور ان پرمسح کیا، پھر ایک موزہ میں پانی داخل ہوا، اگر ٹخنے تک پانی پہنچا اور پورا پاؤں یا اکثر (آدھے سے زیادہ) دھل گیا تو اس پر دوسرے پاؤں کا دھونا بھی واجب ہے۔

مسئلہ......اگر کسی عضو کی ہڈی کے ٹوٹنے کی وجہ سے پلاسٹر باندھا' یا زخم پر پٹی باندھی اور وضو کے وقت اس پرمسح کیا اور پاؤں دھوئے اور موزے پہنے، پھر حدث ہوا تو وضو کرے اور ان پلاسٹر اور پٹی اور موزوں پرمسح کرے، اگر وہ زخم اس طہارت کے ٹوٹنے سے پہلے اچھا ہو جائے تو جس پر موزے پہنے ہیں تو وہ اس زخم کی جگہ کو دھولے اور موزوں پرمسح کرے،

اور اگر اس طہارت کے ٹوٹنے کے بعد اچھا ہو تو موزوں کو نکالنا چاہئے۔

مسئلہ......اگر موزہ اتنا پرانا ہو جائے اور اس قدر گھس جائے کہ بغیر جوتا پہنے ہوئے چلنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو اس پر مسح جائز نہیں۔

مسئلہ:......مسح کرنے والے کا اپنے ایک پاؤں سے موزہ تھوڑے عمل سے نکالنا، مثلا: موزہ ڈھیلا تھا' ادنی حرکت سے پاؤں سے نکل گیا، عمل کثیر کی ضرورت نہیں پڑی......اور عمل کثیر سے موزہ نکالے گا تو اس کی نماز ہو جائے گی بالاتفاق، کیونکہ اس میں اپنے اختیار سے نماز سے باہر آنا پایا جاتا ہے۔(لیکن بوجہ ترک سلام اعادہ واجب ہوگا، مؤلف)۔

(عمدۃ الفقہ ص۲۴۱ ج۲، مسائل دوازدہ)

مسئلہ......حالت احرام میں موزے پہننے کی ممانعت ہے۔

خاتمہ: عام اونی، سوتی اور نائیلون وغیرہ جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں

عام اونی، سوتی اور نائیلون وغیرہ کی جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں، چونکہ آپ ﷺ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایسے جرابوں پر مسح کرنا ثابت نہیں، لہذا ایسے جرابوں پر مسح کرنے سے وضو صحیح نہیں ہوگا، اور نماز نہیں ہوگی۔

اس اہم مسئلہ میں چونکہ کچھ لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں یا ضد اور عناد کا شکار ہیں، اور ضد سے دوسرے اہل حق کا وضو بھی ضائع کر کے ایک مستقل ہنگامہ برپا کئے ہوئے ہیں، لہذا ذیل میں اس کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے، عام جرابوں پر مسح کے جواز میں چھ قسم کے دلائل پیش کئے جاتے ہیں:

(۱)......عن مغيرة رضى الله عنه قال: توضأ النبى صلى الله عليه وسلم ومسح على الجوربين والنعلين۔ (ترمذی)

(۲)......عن ابى موسى رضى الله عنه: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على الجوربين والنعلين۔ (بیہقی، ابن ماجہ)

(۳)......عن بلال رضى الله عنه: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين والجوربين۔

(۴)......قال ابن حجر رحمه الله: رواه الطبرانى بسندين، رواة احدهما ثقات۔

(۵)......استدل ابن القيم رحمه الله بعمل بعض الصحابة۔

(۶)......عن ثوبان رضى الله عنه: قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فاصابهم البرد فلما قدموا على النبى صلى الله عليه وسلم شكوا اليه ما اصابهم من البرد فامرهم ان يمسحوا على العصائب والتساخين۔ (ابوداؤد)

ذیل میں ان دلائل کا ترتیب وار جائزہ بحوالہ ''تحفۃ الاحوذی'' پیش کیا جاتا ہے:

پہلی دلیل کا جائزہ:......''عن مغيرة رضى الله عنه قال: توضأ النبى صلى الله عليه و سلم ومسح على الجوربين والنعلين''۔

علماء محدثین رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے قطعاً استدلال نہیں کیا جاسکتا، چونکہ:

(۱)......امام بیہقی رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ: یہ حدیث منکر ہے۔سفیان ثوری، عبدالرحمٰن بن مہدی، امام احمد بن حنبل، ابن المدینی اور امام مسلم رحمہم اللہ جیسے جلیل القدر علماء نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس حدیث کے راوی ابوقیس اور ہذیل نے اس حدیث کے بقیہ تمام راویوں کی مخالفت کی ہے، چونکہ سب نے صرف موزوں پر مسح کو نقل کیا ہے، لہذا ابوقیس و ہذیل جیسے راویوں کی وجہ سے قرآن پاک کو نہیں چھوڑا جاسکتا۔

(۲)......علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حفاظ حدیث اس روایت کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں، لہذا امام ترمذی رحمہ اللہ کا یہ کہنا قبول نہیں کہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۳)......عبدالرحمٰن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: یہ حدیث میرے نزدیک غیر مقبول ہے۔

(۴)......امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: کسی ایک راوی نے بھی ابوقیس کی طرح اس روایت کو نقل نہیں کیا۔حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح طور پر صرف موزوں پر مسح کرنا منقول ہے۔

(۵)......امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: عبدالرحمٰن ابن مہدی رحمہ اللہ اس حدیث کو بیان نہیں کیا کرتے تھے، چونکہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے جو مشہور روایت منقول ہے،

اس میں نبی کریم ﷺ کا موزوں پر مسح کرنا منقول ہے، اس میں جرابوں کا تذکرہ نہیں ہے۔

(۶)......حضرت علی ابن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے اہل مدینہ، اہل کوفہ، اہل بصرہ نے نقل کیا، لیکن جب ہذیل نے نقل کیا تو اس میں جرابوں پر مسح کا اضافہ کر دیا، اور سب لوگوں کی مخالفت کی۔

(۷)......علامہ مبارک پوری فرماتے ہیں: ابوقیس نے تمام راویوں کی مخالفت کی ہے، نیز بہت سے علماء حدیث نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے باوجودیکہ انہیں ثقہ راوی کی زیادتی والا مسئلہ معلوم تھا، لہذا میرے نزدیک ان کا ضعیف قرار دینا مقدم ہے، ترمذی کے حسن صحیح کہنے پر۔ (تحفۃ الاحوذی)

دوسری دلیل کا جائزہ:......"عن ابی موسی رضی الله عنه : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ ومسح علی الجوربین والنعلین"۔

(۱)......علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: عیسی بن سنان کو اختلاط ہو جایا کرتا تھا، وہ ضعیف الحدیث تھے۔

(۲)......امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس روایت میں دو کمزوریاں ہیں۔ امام احمد، ابن معین، ابوزرعہ، نسائی رحمہم اللہ نے عیسی سنان کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(۳)......نیز امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ضحاک بن عبدالرحمٰن کا سماع ابوموسی رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں، لہذا یہ روایت منقطع ہے۔

(۴)......امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: یہ روایت نہ تو متصل ہے نہ قوی۔

تیسری دلیل کا جائزہ:......"عن بلال رضی الله عنه : کان رسول الله صلی الله علیه

وسلم يمسح على الخفين والجوربين ''۔

(۱)......زیلعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(۲)......حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ''تقریب'' میں فرماتے ہیں کہ:ضعیف ہے، بڑھاپے میں اس کی حالت بدل گئی تھی، اور وہ شیعہ تھا۔

(۳)......اس کی سند میں اعمش راوی مدلس ہے، اس نے عنعن سے روایت کی ہے اور اس کا سماع حکم سے ثابت نہیں۔

چوتھی دلیل کا جائزہ:......''قال ابن حجر رحمه الله : رواه الطبراني بسندين ' رواة احدهما ثقات ''۔

(۱)......علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:اس روایت کی ایک سند کے راوی ثقہ ہیں، لیکن اس میں اعمش راوی ہے جو کہ مدلس ہے، اور اس نے عنعن سے روایت کی ہے اور مدلس راوی کا عنعنہ قبول نہیں ہے۔

(۲)......تمام راوی ثقہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس روایت کا متن بھی صحیح ہو، حالانکہ یہاں ثقہ راوی مدلس ہے اور وہ اپنے استاذ سے عنعنہ کے ساتھ روایت کرتا ہے۔

پانچویں دلیل کا جائزہ:......''استدل ابن القيم رحمه الله بعمل بعض الصحابة ''۔

(۱)......علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: موزوں پر مسح کی بابت بہت سی احادیث منقول ہے جن کے صحیح ہونے پر علماء کا اجماع ہے، اس معیار کی احادیث کی وجہ سے ظاہر قرآن کو چھوڑ کر ان پر بھی عمل کیا گیا، جبکہ جرابوں پر مسح کی بابت جو روایات منقول ہیں ان پر تنقید ہوئی ہے اور آپ دیکھ چکے ہیں، پس اس قسم کی ضعیف روایتوں کی وجہ سے

ظاہر قرآن پاک کو کیونکر چھوڑا جا سکتا ہے؟۔

(۲)......بعض حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم جو جرابیں استعمال فرماتے تھے، وہ اتنی باریک نہیں ہوتی تھیں کہ پاؤں پر خود بخود ٹھہر نہ سکیں، اوران کو پہن کر طویل مسافت پیدل طے نہ ہو سکے، بلکہ وہ موٹی اور سخت ہوا کرتی تھیں جو موزوں کے حکم میں تھیں، لہذا وہ موزوں پر مسح والی احادیث کے ضمن میں شامل ہیں، اور میرے نزدیک یہی بات واضح ہے، امام احمد رحمہ اللہ کا بھی یہی کہنا کہ ان حضرات نے جن جرابوں پر مسح کیا وہ موزوں کی مانند تھیں۔

الغرض جب حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی جرابوں کی تفصیل معلوم ہوگئی تو اب موٹی اور باریک ہر قسم کی جرابوں پر مسح کو جائز کہنا صحیح نہیں رہا۔

چھٹی دلیل کا جائزہ:......''عن ثوبان رضی اللہ عنہ: قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ فاصابھم البرد' فلما قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرھم ان یمسحوا علی العصائب والتساخین''۔(ابوداؤد)

بعض حضرات ''تساخین'' کے لفظ سے استدلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مگر یہ صحیح نہیں:

(۱)......یہ حدیث منقطع ہے، ابن ابی الحاکم ''کتاب المراسیل'' (ص۲۲) میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ: راشد بن سعد کا سماع ثوبان سے ثابت نہیں ہے۔(ملخص تحفۃ الاحوذی ص:۳۳۰ تا ۳۴۰)

(۲)......نیز لغۃً بھی ''تساخین'' کے تین معنی کئے گئے ہیں، لہذا صرف جرابوں کے مسح پر استدلال کرنا کسی طرح صحیح نہیں۔

(الف)......ابن اثیر ''کتاب النہایۃ'' میں فرماتے ہیں کہ: ''تساخین'' سے مراد موزے

ہیں۔

(ب)......حمزہ اصفہانی فرماتے ہیں کہ: یہ ٹوپی کی ایک قسم ہے، علماء اسے پہنا کرتے تھے۔

(ج)......دوسرے علماء لغت کا کہنا ہے کہ: اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے پاؤں کو گرمایا جائے، چاہے وہ موزے ہوں جراب ہو یا اور کوئی چیز۔

(د)......''بلوغ المرام'' میں اس روایت کے بعد خود راوی کی وضاحت موجود ہے کہ: ''تساخین'' سے مراد موزے ہیں۔ (بلوغ المرام، مسح الخفین)

الغرض اسی لئے علامہ مبارکپوری بھی فرماتے ہیں:

''والحاصل عندی انه لیس فی باب المسح علی الجوربین حدیث صحیح' مرفوع خال عن الکلام''۔ (تحفۃ الاحوذی ص:۳۳۳)

خلاصہ کلام یہ کہ جرابوں پر مسح کے بارہ میں کوئی صحیح' مرفوع حدیث موجود نہیں جو جرح و تنقید سے خالی ہو۔

نوٹ:......''عصائب'' کے معنی عمامہ کے ہیں: اور ''تساخین'' کے ایک معنی پاؤں کو گرم رکھنے کے موزے یا جراب کے ہیں۔ (فتاوی دار العلوم زکریا ص ۵۱۵ ج ۱)

غیر مقلد علماء کے چند فتاوی

(۱)......علامہ مبارک پوری کا فتوی گذر چکا ہے۔

(۲)......میاں نذیر حسین دہلوی کا فتوی:

مذکورہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے، کیونکہ اس کی صحیح دلیل نہیں، اور مجوزین نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے ان میں خدشات ہیں۔ الغرض مندرجہ بالا جرابوں پر مسح کی کوئی دلیل نہیں، نہ تو قرآن کریم سے نہ سنت سے نہ اجماع سے اور نہ قیاس سے۔

(ملخص: فتاوی نذیریہ ص ۳۲۷ ج ۱)

(۳)......مولانا ابوسعد شرف الدین کا فتوی:

یہ جرابوں پر مسح نہ قرآن سے ثابت ہوا ہے نہ حدیث مرفوع صحیح سے نہ اجماع نہ قیاس صحیح سے نہ چند صحابہ کے فعل اور ان کے دلائل سے، اور غسل رجلین (پاؤں کا دھونا) نص قرآنی سے ثابت ہے، لہذا خف چرمی (موزہ) کے سوا جراب پر مسح کرنا ثابت نہیں۔

(فتاوی ثنائیہ ص ۴۲۳ ج ۱)

نوٹ...... خاتمہ کا پورا مضمون تقریباً مولانا محمد الیاس صاحب فیصل مدظلہم کی "نماز پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم" سے ماخوذ ہے۔

جورب کے معنی

حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مسح علی الجوربین کیا چیز ہے؟ پہلے تو یہ ذہن میں رکھو کہ جورب ہے کیا چیز؟ عام طور پر اہل حدیث اور بعض حضرات اس سے استدلال کرتے ہیں، اس بات پر کہ جراب جو تم پہنتے ہو عام طور پر سوت کی ان پر بھی مسح کرنا جائز ہے، ان روایات سے استدلال کرتے ہیں، جورب کے لفظ سے استدلال کرتے ہیں، کہ عام طور پر رقیق (باریک) قسم کے جتنے موزے ہیں ان پر بھی مسح کرنا جائز ہے، مگر یہ غلط ہے، جورب کا مطلب یہ نہیں، محققین شراح کی تحقیق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ: ''ان الجورب نوع من الخف ''جورب خف کی ایک قسم ہے''الا انہ اکبر منہ'' خف سے ذرا بڑا ہوتا ہے، خف ہوتا ہے ساق (پنڈلی) تک اور یہ ہوتا ہے اس سے ذرا بڑا، اسے جورب کہتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا ہوتا ہے؟ اس کی تحدید کیا ہے؟ مختلف اقوال ہیں، بعض کہتے ہیں کہ وہ ساق یا ساق سے اوپر تک، بعض کہتے ہیں کہ کعب (ٹخنہ) تک۔ پھر جورب کس چیز کا ہوتا ہے؟ علامہ شوکانی وعلامہ طیبی رحمہما اللہ نے لکھا کہ: ''من جلد او ادیم'' جلد کا ہوتا ہے، ادیم (کھال، چمڑا) کا ہوتا ہے، یہ جراب رقیق قسم کے مراد نہیں۔ علامہ عینی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: یہ صوف کا ہے، اون کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ: یہ عام ہے۔ دراصل ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جورب ایک ایسی خاص قسم کا خف ہوتا ہے جو اصل خف کی حفاظت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا، بلاد عرب کے اعتبار سے اس میں اختلاف ہوا، عرب کے اندر عام طور پر جلد کا یا ادیم کا ہوتا تھا، بعض بلاد میں صوف کا بنتا تھا، بعض جگہوں پر ویسے ہی کپڑوں کا بنا لیا جاتا تھا، جیسے ہمارے یہاں مختلف صورتیں ہیں۔ اس لئے قطعی طور پر اس حدیث سے اس بات پر استدلال کرنا کہ

رقیق قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، صحیح نہیں ہوگا۔(دروس مظفری ص۱۸۰ج۱)

ایک ہمدردانہ ومخلصانہ نصیحت

آخر میں ان حضرات کی خدمت میں جو ہر طرح کے موزوں پر مسح کرکے اپنا وضو ضائع کرتے ہیں اوراس کے نتیجہ میں نماز جیسی اہم عبادت بھی ضائع ہوجاتی ہے، بڑے ادب کے ساتھ عرض ہے کہ خدارا ذراسی غفلت اور سہولت پسندی کی وجہ سے اپنے اہم فرض کو ضائع ہونے سے محفوظ رکھیں، قابل غور ہے کہ آپ ﷺ نے صرف ایڑی کے خشک رہ جانے پر کس قدر سخت وعید ارشاد فرمائی اور فرمایا:''ویل للاعقاب من النار''۔

یعنی وضو میں جن کی ایڑیاں خشک رہ جائیں تو ان کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت و بربادی مقدر ہے۔(مسلم شریف، وجوب غسل الرجلین)

جب ایڑی کے خشک رہ جانے پر جہنم کی وعید ہے تو پورا قدم ہی خشک رہ جائے تو کس قدر وہ وعید کا مستحق ہوگا۔اللہ تعالی صحیح سمجھ نصیب فرمائے اور اپنے اکابر پر اعتماد کی توفیق عطا فرمائے کہ اعتماد پر ہی پورے دین کا دارومدار ہے۔

موزوں پرمسح کی شرطیں فقہاء کی ایجاداورمن گھڑت نہیں

فقہاءامت نے جوشرائط لگائی ہیں وہ کوئی من گھڑت نہیں، سوچنے کا مقام ہے ایک بھی فقیہ ایسانہیں جو بغیر کسی شرط کے ہرقسم کے عام موزوں پرمسح کا قائل ہو، کیاان کے سامنے جورب اورنعل کی احادیث نہیں تھیں؟اورنص قطعی وضو میں پاؤں دھونا ہے، اب دھونے کے بجائے مسح کے لئے صحیح روایات چاہئے، اس لئے علماء امت نے خفین پرتومسح کی اجازت دی کہ اس طرح کی احادیث ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں، مگر عام موزوں کے لئے چندشرائط مقررکی ہیں، حدیث اورآثارصحابہ سے ان شرائط کا پتہ چلتا ہے، وہ حدیث وآثار یہ ہیں:

(۱)......عن ثوبان رضى الله عنه : قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سريّة فاصابهم البرد ، فلمّا قدِموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرهم أن يمسحوا على العصائب والتّساخين۔

ترجمہ......حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ (چھوٹالشکر) روانہ فرمایا، وہاں لوگوں کوسردی لگ گئی، پس جب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے (توانہوں نے ٹھنڈ لگنے کی شکایت کی) جس پرآپ ﷺ نے عمامہ اور موزوں پرمسح کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

(ابوداؤد، باب المسح على العمامة ، رقم الحديث:۱۴۶)

(۲)......عن قتادة رحمه الله عن سعيد بن المسيب والحسن (رحمهما الله) انهما قالا : يُمسح على الجوربين اذا كانا صفيقين۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ص۲۷۶ ج۲، فی المسح على الجوربين ، رقم الحديث:۱۹۸۸)

ترجمہ......حضرت قتادہ رحمہ اللہ حضرت سعید بن المسیب اور حضرت حسن بصری رحمہما اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: جرابوں پر مسح کرنا چاہئے جب کہ وہ دبیز (موٹی) ہوں۔

(۳)......عن یزید بن ابی زیاد : انه رأی ابراهیم النخعی یمسح علی جرموقین له من ألباد۔(مصنف عبدالرزاق ص۲۰۰ ج۱، باب المسح علی الجوربین ، رقم الحدیث:۷۸۰)

ترجمہ...... یزید بن ابی زیاد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ: انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ نمدہ کی جرموقوں (بڑی بڑی موٹی) جرابوں پر مسح کرتے تھے۔

(۴)......عن خالد بن سعید : عن عقبة بن عمرو : انه مسح علی جوربین من شعر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷۴ ج۲، فی المسح علی الجوربین ، رقم الحدیث:۱۹۸۴)

ترجمہ:......حضرت عقبہ بن عمرو رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ: انہوں نے بالوں سے بنی ہوئی (دبیز، موٹی) جرابوں پر مسح کیا۔

ان آثار سے صاف ظاہر ہوگیا کہ ہر قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں اور فقہاء کی شرطیں قیاسی نہیں۔

موزہ میں سانپ کے ملنے کے واقعہ سے ایک شرط پر استدلال

عن ابی امامة قال : دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بخفیه ؛ فلبس احدهما ؛ ثم جاء غراب فاحتمل الآخر فرمی به ؛ فخرجت منه حیة ، فقال : من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلا یلبس خفیه حتی ینفضهما۔(مواہب ص۷۸)

ترجمہ:......آپ ﷺ نے ایک مرتبہ موزے منگوائے ،ایک پہنا دوسرا پہننے کے لئے ارادہ ہی کیا تھا کہ اسے ایک کوّا اٹھا لے گیا، اس نے اوپر سے جو پھینکا تو اس سے ایک

سانپ گرا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ موزوں کو بغیر جھاڑے نہ پہنے۔ (مجمع الزوائد ص۱۴۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت میں ہے کہ:

ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ قضاء حاجت کے لئے جنگل میں دور تک تشریف لے گئے اور وضو کرنے کے بعد ایک موزہ پہنا، اسی اثنا میں ایک سبز پرندہ آیا اور دوسرے موزے کو اٹھا کر بلند کیا اور الٹ دیا: ''فخرج منہ اسود سالح'' تو اس سے ایک سیاہ سانپ نکلا، ''فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : هذه كرامة اكرمنى الله بها ' اللّهم انّى اعوذبک من شرّ من يمشى على بطنه ' ومن شرّ من يمشى على رجليه ' ومن شرّ من يمشى على اربع '' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کرامت (معجزہ) ہے کہ اللہ تعالی نے مجھے اس سے نوازا ہے، اے اللہ! میں اس کاٹنے والے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو پیٹ کے بل چلتا ہے، اور اس کے شر سے جو پاؤں پر چلتا ہے، اور اس کے شر سے بھی جو چار پاؤں پر چلتا ہے۔ (شرح شمائل ترمذی ص۳۸۳ ج۱، مطبوعہ: القاسم اکیڈمی)

سوچنے کا مقام ہے کہ موزہ میں سانپ چلا گیا اور آپ ﷺ نے اسے جھاڑنے کا حکم فرمایا، اگر عام موزہ ہوتو اس کو کیسے جھاڑیں گے اور اس میں کس طرح سانپ چلا جائے اور پتہ نہ چلے، معلوم ہوا کہ وہ مخصوص موزہ تھا جو جوتے کی طرح خود کھڑا رہتا تھا اور اس میں سانپ جا سکتا تھا۔ یہ بھی دلیل ہے کہ موزہ خود بخود بغیر کسی کے سہارے کھڑا رہے۔

مسح کی ایک شرط یہ ہے کہ پانی نہ چھنے، اس سے کیا مراد ہے؟

مسح کی ایک شرط یہ ہے کہ پانی نہ چھنے، اس سے کیا مراد ہے؟ کیا پانی بہائے اور نہ چھنے یا مسح کی تری اندر کے حصہ تک نہ پہنچے؟ حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب اعظمی

رحمہ اللہ کی تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ مسح کی تری مراد ہے۔موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ:
''مسح کی تری اندر کے حصہ تک نہیں پہنچتی''، ''مسح کی تری جسم تک نہ پہنچے''۔
(نظام الفتاوی ص ۱۴۵ ج ا، طبع: ایفا پبلیکیشنز، نئی دہلی)

جوتوں پر مسح کا حکم

جوتے پر مسح جائز ہے یا نہیں؟ اگر جوتوں پر مسح کی وہ شرائط پائی جائیں جن کا ذکر فقہاء نے کیا ہے تو ایسے جوتوں پر مسح کرنا جائز ہے، مگر جوتے پہن کر نماز پڑھنے کا حکم اور ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ کے فتاوی میں ہے:

سوال:......فل بوٹ یعنی اس بوٹ پر جس میں ٹخنے چھپے رہتے ہیں مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب:...... چونکہ اس بوٹ میں تینوں شرطیں جواز مسح کی پائی جاتی ہیں جو روایت بالا میں مذکور ہیں، اس لئے مسح تو اس پر جائز ہے، البتہ بوجہ اس کے کہ بجائے جوتہ کے مستعمل ہوتا ہے اس لئے، یا بوجہ نجس ہونے کے، اور یا بوجہ سوء ادب کے بلا ضرورت اس سے نماز نہ پڑھنا چاہیئے۔(امداد الفتاوی ص ۴۳ ج ا، سوال نمبر ۲۷)

دوسرے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ جوتہ مذکور پر مسح بھی جائز ہے، بشرطیکہ چلنے میں اندر سے پاؤں نظر نہ آویں اور اگر نظر آویں تو سوال میں ظاہر کرنا چاہیئے کہ کتنا نظر آتا ہے۔(حوالۂ بالا ص ۴۴)

''فتاوی حقانیہ'' میں ہے:

سوال:......اگر ایسے بوٹ پہنے ہوں کہ جن میں ٹخنے چھپ جائیں اور مضبوطی بھی اس درجہ کی ہو کہ ان میں پھٹن نہ ہو تو کیا ان پر مسح کرنا جائز ہے؟ واضح رہے کہ ان میں پیدل چلنا بھی تین میل سے زائد ہو سکتا ہو۔

جواب:......ایسے بوٹوں میں جواز مسح کی تمام شرطیں پائی جاتی ہیں، لہذا ان پر مسح کرنا جائز ہے۔(فتاوی حقانیہ ص ۵۵۵ ج ۲)

نوٹ:......حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے کہ:

جوتوں پر مسح کرنا تو کسی بھی امام کے مذہب میں جائز نہیں: ''لم یذهب احد من الائمة الی جواز المسح علی النعلین''۔(معارف السنن ص ۳۴۷ ج ۱)

ائمہ میں سے کوئی بھی جوتوں پر مسح کرنے کا قائل نہیں،

اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے جوتوں پر مسح کرنا اس وقت ثابت ہے جبکہ آپ ﷺ پہلے ہی سے باوضو ہوتے تھے، لیکن نئی نماز کے لئے تازہ وضو فرماتے تھے، ایسی حالت میں چونکہ وضو پہلے سے ہوتا تھا، اس لئے آپ ﷺ پاؤں کو دھونے کے بجائے اپنے جوتوں پر ہاتھ پھیر لیتے تھے۔ چنانچہ ''صحیح ابن خزیمہ'' میں روایت ہے:

عن علی رضی الله عنه انه دعا بکوز من ماء ثم توضأ وضوءً خفیفا مسح علی نعلیه ' ثم قال : هکذا وضوء رسول الله صلی الله علیه وسلم للطاهر ما لم یحدث۔

(صحیح ابن خزیمہ ص ۱۰۰ ج ۱، باب ۵۴، رقم الحدیث: ۳۰۰)

اس وضاحت کے بعد جوتوں پر مسح ثابت کرنے والی روایات سے بے وضو آدمی کے لئے جوتوں پر مسح کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔(فتاوی عثمانی ص ۳۴۶ ج ۱)

تین میل کی شرط ہے یا کم وبیش

چمڑے کے علاوہ وہ موزے جن میں مسح کی شرائط پائی جائیں، ان میں ایک یہ بھی ہے کہ ان موزوں کو پہن کر تین میل تک چل سکے۔ اکثر کتب میں تین میل ہی کی قید لکھی ہے، مگر بعض فتاوی میں اس سے کچھ مختلف میل کی تحدید بھی منقول ہے، غالبًا ان میں تسامح ہے،

یا کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔مثلاً حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کے فتاوی میں ہے: ’’میل یا دو میل مسلسل چلنا ممکن نہ ہو‘‘۔(فتاوی عثمانی ص ۳۴۷ ج ۱)

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم کے فتاوی میں ہے: ’’تین چار میل پیدل چلیں‘‘۔(فتاوی دار العلوم کراچی (امداد السائلین ص ۵۲۰ ج ۱)

موصوف کے دوسرے فتوی میں تین میل بھی ہے۔(حوالۂ بالا ص ۵۲۳ ج ۱)

ان کے علاوہ اکثر فتاوی میں تین میل ہی کی قید مذکور ہے: امداد الفتاوی ص ۴۱ ج ۱۔ جواہر الفقہ ص ۲۹۸ ج ۲۔ احسن الفتاوی ص ۶۱ ج ۲۔ خیر الفتاوی ص ۱۲۹ ج ۲۔ فتاوی حقانیہ ص ۵۵۴ ج ۲۔ فتاوی دار العلوم زکریا ص ۵۰۹ ج ۲۔ نظام الفتاوی ص ۴۲ ج ۱۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ۶۶ ج ۲۔

مرغوب احمد لاجپوری

ربیع الاول ۱۴۲۷ھ مطابق دسمبر ۲۰۱۵ء

’’وضوسوکس‘‘’’WUDHU SOCKS‘‘ پرمسح کا حکم

آج کل دکانوں میں ایک طرح کا موزہ بک رہا ہے، اوراس پرلکھا ہوتا ہے: ’’وضو سوکس‘‘ (WATERPROOF,BREATHABLE,DURABLE,WUDHU SOCKS) یہ موزے اگر چہ چمڑے کے نہیں ہیں، مگران میں وہ شرائط پائی جاتی ہیں جوموزوں پر مسح کے جواز کے لئے فقہاء نے لکھی ہیں۔علماء کی ایک جماعت نے اس کا معائنہ کیا کہ اس پر پانی چھنتا ہے یا نہیں؟ اوراسے پہن کرتین میل چلنا ممکن ہے یا نہیں؟ اوراس طرح کے ایک موزہ کوکاٹ کردیکھا کہ کیا واقعۃً یہ موزہ بغیرسہارے کے ٹھہرسکتا ہے؟ چلنے کی اس کمپنی نے جوانہیں بناتی ہیں گرانٹی دی ہے کہ تین میل بلکہ اس سے زائد چلنا ممکن ہے، اوراس پر پانی نہ چھننے اور بلا کسی سہارے کے ٹھہرنے کا مشاہدہ کیا گیا، پھرحضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب نے اس پرفتوی بھی تحریرفرما کردیا، وہ ذیل میں درج ہے:

we have personally examined 'DexShell Wudhu sock' socks and are satisfied that they fulfill all the above-mentioned conditions.

This answer only applies to the original 'DexShell wudhu sock' supplied to us for inspection. if the company changes the product then it has to be re-investigated.

واللہ تعالی اعلم و علمہ اتم

یوسف بن مولوی محمد ساچا

مأخذ ومراجع

اس رسالہ کی ترتیب میں درجِ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے:

١	سنن ابوداؤد.............	امام سلیمان بن اشعث ابوداؤد سجستانی رحمہ اللہ.....
٢	تحفۃ المعبود ترجمہ سنن ابوداؤد...	حضرت مولانا سرور احمد قاسمی صاحب مد ظلہم........
٣	مصنف ابن ابی شیبۃ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ رحمہ اللہ.........
٤	مصنف عبدالرزاق..........	حافظ ابی بکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی رحمہ اللہ.
٥	مشکوۃ المصابیح............	ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ خطیب طبریزی رحمہ اللہ.....
٦	مظاہر حق..............	حضرت نواب قطب الدین خان دہلوی رحمہ اللہ..
٧	الرفیق الفصیح لمشکوۃ المصابیح	حضرت مولانا مفتی محمد فاروق میرٹھی رحمہ اللہ.......
٨	تحفۃ القاری شرح صحیح البخاری...	حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری مد ظلہم....
٩	دروس مظفری.............	حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب رحمہ اللہ....
١٠	شمائل کبری..............	حضرت مولانا مفتی محمد ارشاد صاحب قاسمی رحمہ اللہ
١١	بدائع الصنائع..........	علامہ علاء الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی رحمہ اللہ...
١٢	شامی.................	خاتم المحققین محمد امین (ابن عابدین) رحمہ اللہ.....
١٣	فتاوی عالمگیری..........	شیخ نظام الدین و جماعۃ من علماء الاعلام رحمہم اللہ....
١٤	امداد الفتاوی............	حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ.
١٥	امداد المفتین............	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ.......
١٦	علم الفقہ	حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی رحمہ اللہ...
١٧	جواہر الفقہ	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ.......

۱۸	احسن الفتاوی....................	حضرت مولانا مفتی رشید لدھیانوی رحمہ اللہ........
۱۹	فتاوی دار العلوم زکریا..........	حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب مدظلہم ......
۲۰	نظام الفتاوی..................	حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب رحمہ اللہ..
۲۱	فتاوی عثمانی..................	حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم.....
۲۲	فتاوی دار العلوم کراچی امداد لسائلین	حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم...
۲۳	عمدۃ الفقہ	حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب رحمہ اللہ
۲۴	زبدۃ الفقہ	حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب رحمہ اللہ
۲۵	قاموس الفقہ	حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی مدظلہم
۲۶	کتاب المسائل..................	حضرت مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری مدظلہم....
۲۷	مسائل خفین	حضرت مولانا رفعت صاحب قاسمی مدظلہم ....
۲۸	نماز پیمبر ﷺ..............	حضرت مولانا محمد الیاس فیصل مدظلہم مدینہ منورہ....

جبیرہ پرمسح کے مسائل

جبیرہ کے معنی اوراس کی تعریف ،متعلقہ الفاظ،جبیرہ پرمسح کے جائز ہونے میں اہل علم متفق ہیں،جبیرہ پرمسح کے متعلق تین احادیث،جبیرہ پرمسح کے مسائل، پٹی پرمسح کےنواقض،جبیرہ اورموزوں پرمسح کے درمیان اکیس چیزوں میں فرق ہے،جبیرہ پرمسح کے متعلق آثارصحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ، وغیرہ امور پرمشتمل ایک مختصرمگرمعلوماتی رسالہ۔

مرغوب احمدلاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات‘ کفلیتہ

پیش لفظ

’’الحمد للہ رب العالمین ، والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین‘‘

پچھلے ہفتہ ایک دوست کا پاؤں اچانکی حادثہ سے ٹوٹ گیا، اور طویل عرصہ کے لئے پلاسٹر باندھنے کی تجویز ہوئی۔ موصوف نے جبیرہ پر مسح کے سلسلہ میں مسائل پوچھے، ان کے جواب میں چند باتیں بتلائی گئیں اور مزید کا وعدہ کیا، پھر دوسرے دن قدرے تفصیلی مسائل کا مذاکرہ کیا۔ اس پر موصوف نے اصرار کیا کہ ان مسائل کو مرتب کر کے مجھے دیں، ان کے حکم کی تعمیل میں چند کتابوں کی مدد سے مختصر وقت میں یہ رسالہ تیار ہوا۔

رسالہ کے شروع میں تین احادیث اور پھر مسائل اور آخر میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے چند آثار نقل کئے گئے ہیں۔

اس وقت کئی نوجوانوں کو پٹی اور جبیرہ پر مسح سے واسطہ پڑ رہا ہے، اس لئے کہ کرکٹ اور فٹ بال وغیرہ کھیل میں عامۃً پیر میں چوٹ لگنا کوئی معمولی بات نہیں۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور آپ ﷺ کو جبیرہ اور پٹی پر مسح کا معاملہ جہاد اور فی سبیل اللہ میں پیش آیا، اور اس وقت ہمیں کھیل اور کود میں پیش آ رہا ہے۔

اللہ تعالی اس مختصر رسالہ کو شرف قبولیت عطا فرما کر ذریعۂ نجات اور ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۱۷/ جمادی الاولی ۱۴۴۱ھ، مطابق: ۱۳/ جنوری ۲۰۲۰ء

بروز پیر

جبیرہ کے معنی اور اس کی تعریف

''جبیرہ'' جبر سے ماخوذ ہے، جبر کے معنی ''اصلاح'' اور ''تلافی'' کے ہیں۔ حدیث شریف میں دو سجدوں کے درمیان پڑھنے کی ایک دعا آئی ہے، اس میں ہے: ''وَاجْبُرْنِی'' دعا یہ ہے: '' اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ (وَارْفَعْنِیْ) ''۔

ترجمہ:......اے اللہ! میری مغفرت فرمائیے، مجھ پر رحم فرمائیے، میری اصلاح فرمائیے، (یا میری مصیبت اور نقصان کی تلافی فرمائیے) مجھے ہدایت مرحمت فرمائیے، مجھے رزق عطا فرمائیے، اور مجھے بلندی عطا فرمائیے۔

(ترمذی، باب ما یقول بین السجدتین ، کتاب الصلوۃ ، رقم الحدیث:۲۸۴۔ ابن ماجہ، باب ما یقول بین السجدتین ، کتاب الصلوۃ ، رقم الحدیث:۸۹۸)

اصطلاح میں جبیرہ ایسی لکڑی کو کہتے ہیں جسے پتوں سے لپٹ کر ٹوٹے ہوئے عضو پر باندھ دیا جائے۔

''ھی عیدان من جریدۃ تلف بورق و تربط علی العضو المنکسر''۔

(مراقی الفلاح، ص۱۳۵، فصل فی الجبیرۃ و نحوھا ، کتاب الطھارۃ ، ط : دار الکتب العلمیۃ)

''طحطاوی'' کا بیان ہے کہ: اس پٹی کو ''جبیرہ'' نیک فالی کے طور پر کہا جاتا ہے۔

''سمیت بذلک تفاولا''۔

(طحطاوی علی المراقی، ص۱۳۵، فصل فی الجبیرۃ و نحوھا ، کتاب الطھارۃ)

یعنی ٹوٹے ہوئے عضو پر پٹی کا نام ''جبیرہ'' اس لئے رکھا گیا کہ جبیرہ کے معنی اصلاح کے ہیں تو اس نام سے نیک فال لیا جائے کہ اللہ تعالی اس ٹوٹے ہوئے عضو کی اصلاح فرمادیں۔

حضرات مالکیہ نے جبیرہ کی تفسیر زیادہ عام معنی میں کی ہے، وہ کہتے ہیں: ''جبیرہ'' ہر وہ شئی ہے جس سے زخم کا علاج کیا جائے خواہ لکڑیاں ہوں، یا چپکائی جانے والی پٹی۔

متعلقہ الفاظ: لصوق، لزوق، عصابہ

(۲/۱)......لصوق ولزوق۔لصوق ولزوق لام کے فتحہ کے ساتھ: زخم کا مرہم جو چپکا رہے۔

(لسان العرب، المصباح المنیر ، مادہ: لصق، لزق)

''مصباح'' میں ہے: پھر اس کا اطلاق پٹی وغیرہ پر ہونے لگا، اگر یہ پٹی علاج کے لئے عضو پر باندھی جائے۔

شافعیہ کی کتابوں میں ہے کہ: ''لصوق'' روئی یا کپڑے کا ٹکڑا یا ان دونوں جیسی دوسری شئی جو زخم پر باندھی جائے۔اور جبیرہ اس پٹی کو کہتے ہیں جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھی جائے۔

(۳)......عصابہ: ''عصابہ'' عین کے کسرہ کے ساتھ اس چیز کا نام ہے جو باندھی جائے۔ ہر وہ کپڑا یا دوسری چیز جس سے ٹوٹی ہوئی ہڈی یا زخم باندھا جائے۔

(موسوعہ فقہیہ (اردو) ص ۱۳۴ ج ۱۵)

جبیرہ پر مسح کے جائز ہونے میں اہل علم متفق ہیں

جبیرہ پر مسح کے جائز ہونے میں اہل علم متفق ہیں۔

صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ: شریعت نے موزوں پر مسح کی اجازت دی ہے، تو پٹیوں پر مسح بدرجۂ اولی جائز ہوگا، کیونکہ موزوں کو نکالنے میں جو تکلیف ہے' پٹیوں کے نکالنے میں اس سے بڑھ کر ہے۔

''ولان الحرج فيه فوق الحرج فى نزع الخف فكان اولى بشرع المسح''۔

(ہدایہ ص ۶۰ ج ۱، باب المسح على الخفين ، كتاب الطهارة ، ط: مکتبہ: رحمانیہ، لاہور)

جبیرہ پرمسح کے متعلق تین احادیث

حضرت علی رضی اللہ عنہکو آپ ﷺ نے پٹی پرمسح کرنے کا حکم فرمایا

(۱)......عن علی بن ابی طالب قال : اِنکسرتُ احدٰی زَنُدَیَّ ، فسألتُ النبی صلی الله علیه وسلم ، فامرنی اَن امسحَ علی الجبائر۔

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میرا ایک پہنچا ٹوٹ گیا (تو پلستر کروالیا) تو میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے مجھے پٹیوں پرمسح کرنے کا حکم فرمایا۔(ابن ماجہ، باب المسح علی الجبائر ، کتاب الطهارة و سننها ، رقم الحدیث:۶۵۷)

زخم میں بجائے تیمّم کے دھونے پرآپ ﷺ کی سخت ناگواری

(۲)......عن جابر قال : خرجنا فی سفر فاصاب رجلا منّا حجرٌ فشجّه فی رأسه ، ثمّ احتلم ، فسأل اصحابه ، فقال : هل تجدون لی رُخصةً فی التیمُّمِ ؟ قالوا : ما نجد لک رخصةً وانت تقدِرُ علی الماء ، فاغتسل فمات ، فلمّا قدِمنا علی النبی صلی الله علیه وسلم اُخبِر بذلک فقال : قتلوه ، قتلهم الله تعالی ، الّا سألوا اذُ لم یعلَموا ، فانما شِفاء العَیِّ السُّوال ، انما کان یکفیه ان یتیمَّم و یعصِرَ أو یعصِبَ۔

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم ایک سفر کے لئے نکلے، ہم میں سے ایک شخص کو (سر میں) پتھر لگ گیا جس سے اس کے سر میں زخم ہوگیا، پھر (اتفاق سے) اس کو احتلام (بھی) ہوگیا، تو انہوں نے اپنے رفقاء سے مسئلہ دریافت کیا کہ: میرے لئے (اس حالت میں) تیمّم کی گنجائش ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ: پانی موجود ہے اور اس کے استعمال پر قدرت بھی ہے اس لئے ہم تیرے لئے تیمّم کی کوئی گنجائش نہیں پاتے، چنانچہ

ان صاحب نے غسل کیا (اور زخم پر پانی لگا اس لئے ان کا) انتقال ہوگیا، (راوی فرماتے ہیں کہ:) جب ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی خبر دی تو آپ ﷺ (نے سخت ناگواری کا اظہار فرمایا اور فرمایا:) ان ہی لوگوں نے اس شخص کو مارا، اللہ ان کو قتل کرے، جب ان کو مسئلہ معلوم نہ تھا تو پوچھ لینا چاہئے تھا، کیونکہ جس بات کا علم نہ ہو اس کا علاج یہ ہے کہ پوچھ لیا جائے، اس شخص کو صرف تیمّم کافی تھا، اور زخم پر کپڑا یا پٹی باندھ کر اس پر مسح کر لیتا اور باقی تمام بدن کو دھو لیتا۔

(ابوداؤد، باب في المجروح يتيمَّمُ ، كتاب الطهارة ، رقم الحديث:۳۳۶۔ابن ماجہ، باب في المجروح تُصيبُه الجنابةُ فيخاف على نفسه ان اغتَسَل ، كتاب الطهارة و سننها ، رقم الحديث: ۵۷۲)

تشریح:...... ''عَــیّ '' کے معنی ہیں عدم قدرت علی الکلام، (بات پر قادر نہ ہونا) یہاں اس سے مراد عدم علم ہے، اس لئے بولنا اسی کو چاہئے جس کو معلوم بھی ہو۔

مفتی کے غلط فتوی دینے پر قصاص یا دیت ہے یا نہیں؟

''بذل'' میں ہے: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مفتی کے خطاً فتوی دینے کی وجہ سے کوئی شخص ہلاک ہوجائے تو اس میں قصاص یا دیت نہیں ہے۔

'' وأخذ منه ان لا قود ولا دية على المفتي وان افتى بغير الحق ''۔

نااہل مفتی کے غلط فتوی کی تقصیر مستفتی پر ہے

حضرت شیخ رحمہ اللہ حاشیہ میں ابن الصلاح محدث رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ: اگر مستفتی کسی شخص کے فتوے پر کوئی چیز تلف کردے اور پھر بعد میں فتوے کا خطا ہونا معلوم ہو تو اس صورت میں مفتی ضامن ہوگا، بشرطیکہ وہ مفتی افتاء کا اہل ہو، ورنہ ضمان نہیں، کیونکہ

اس دوسری صورت میں تقصیر مستفتی کی طرف سے ہے۔اورابن رسلان کہتے ہیں: جو شخص منصب افتاء پر قائم ہواوراس میں شہرت یافتہ ہوتواس صورت میں مستفتی کی تقصیر نہیں۔

’’وقال ابن الصلاح : اذا أتلف المستفتی بفتوی أحد شيئا ثم علم خطأه ‘ يضمن المفتی ان کان أهلا ، والّا فلا ، لان التقصير اذًا من المستفتی ، وقال ابن رسلان : الظاهر ان من نصب للفتوی واشتهر فلا تقصير من المستفتی ‘‘۔

(بذل المجہود ص۵۴۳/اورص ۵۳۸ ج ۲،مطبوعہ: دارالبشائر۔الدر المنضود ص ۴۳۸ ج ا)

ایک روایت میں اس طرح کا قصہ موسم سرما میں جنبی کے غسل کے وقت بھی پیش آیا۔

’’عن ابن عباس : ان رجلا اجنب فی شتاء فسأل ‘ فامر بالغسل ، فاغتسل فمات ، فذکر ذلک للنبی صلی الله عليه وسلم فقال : ما لهم ‘ قتلوه ، قتلهم الله –ثلا ثا –قد جعل الله الصعيد –أو التيمم– طهورا ‘‘۔

(صحیح ابن خزیمہ ص۱۷۲، باب الرخصة فی التيمّم للمجدور و المجروح ، کتاب الطهارة ، رقم الحديث:۲۷۳۔صحیح ابن حبان ص۳۰۴ ج ۲، ذکر اباحة التيمم للعليل والواجد الماء اذا خاف التلف علی نفسه باستعماله الماء ، کتاب الطهارة و سننها ، رقم الحديث:۱۳۱۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: ایک شخص موسم سرما میں جنوبی ہوگیا،تواس نے مسئلہ پوچھا،(جوابا) غسل کرنے کا حکم دیا گیا، پس اس نے غسل کیا اور انتقال ہوگیا، نبی کریم ﷺ کو یہ واقعہ بتایا گیا تو آپ ﷺ (نے سخت ناگواری کا اظہار فرمایا اور فرمایا:) انہیں کیا ہوا تھا؟ انہوں نے اسے قتل کردیا، اللہ تعالی ان کو قتل کرے،آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا،(پھر فرمایا:) اللہ تعالی نے مٹی یا تیمّم کو پاک کرنے والا بنایا ہے۔

نوٹ:......نااہل طبیب کے بارے میں تفصیل کے لئے دیکھئے !ص:۲۲۳/ پرتتمہ۔

جنگ احد میں آپ ﷺ کو زخم لگا تو آپ ﷺ نے پٹی پرمسح فرمایا

(۳)......عن ابی امامة ' عن النبی صلی الله علیه وسلم انه لما رماه ابن قمئة یوم احد ' رأیت النبی صلی الله علیه وسلم اذا توضأ حل عن عصابته و مسح علیها بالوضوء۔

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: جنگ احد میں ابن قمیہ نے نبی کریم ﷺ کو تیر مارا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ وضوفرماتے ہوئے پٹی پر مسح فرمارہے ہیں۔

(معجم طبرانی کبیرص۱۵۴ج۸، مکحول الشامی عن ابی امامة ، رقم الحدیث:۷۵۹۷۔

مجمع الزوائدص۳۶۹ج۱، باب فی المسح علی الجبیرة ، کتاب الطهارة ، رقم الحدیث:۱۴۳۰)

....

جبیرہ پرمسح کے مسائل

مسئلہ:......اگرجسم کے کسی حصہ پر پٹی وغیرہ بندھی ہو، اوراس پٹی کو بار بار نکالنا ممکن ہی نہ ہو، یا پٹی نکال بھی دی جائے تو اس حصہ پر پانی بہانا نقصان دیتا ہو، یا ایک دفعہ کھولنے کے بعد دوبارہ پٹی باندھنا مشکل ہو، تو وضواورغسل دونوں میں اس حصہ کو دھونے کے بجائے پٹی پرمسح کرلینا کافی ہے۔

مسئلہ:......جبیرہ پرمسح کرنے کے لئے نیت شرط نہیں۔

’’(و كذا لا يشترط) فيها (نية) اتفاقا‘‘۔

(الدر المختار ص۴۷۳ ج۱، باب المسح على الخفين ، كتاب الطهارة ، ط : مكتبة دار الباز ، مكة المكرمة)

مسئلہ:......اگر پانی سے دھونا نقصان کرے اور مسح نقصان نہ کرے تو زخم پرمسح کرنا واجب ہے۔

مسئلہ:......اگرٹھنڈے پانی سے دھونا نقصان کرتا ہواورگرم پانی سے دھونا نقصان نہ کرتا ہوتو گرم پانی سے دھونا لازم ہے، اوراس پرمسح کرنا جائز نہیں۔

’’وان كان يضره الغسل بالماء البارد ولا يضره بالماء الحار يلزمه بالماء الحار‘‘

(عالمگیری ص۳۹ ج۱، باب المسح على الخفين ، كتاب الطهارة ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

مسئلہ:......جبیرہ اورعصابہ کی ساری پٹی پرمسح کریں خواہ اس ساری پٹی کے نیچے زخم نہ ہو، یعنی جس قدر زخم کے مقابل اورجس قدر صحیح بدن کے مقابل ہے سب پرمسح کرے۔

’’قوله : (على كل عصابة) أى على كل فرد من أفرادها ، سواء كانت عصابة تحتها جراحة وهى بقدرها أو زائدة عليها كعصابة المفتصد أو لم يكن تحتها

جراحة اصلا بل كسر أو كي ‘‘۔

(شامی ص۱۷۴ ج۱، باب المسح على الخفين ، مطلب : فى لفظ كلّ اذا دخلت على منكر أو معرَّفٍ ، كتاب الطهارة ، ط : مكتبة دار الباز ، مكة المكرمة)

مسئلہ:......اگر اکثر جبیرہ پر یعنی آدھی سے زائد پٹی پر مسح کرلیا تو بھی کافی ہے۔

’’و يكتفى بالمسح على اكثرها ‘‘۔

(ہدایہ ص۶۰ ج۱، باب المسح على الخفين ، كتاب الطهارة ،ط: مکتبہ: رحمانیہ، لاہور)

مسئلہ:...... پٹی کے دونوں گرہوں کے درمیان جو ہاتھ یا کہنی یا بدن کی کوئی جگہ کھلی رہ جاتی ہے اس پر بھی مسح کرنا کافی ہے۔ یہی اصح ہے، کیونکہ اس کے دھونے میں پٹی تر ہوکر زخم کو نقصان پہنچنے کا خوف ہے۔اوراسی پر فتوی ہے۔

مسئلہ:......اگر زخم اچھا نہیں ہوااور پٹی گر پڑی تو دھونا لازم نہیں،اور مسح بھی ضروری نہیں۔

مسئلہ:......زخم اچھا ہونے کے بعد پٹی گر جائے تو اب اس جگہ کا دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ:......اگر زخم اچھا ہوجائے اور پٹی نہ گرے تو بھی مسح جائز نہیں، اس کو کھول کر دھونا ضروری ہے۔(یہ جب ہے کہ پٹی کھولنا ضرر نہ کرے، پس اگر پٹی کھولنے میں نقصان ہے مثلاً زخم اچھا ہوگیا اور پانی اس کو ضرر نہیں کرے گا،لیکن پٹی اس طرح جسم سے چپکی ہے کہ گوشت سے جدا کرنے میں زخم کے تازہ ہونے کا احتمال ہےتو اس صورت میں مسح باطل نہ ہوگا (یعنی اس جگہ کا دھونا ضروری نہیں ہے)۔

’’وان سقطت الجبيرة على غير برء لا يبطل المسح ، لان العذر قائم ، و المسح عليها كالغسل لما تحتها ما دام العذر باقيا ، وان سقطت عن برء بطل لزوال العذر و و ان كان فى الصلوة استقبل ‘ لانه قدر على الاصل قبل حصول المقصود

بالبدل ''۔(ہدایہ ص۶۰ ج۱، باب المسح علی الخفین ، کتاب الطھارۃ ،ط: مکتبہ: رحمانیہ،لاہور)

مسئلہ:......اگر نماز میں پٹی گری، یا زخم اچھا ہوگیا تو اسی جگہ کو دھو کر نماز کو نئے سرے سے پڑھے۔

مسئلہ:......وضو کیا اور دوا لگی ہوئی تھی اس کے اوپر پانی بہالیا، پھر اس جگہ کے اچھا ہو جانے کے بعد دوا گر گئی تو دھونا لازم ہے، اور اگر بغیر اچھا ہوئے گر گئی تو دھونا لازم نہیں۔

مسئلہ:......اگر ناخن ٹوٹ جائے اور اس پر دوا لگائی جائے اور اس کا چھڑانا نقصان کرتا ہو، اگر ہو سکے تو اس کے اوپر پانی بہالے، اگر اس پر قادر نہ تو مسح کرے، اگر مسح بھی نقصان کرتا ہو تو اس کو چھوڑ دے۔یعنی عذر کی وجہ سے دھونا اور مسح دونوں ساقط ہوگئے۔

مسئلہ:......اعضاء پھٹے ہوئے ہوں، اگر ہو سکے ان کے شگافوں پر پانی بہادے، اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ان پر مسح کرے، اور اگر یہ بھی نہیں ہوسکتا تو ان کو چھوڑ دے، اور ان کے آس پاس دھولے۔

مسئلہ:......یہی حکم اس وقت ہے جب پانی لگنے سے خون جاری ہو جائے۔

مسئلہ:......زخم کی پٹی پر مسح کیا، پھر وہ گر گئی اور دوسری تبدیل کی تو بہتر یہ ہے کہ دوبارہ مسح کرے، اور اگر دوبارہ مسح نہ کرے تب بھی جائز ہے۔

''مسح علی العصابة فسقطت فبدلها باخری فالاحسن ان یعید المسح''۔

(عالمگیری ص۴۰ ج۱، باب المسح علی الخفین ، کتاب الطھارۃ ، دار الکتب العلمیة ، بیروت)

مسئلہ:......اسی طرح اگر اوپر کی پٹی دور ہو جائے تو نیچے کی پٹی پر مسح کا اعادہ کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔''واذا زالت العصابة الفوقانية لا یجب اعادة المسح علی التحتانية''۔

(عالمگیری ص۴۰ ج۱، باب المسح علی الخفین ، کتاب الطھارۃ ، دار الکتب العلمیة ، بیروت)

مسئلہ:......مسح ایک مرتبہ کافی ہے،تکرارضروری نہیں،اسی پرفتوی ہے۔

”ویکتفی بالمسح مرۃ ، وھو الصحیح“۔

(عالمگیری ص۴۰ ج۱، باب المسح علی الخفین ، کتاب الطھارۃ ، دار الکتب العلمیۃ ، بیروت)

مسئلہ:......اگر جبیرہ اورعصابہ پرمسح کرنے سے ضرر ہوتو بالاجماع ترک جائز ہے۔

”وشقوق اعضائہ یمرعلیھا الماء ان قدر والا مسح علیھا ان قدر ولا ترکہ“۔

(عالمگیری ص۴۰ ج۱، باب المسح علی الخفین ، کتاب الطھارۃ ، دار الکتب العلمیۃ ، بیروت)

مسئلہ:......اگرزخم پرمسح نقصان کرے اور پلاسٹرکھولنا نقصان نہ کرے تو پلاسٹرکھول کرزخم کی پٹی پرمسح کرے،اورآس پاس دھولے۔

مسئلہ:......زخم ہو یاداغ ہو یاہڈی ٹوٹ گئی ہوسب زخموں کاحکم ایک ہی ہے۔

مسئلہ:......اگر فصد کھلوانے والے نے پٹی پرمسح کیا، پھایہ پرمسح نہ کیا تو کافی ہے۔اسی پر فتوی ہے۔

مسئلہ:......جبیرہ اورعصابہ پرمسح کرنااس کے نیچے کے بدن کے دھونے کے حکم میں ہے،مسح موزہ کی طرح خلیفہ اور بدل نہیں ہے۔

مسئلہ:......جبیرہ پرمسح کی کوئی مدت متعین نہیں، جب تک صحت یاب نہ ہومسح کرتارہے۔

”ولایتوقت لعدم التوقیف بالتوقیت“۔

(ہدایہ ص۶۰ ج۱، باب المسح علی الخفین ، کتاب الطھارۃ ،ط: مکتبہ: رحمانیہ، لاہور)

مسئلہ:...... پاؤں ہاتھ وغیرہ پر جو پلاسٹرلگایاجاتاہےاس کی حیثیت بھی جبیرہ کی ہے۔

”فان الجبائر ما یعد لوضعہ علی الکسر لینجبر“۔

(المغنی ص۱۷۰ ج۱، باب المسح علی الخفین ، کتاب الطھارۃ ،ط: مکتبہ: رحمانیہ، لاہور)

مسئلہ:......مسح اس طرح کرے جس طرح موزوں پر کیا جاتا ہے، یعنی انگلیوں کو بھگو کر پٹی پر پھیرے۔

مسئلہ:......جبیرہ پرمسح کرنے والا امام اعضاء دھونے والے مقتدیوں کی امامت کرسکتا ہے۔

’’ولو مسح علی الجبیرة ثمّ امّ الغاسلین ‘ الاصح انه یجوز‘‘۔

(فتاوی تاتارخانیہ ص۴۲۷ ج۱، الفصل:۶، المسح علی الخفین ، کتاب الطهارة ، رقم :۱۰۵۴)

پٹی پرمسح کے نواقض

درج ذیل صورتوں میں پٹی پرمسح ٹوٹ جاتا ہے: (یعنی عضو کو دھونا ضروری ہوگا)۔

(الف)......ٹوٹی ہوئی ہڈی یا زخم درست ہونے کی وجہ سے پٹی خود بخود گر جائے، یا کھول دی جائے، اوراس صورت میں اگر وہ بے وضو ہواور نماز کا ارادہ ہوتو وضو کرے گا اور پٹی کی جگہ کو دھوئے گا، اگر زخم اعضاء وضو پر ہو، اس پر سب کا اتفاق ہے۔ اور اگر وہ باوضو ہوتو حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک صرف پٹی کی جگہ دھوئے گا، اس لئے کہ تمام اعضاء میں دھونے کا حکم یعنی طہارت باقی ہے، کیونکہ طہارت کو ختم کرنے والا کوئی حدث نہیں پایا گیا، لہٰذا ان کا دھونا ضروری نہیں ہوگا۔

جہاں تک غسل کی بات ہے، تو اگر وہ غسل واجب میں پٹی پرمسح کرلے، اس کے بعد پٹی گر جائے اور وہ محدث نہ ہوتو صرف زخم کی جگہ کا دھونا کافی ہوگا، مزید از سر نو غسل و وضو کی حاجت نہیں ہوگی، اس لئے کہ طہارت کبری میں ترتیب اور موالات (تسلسل) دونوں ساقط ہیں۔

(ب)......زخم درست ہونے سے پہلے پٹی کے گر جانے سے حنفیہ کے نزدیک مسح بھی نہیں ٹوٹے گا، پٹی کو اپنی جگہ باندھ دے گا، اور مسح کا اعادہ لازم نہیں ہوگا۔

ہاں اگر نماز کے اندر زخم صحیح ہونے کی وجہ سے پٹی گر جائے تو نماز بالاتفاق باطل ہوجائے گی۔(موسوعہ فقہیہ (اردو)ص۱۳۴ج۱۵۔جبیرہ)

....

جبیرہ اور موزوں پرمسح کے درمیان اکیس چیزوں میں فرق ہے

جبیرہ پرمسح اور موزوں پرمسح کے درمیان اکیس چیزوں میں فرق ہے:

(۱)......جبیرہ پرمسح غسل کا بدل اور خلیفہ نہیں، مسح موزہ بدل اور خلیفہ دھونے کا ہے۔

(۲)......جبیرہ اور عصابہ کے لئے مدت مقرر نہیں۔

(۳)......اگر پہلے جبیرہ اور عصابہ کو بدل ڈالے تو دوسرے پرمسح کا لوٹانا واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے۔

(۴)......اگر اوپر نیچے دو جبیرہ باندھے ہوئے ہوں اور ایک کو کھول ڈالے تو دوسرے پرمسح لوٹانا مستحب ہے، واجب نہیں۔

(۵)......اگر ایک پاؤں میں جبیرہ باندھا ہو تو دوسرے پاؤں کو دھولے، بخلاف موزہ کے کہ ایک پاؤں پہنے اور مسح کرے اور دوسرے کو دھوئے تو جائز نہیں۔ایک پاؤں کے جبیرہ کا مسح دوسرے تندرست پاؤں کے موزہ کے مسح کے ساتھ جمع نہیں کیا جاتا، مثلا ایک شخص کے ایک پاؤں میں زخم ہے اور اس پر جبیرہ یا پٹی بندھی ہے پھر اس نے وضو کیا اور جبیرہ پرمسح کیا اور دوسرے پاؤں کو دھویا اور اس میں موزہ پہنا پھر وضو ٹوٹا تو صحیح یہ ہے کہ موزہ پرمسح جائز نہیں، اور اگر جبیرہ پرمسح کر کے دونوں پاؤں میں موزے پہنے پھر اس کا وضو ٹوٹ گیا تو دونوں پرمسح جائز ہے۔

(۶)......اگر کسی شخص کے ایک پاؤں میں پھوڑا ہو اور اس نے دونوں پاؤں دھو کر دونوں

میں موزے پہنے پھر اس کو حدث ہوا اور دونوں موزوں پر مسح کیا، اور اسی طرح بہت سی نمازیں پڑھیں، پھر موزوں کو نکالا تو یہ معلوم ہوا کہ پھوڑا پھوٹ گیا اور اس سے خون بہا مگر یہ نہیں معلوم کہ کب پھوٹا تو اگر زخم کا سرا خشک ہوگیا ہو اور اس شخص نے موزہ مثلاً طلوع فجر کے وقت پہنا تھا اور عشا کے بعد نکالا تو فجر کا اعادہ نہ کرے باقی نمازوں کا اعادہ کرے، اور اگر زخم کا سرا خون میں تر ہو تو کسی نماز کا اعادہ نہ کرے اور اگر کسی نے زخم کو باندھا اور وہ بندھن تر ہوگیا اور وہ تری باہر تک آگئی تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں ٹوٹا، اور اگر وہ بندھن دہرا تھا ایک تہ میں سے تری باہر آگئی اور دوسری میں سے نہ آئی تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا، کیونکہ وہ خون جاری ہوگیا ہے اس لئے مفسد وضو ہے۔

(۷)......جبیرہ کا طہارت کی حالت پر باندھنا شرط نہیں، پس اگر جبیرہ بغیر وضو اور بغیر اس جگہ کے دھونے کے باندھی گئی ہو تو بھی اس پر مسح جائز ہے۔

(۸)......اگر جبیرہ پر مسح ضرر کرے تو ترک کرنا جائز ہے (اور ضرر نہ کرے تو ترک کرنا جائز نہیں) ضرر سے مراد اعتبار کے لائق ہے مطلق ضرر نہیں۔

(۹)......جبیرہ کا مسح عضو کے نہ دھو سکنے کے عذر پر جائز ہے بلا عذر جائز نہیں۔

(۱۰)......مسح جبیرہ و عصابہ پھایہ و داغ و فصد کی پٹی وغیرہ میں حدث اور جنابت برابر ہیں یعنی غسل میں بھی جبیرہ پر مسح جائز ہے۔

(۱۱)......اگر جبیرہ زخم اچھا ہو جانے پر گر جائے تو مسح باطل ہو جائے گا ورنہ نہیں، موزے میں تین انگلیوں کی مقدار نکلنا مسح کو باطل کرنے کے لئے کافی ہے۔

(۱۲)......جبیرہ کے مسح میں نیت بالاتفاق شرط نہیں، موزہ کی نیت کے بارے میں اختلاف ہے۔

(۱۳)......زخم اچھا ہونے پر جبیرہ گر پڑے تو فقط اسی جگہ دھونا لازم آتا ہے، اور ایک موزہ کے تین انگلیوں سے زائد نکلنے پر دونوں پاؤں کا دھونا ضروری ہوتا ہے۔

(۱۴)......اگر جبیرہ میں مسح کرنے کے بعد کسی طرح پانی داخل ہوجائے تو مسح باطل نہ ہوگا موزہ کا باطل ہوجائے گا۔

(۱۵)......ٹوٹے ہوئے عضو پر جبیرہ باندھ کر مسح جائز ہے، اگر چہ وہ عضو تین انگل سے کم باقی رہا ہو، مسح موزہ میں تین انگل کی مقدار کا باقی رہنا شرط ہے۔

(۱۶)......بعض روایات میں ہے کہ جبیرہ وعصابہ کے مسح کا ترک کرنا جائز ہے۔

(۱۷)......جبیرہ وعصابہ کے لئے پاؤں میں ہونا شرط نہیں۔

(۱۸)......اکثر حصۂ جبیرہ کا مسح شرط ہے، موزہ میں تین انگل کی مقدار شرط ہے۔

(۱۹)...... جب عضو ماؤف کو مسح نہ کرسکے تب جبیرہ کا مسح صحیح ہے، مثلاً پانی ضرر کرتا ہو یا بندھی ہوئی پٹی کا کھولنا ضرر کرتا ہو، پس اگر عضو کے مسح پر قادر ہو تو جبیرہ پر مسح صحیح نہیں۔

(۲۰)......مسح جبیرہ وعصابہ فرض عملی ہے، اور مسح موزہ رخصت وجائز ہے۔

(۲۱)......مسح جبیرہ کی مدت متعین نہیں، کیونکہ وہ دھونے کی مثل ہے، اور جب تک وہ زخم وغیرہ اچھا نہ ہو مسح کرے گا، اور تندرستوں کی امامت کرے گا، بخلاف صاحب عذر کے، اور مسح موزہ کے لئے مدت متعین ہے۔ (عمدۃ الفقہ ص ۲۴۰ ج ۱، جبیرہ وعصابہ پر مسح کرنے کا بیان)

شامی نے اور تفصیل لکھی ہے، دیکھئے: ص ۴۷۳ ج ۱، باب المسح علی الخفین، مطلب : فی لفظ كلّ اذا دخلت علی منكر أو معرّفٍ ، كتاب الطهارة ، قبيل : باب الحيض، ط : مكتبة دار الباز ، مكة المكرمة۔

....

خاتمہ......آثار صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ

خاتمہ میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے چند آثار نقل کئے جاتے ہیں:

(۱)......عن ابن عمر ‘ قال : من كان به جُرح معصوبٌ فخشي عليه العنتَ ‘ فليمسح ما حوله ‘ ولا يغْسِله۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اگر زخم پر پٹی باندھے ہوئے شخص کو پانی سے نقصان کا اندیشہ ہو تو اس کے اردگرد کا مسح کرلے اور اسے دھونے سے اجتناب کرے۔

(۲)......عن التّيمي ‘ قال : سألت طاؤوسا عن الجرح يكون بوجه الرّجل ، أو ببعض جسده عليه الدّواء أو الخِرقة ؟ قال : ان خشي مسح على الخِرقة ‘ وان لم يخش نزع الخِرقة۔

ترجمہ:......حضرت تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت طاووس رحمہ اللہ سے اس زخم کے بارے میں سوال کیا جو آدمی کے چہرے یا کسی دوسرے عضو پر ہو اور اس پر دوائی یا پٹی ہو (کہ وضو کے لئے اس کا کیا حکم ہے؟) فرمایا: اگر نقصان کا اندیشہ ہو تو اس پر مسح کرلے اور نقصان کا اندیشہ نہ ہو تو اسے کھول لے۔

(۳)......عن ابی العالية : انه اشتكى رِجْله فعصبها و توضّأ و مسح عليها و قال : اِنّها مريضة۔

ترجمہ:......حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ کے پاؤں پر چوٹ لگ گئی، انہوں نے اس پر پٹی باندھی اور وضو میں اس پر مسح کیا اور فرمایا: یہ بیمار ہے۔

(۴)......عن عمران بن حدیر ' قال : کان بی جرح من الطّاعون ، فسألت ابا مِجلزٍ فقال : امسح علیہ۔

ترجمہ:......حضرت عمران بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے طاعون کا ایک زخم ہوا تو میں نے اس کے بارے میں ابومجلز رحمہ اللہ سے سوال کیا،انہوں نے فرمایا کہ:اس پر مسح کرلو۔

(۵)......عن الشعبی والحسن انهما کانا یقولان یمسح علی الجبائر۔

ترجمہ:......حضرت شعبی اور حضرت حسن رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ: پٹی پر مسح کیا جائے۔

(۶)......عن سلمة بن کُهَیل ' قال : اصابنی مَحْمِل هاهنا ' ووضع شعبة اصبعه فی اصل حاجبه ' فعصبتُ علیه عِصابا 'فسألت سعیدَ بنَ جبیرٍ أمسحُ علیه ؟ فقال : نعم ،

ترجمہ:......حضرت سلمہ بن کہیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہاں (بھنؤوں کے نیچے) چوٹ لگی تو میں نے اس پر پٹی باندھ لی،اورسعید بن جبیر رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا اس پر مسح کروں؟ فرمایا: ہاں۔

(۷)......عن الحکم ' قال : اذا کان فی الید أو الرِّجْل الجرح فخشی علیه صاحبه اِن اصابه الماء ' مسح علی الخِرقة اذا توضأ۔

ترجمہ:......حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب آدمی کے ہاتھ یا پاؤں پر زخم ہو اور اسے پانی لگنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو اس پر پٹی رکھ کر وضو میں اس پر مسح کرلے۔

(۸)......عن ابراهیم قال : یمسح علیه ' فانّ اللّٰه یعذِر بالُعذر۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: پٹی پر مسح کرلے، کیونکہ اللہ تعالی عذر کو معاف فرماتے ہیں۔

(۹)......عن ابی مجلز انه قال : یمسح علیه۔

ترجمہ:......حضرت ابومجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: پٹی پر مسح کرے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۱۹/تا۱۲۱ج ۲، فی المسح علی الجبائر ، کتاب الطهارة ،رقم الحديث:۱۴۴۶/۱۴۴۷/۱۴۴۸/۱۴۴۶/۱۴۵۲/۱۴۵۴/۱۴۵۵/۱۴۵۷)

(۸)......عن ابن جريج قال : قلتُ لعطاء : ارأيتَ اِن اشتكيتُ اذنيَّ فاشتدَّ عليَّ اَن اغسلها قال : لا تُنقِّها و امِسَّها الماء فقط۔

ترجمہ:......حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میرے کان میں تکلیف ہو اور اسے دھونا دشواری کا باعث ہو، تو انہوں نے فرمایا: تم اسے اچھی طرح صاف نہ کرو، تم صرف اسے پانی لگادو۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۶۲ج ۱، فی باب المسح علی العصائب والجروح ، کتاب الطهارة ، رقم الحديث:۶۲۷)

تتمہ......نااہل طبیب کے بارے میں احادیث

(۱)......قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ایُّما طبیب تطبَّب علی قوم لا یُعرفُ له تطبُّبٌ قبل ذلک فأعُنَتَ ، فھو ضامن۔

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس طبیب نے لوگوں کا علاج کیا حالانکہ پہلے سے وہ اس فن میں معروف نہیں تھا، چنانچہ وہ باعث مشقت ہوجائے تو وہ ضامن ہے۔

(۲)......ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : من تطبَّب ولا یُعلم منه طِبٌّ فھو ضامن۔

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علاج کیا حالانکہ علاج کی اہلیت رکھنے میں وہ معروف نہ ہوتو وہ نقصان کا ضامن ہوگا۔

(ابوداؤد، باب فیمن تطبب ولا یعلم منه طب فأعنت ، کتاب الدیات ، رقم الحدیث:۴۵۸۷۔
نسائی، صفة شبه العمد ، الخ ، کتاب القسماۃ و القود والدیات ، رقم الحدیث:۴۸۴۵۔ابن ماجہ
باب من تطبّب ولا یُعلم منه طب ، کتاب الطب ، رقم الحدیث:۳۴۶۶)

تشریح:......علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

”و لفظ التفعل یدل علی تکلف الشیء والدخول فیه بکلفة ککونه لیس من اھله (فھو ضامن) لمن طبه بالدیة ان مات بسببه“۔

(فیض القدیر ص۱۳۷ ج۶، حرف المیم ، تحت رقم الحدیث:۸۵۹۶)

یعنی ”تفعل“ کا باب کسی بات میں تکلف اور بہ تکلف داخل ہونے کو بتاتا ہے جیسے یہ کہ علاج کرنے کا اہل نہ ہو، پھر بھی علاج کرے تو اگر اس کے علاج سے مریض فوت ہوجائے تو وہ دیت کا ضامن ہوگا۔

نااہل طبیب کے بارے میں فقہاء کی رائے اورنااہل طبیب کی تعریف

فقہاء نے اپنے زمانہ کے احوال کے مطابق نااہل طبیب کی تعریف مختلف الفاظ میں فرمائی ہے،"فتاوی سراجیہ میں ہے:" الذی یسقی الناس السُّمَّ و عندہ انّہ دواء"

ترجمہ:...... جوزہر پلادے اس حال میں کہ وہ اس کو دوا گمان کرے۔

(الفتاوی السراجیۃ ص۵۴۸، کتاب الحجر ، ط : زمزم،کراچی،دارالعلوم زکریا)

علامہ بابرتی لکھتے ہیں:

" الذی یسقی الناس فی امراضھم دواء مھلکا وھو یعلم ذلک او لا یعلم"۔

ترجمہ:...... جولوگوں کو بیماریوں میں مہلک دواپلادے جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

(عنایہ علی الہدایہ ۳۵۴ ج ۳، کتاب ال ، ط : دار الکتب العلمیہ ، بیروت)

بعض حضرات نے اسی کو کسی قدر وضاحت سے یوں لکھا ہے:

"یسقی الناس دواء مھلکا ولا یقدر علی ازالۃ ضرر دواء اشتد تاثیرہ علی المرضی"۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ ص ۴۴۹ ج ۵،(۴۵۰۲) القسم الثالث ، الفصل الثانی عشر : المبحث الثانی ، المطلب السابع الحجر للمصلحۃ العامۃ)

ترجمہ:...... جولوگوں کو مہلک دواء پلائے اور ایسی دوا کا منفی اثر دور کرنے پر قادر نہ ہو جو مریض پر ظہور پذیر ہو۔

حاصل یہ کہ جو دواؤں کی شناخت نہ رکھتا ہو، زہر کو امرت سمجھ لیتا ہو، اندازہ پر دوائیں دیتا ہو، اور منفی اثر کی حامل دواؤں کے مضر اثرات سے نمٹنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، ایسے شخص کو"طبیب جاہل" تصور کیا جائے گا۔ فقہاء کی یہ تعریف ان کے عہد اور زمانہ کے تناظر

میں بالکل صحیح ہے، کیونکہ اس زمانہ میں یہ فن اس قدر پیچ در پیچ اور شاخ در شاخ نہ ہوا تھا، لوگ دوسرے علوم کے ساتھ امراض کی علامات اور ادویہ پر ایک آدھ کتاب پڑھ لیا کرتے تھے، تجربات سے مزید رہنمائی ملتی تھی اور بس، اس کو طبابت کے لئے کافی تصور کیا جاتا تھا نہ اس کے لئے مستقل تعلیم درکار ہوتی نہ باضابطہ سند وتوثیق۔ (جدید فقہی مسائل ص۱۹ ج۵)

فقہاء نے جاہل طبیب کو علاج سے روکنے کا حکم دیا ہے۔ علامہ کاسانی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ تین ہی اشخاص پر حجر کے قائل ہیں: آوارہ فکر مفتی، جاہل طبیب اور دیوالیہ شخص جو لوگوں کو کرایہ پر اشیاء دینے کا معاملہ کیا کرے۔ اور خوب لکھا ہے کہ یہ ممانعت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تقاضہ سے ہے، اس لئے کہ جاہل مفتی مسلمانوں کے دین میں فساد کا سبب ہوگا، اور جاہل طبیب مسلمانوں کے ابدان بگاڑے گا، اور مفلس کرایہ پر لگانے والا لوگوں کے مال کو ضائع کرے گا۔

”وما روی عن ابی حنیفة رحمه الله : انه کان لا یجری الحجر الا علی ثلاثة : المفتی الماجن ، والطبیب الجاهل ، والمکاری المفلس .....لان المنع عن ذلک من باب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر ، لان المفتی الماجن یفسد أدیان المسلمین ، والطبیب الجاهل یفسد أبدان المسلمین ، والمکاری المفلس یفسد اموال الناس“۔

(بدائع الصنائع ص۸۲ ج۱۰، کتاب الحجر والحبس ، ط : دار الکتب العلمیه ، بیروت)

علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ نے بھی اس کی صراحت کی ہے، فرماتے ہیں کہ: اگر حجر کے ذریعہ عموی ضرر کو دور کرنا مقصود ہو، جیسے جاہل طبیب‘ آوارہ خیال مفتی اور مفلس کرایہ پر لگانے والا، تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے جو روایت ہے اس کے مطابق ایسا کرنا جائز ہے،

کیونکہ یہ کم نقصان کو گوارہ کرکے زیادہ نقصان کو دور کرنا ہے۔

’’حتی لو کان فی الحجر رفع ضرر عام کالحجر علی المتطبّب الجاھل والمفتی الماجن والمکاری المفلس جاز فی ما یروی عنہ اذ ھو دفع ضرر الاعلی بالادنی‘‘۔(ہدایہ ص۳۵۵ ج۳، باب الحجر للفساد ، کتاب الحجر، ط: مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

’’موسوعہ فقہیہ‘‘(ص۴۷ا ج۱۲،تطبیب) میں ہے:

طبیب کو ضامن بنایا جائے گا، بشرطیکہ وہ طب کے اصول سے ناواقف ہو، یا اس میں ماہر نہ ہو اور کسی مریض کا علاج کرے، اور علاج کی وجہ سے اس کو ہلاک کردے، یا کوئی عیب پیدا کردے، یا طب کے اصول جانتا ہو اور علاج میں کوتاہی کرے اور ہلاکت یا عیب سرایت کر جائے، یا قواعد علاج جانتا ہو اور کوتاہی بھی نہ کرے، لیکن مریض کی اجازت کے بغیر اس کا علاج کیا ہو، جیسے بچہ کا ختنہ اس کے ولی کی اجازت کے بغیر یا بڑے کا ختنہ جبرا یا اس کے سونے کی حالت میں کیا ہو، یا مریض کو کوئی دوا جبرا کھلائے اور اس سے تلف یا عیب پیدا ہو جائے، یا کسی بچہ کی طرف سے ہونے کے سبب غیر معتبر اجازت سے علاج کیا ہو جبکہ اجازت مثال کے طور پر ہاتھ یا بازو کاٹنے یا پچھنا لگانے یا ختنہ کرنے کی ہو، اور یہ ہلاکت یا عیب کا سبب بن گیا ہو، تو ان تمام صورتوں میں وہ اپنے علاج پر مرتب ہونے والے نقصانات کا ضمان دے گا۔

اور اگر اس کی اجازت دی گئی ہو، اجازت معتبر بھی ہو، اور وہ حاذق ہو اور اس کے ہاتھ سے جنایت نہ ہوتی ہو، اور جس میں اجازت دی گئی ہے اس سے تجاوز نہ کیا ہو، اور ہلاکت سرایت کر جائے تو ضامن نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس نے ایک مباح فعل کیا ہے جس کی اجازت تھی اور اس لئے کہ سرایت کر جانے کی وجہ سے جو چیز تلف ہوتی ہے اگر وہ بجائے

جہالت وکوتاہی کے کسی اجازت یافتہ سبب سے ہوتو ضمان نہیں ہوتا۔

''قاموس الفقہ''میں ہے:

ابن قیم رحمہ اللہ نے تفصیل سے اس پر گفتگو کی ہے کہ: طبیب کن صورتوں میں ضامن ہوگا اور کب ضامن نہیں ہوگا؟ تاہم جو شخص مناسب صلاحیت واہلیت سے محرومی کے باوجود لوگوں کو تختہ مشق بنائے، اس کی بابت اہل علم کا اجماع واتفاق ہے کہ وہ مریض کی جان جانے کی صورت میں ضامن ہوگا۔ (زادالمعاد ص ۱۳۹ ج ۴)

اگر معالج علاج کا مجاز ہے، لیکن اس نے طریقہ علاج میں کوتاہی کی ہے، اور مطلوبہ احتیاطی تدابیر کو روبہ عمل نہیں لایا ہے تب بھی مریض کو ہونے والے نقصان کا وہ ضامن ہوگا، چنانچہ علماء دردیر نے ختنہ کرنے' دانت نکالنے اور علاج کرنے میں کوتاہی کی صورت میں ضمان واجب قرار دیا ہے۔ (الشرح الصغیر ص ۷۴ ج ۴)

اسی طرح کی بات ''فتاوی بزازیہ'' میں بھی آئی ہے۔ (فتاوی بزازیہ ص ۷۹ ج ۵)

ان ہی عبارتوں سے یہ بھی واضح ہے، بلکہ صراحۃً اس کا ذکر کیا گیا ہے کہ: جو شخص علاج کرنے کا اہل ہو، اگر اس کی کوتاہی وبے احتیاطی کے بغیر مریض کو نقصان پہنچ جائے تو معالج اس کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ نے اصولی بات لکھی ہے کہ: دوشرطیں پائی جائیں تو معالج ضامن نہیں ہوگا، اور اگر ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو تو ضامن ہوگا۔ اول یہ کہ...... وہ اپنے فن میں بصیرت ومہارت رکھتا ہو۔ دوسرے ...... اس نے علاج میں کوتاہی سے کام نہ لیا ہو۔ بے بصیرتی کے ساتھ علاج بھی ناروا ہے اور بصیرت وحذاقت کے باوجود کوتاہی بھی ناقابل قبول اور موجب ضمان ہے۔ (المغنی ص ۳۱۲ ج ۵)

بلا اجازت آپریشن

اس ضمن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مریض اور اس کے اولیاء کی اجازت کے بغیر ڈاکٹر کا آپریشن کرنا درست ہوگا یا نہیں؟

فقہی نظائر اور تفصیلات کو سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مریض یا اس کے اولیاء واعزہ سے آپریشن کی اجازت لینا ممکن نہ ہو اور مریض کی نوعیت ایسی ہو کہ اسی طریقۂ علاج سے چارہ نہ ہو اور تاخیر وانتظار کی گنجائش بھی نہ ہو تو ڈاکٹر کا ان کی اجازت کے بغیر آپریشن کرنا جائز ہوگا، اس لئے کہ ممکن حد تک نفس انسانی کو بچانے کی کوشش خود اللہ تعالی کی طرف سے واجب ہے، لہذا گو وہ انسان کی طرف سے اجازت یافتہ نہیں لیکن خود شارع کی طرف سے ماذون واجازت یافتہ متصور ہوگا۔

فقہاء نے بھی شریعت کے اس اہم اصول کو اپنے اجتہادات میں برتا ہے۔ ابن قدامہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: اگر کوئی شخص دوسرے کے کھانے پر یا شوربہ کے استعمال پر مضطر ہو گیا اور اس سے وہ چیز طلب کی، اس نے اس وقت اس سے مستغنی ہونے کے باوجود منع کر دیا اور اس کی موت واقع ہوگئی تو جس سے مانگا تھا، وہ اس کا ضامن ہوگا۔ (المغنی ص ۲۳۸ ج ۸)

ہاں اگر مریض خود اجازت دینے کے موقف میں ہو یا اس کے اولیاء موجود ہوں تو ان سے اجازت لینا واجب ہے، اور باوجود قدرت وامکان کے بلا اجازت آپریشن کیا، یا کوئی ایسا طریقہ علاج اختیار کیا جو امکانی طور پر ہلاکت کا باعث ہوسکتا ہے، اور مریض کی جان چلی گئی یا اس کا کوئی عضو جاتا رہا تو معالج پر اس کی ذمہ داری ہوگی، چنانچہ ابن قدامہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ: اگر ولی کی اجازت کے بغیر بچہ کا ختنہ کیا اور اس کا زخم پھیل گیا تو ضامن ہوگا، اس لئے کہ اس کو کاٹنے کی اجازت نہیں تھی، اور اگر حاکم یا ایسے شخص نے ختنہ کیا جس

کو اس پر ولایت حاصل تھی یا جس شخص نے کیا اس کو ان دونوں سے اجازت حاصل تھی تو وہ ضامن نہیں ہوگا، اس لئے کہ شرعا وہ اس کا مجاز ہے۔

فقہائے حنفیہ میں ابن نجیم رحمہ اللہ نے لکھا کہ:

معالج کی کوتاہی اور بلا اجازت ولی علاج یہ دونوں باتیں ضمان کے واجب ہونے کے مستقل اسباب ہیں۔(البحر الرائق ص ۲۹ ج ۸)

ان تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ولی موجود ہو اور اس کی اجازت کے بغیر آپریشن کیا گیا اور اس سے نقصان پہنچا تو معالج اس کا ضامن ہوگا۔

(قاموس الفقہ ص ۳۳۲ ج ۴، طب وطبیب)

حیض کے مسائل

اس رسالہ میں حیض کے مسائل تفصیل سے جمع کیے گئے ہیں۔ساتھ ہی حیض کے متعلق چند مفید بحثیں مثلاً: حیض کی تکلیف پر اجر، حالت حیض میں جماع پر وعید، ایک گناہ کی وجہ سے عورتوں پر حیض مسلط کیا گیا، حائضہ کے لئے روزہ کی قضا اور نماز کی عدم قضا کی وجہ وغیرہ امور بھی جمع کیے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر...... جامعۃ القراءات، کفلیتہ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ، والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین ، اما بعد!

علماء نے لکھا ہے کہ: بقدر ضرورت حیض کے احکام کا سیکھنا عورت پر واجب ہے۔ شوہر یا ولی کے لئے ضروری ہے کہ اگر وہ حیض کے احکام سے واقف ہیں تو بقدر ضرورت اس کو تعلیم دیں، ورنہ علماء سے دریافت کرنے کے لئے باہر نکلنے کی اجازت دیں۔ مسائل حیض سیکھنے کے لئے عورت کو باہر نکلنے سے روکنا ممنوع وحرام ہے۔ ہاں اگر شوہر یا ولی خود (کسی اہل علم) سے پوچھ کر بتادے تو پھر عورت کو باہر نکلنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر شوہر یا ولی نکلنے کی اجازت دیتے ہیں تو عورت بلا اجازت نکل سکتی ہے۔

(موسوعہ فقہیہ (اردو) ص۳۲۰ ج۱۸)

علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حیض کے مسائل کا جاننا بہت اہم اور ضروری ہے، کیونکہ اس سے بے شمار احکام متعلق ہیں، جیسے: طہارت' نماز' قرآن مجید کی تلاوت' روزہ' اعتکاف' حج' بلوغ' وطی' طلاق' عدت اور استبراء وغیرہ، یہ اہم واجبات میں سے ہے، اس لئے کہ جس چیز کی جہالت کا ضرر اور نقصان جتنا بڑا ہوگا اسی تناسب سے اس چیز کے علم کا مرتبہ بھی بڑھا ہوا ہوگا۔ اور حیض کے مسائل سے ناوقفیت کا ضرر دوسرے مسائل کی جہالت کے ضرر سے بہت بڑھا ہوا ہے، لہذا حیض کے مسائل کے جاننے کی طرف توجہ دینی بے حد ضروری ہے۔

(البحر الرائق ص۳۳۰ ج۱ (ط: زکریا بک ڈپو، دیوبند)، باب الحیض ، کتاب الطھارۃ)

حیض کے بعض مسائل مشکل بھی ہیں، اور عورتیں اکثر ان مسائل سے ناواقف ہوتی

ہیں، اب تو اللہ تعالی کا فضل ہے کہ عورتوں کے مدارس کی وجہ سے کئی معلمات نے عام مسائل سیکھ لئے ہیں، مگر سارے مسائل کے علم سے اکثر پھر بھی ناواقف ہیں۔

ایک مشکل یہ بھی کہ ہمارے معاشرے میں غیر شرعی حیاء کے تصور نے ان مسائل سے واقفیت اور اہل علم سے سوال میں شرم کا پردہ ڈال دیا ہے، اس لئے عورتیں اہل علم سے اس طرح کے مسائل پوچھنے سے شرم کرتی ہیں، حالانکہ شرعی احکام کے جاننے میں شرم وحیا نہیں کرنی چاہیۓ۔ انصار کی عورتوں کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے کہ: سب سے اچھی خواتین انصار کی خواتین ہیں، دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے میں ان کے لئے حیاء رکاوٹ نہیں بنتی ہے۔

''عن عائشة انها قالت : نِعم النساء نساء الانصار لم يكن يَمْنَعُهُنَّ الحياء ان يَتَفَقَّهْنَ في الدين ' وان يسألْنَ عنه ، الخ۔

(مصنف عبد الرزاق ص۳۱۴ ج۱، باب غسل الحائض ، كتاب الحيض ، رقم الحديث:۱۲۰۸)

ایک بات یہ بھی عرض کرنی ضروری ہے کہ ہر عالم سے عورتیں حیض کے مسائل (بلکہ عام مسائل بھی) نہ پوچھیں، بلکہ اس بات کی تحقیق کرلیں کہ جن سے مسئلہ معلوم کرنا ہے وہ عالم عمر رسیدہ ہو، مسائل کو جانتا ہو، اور نیک و پرہیزگار ہو۔ بعض نوجوان علماء سے عورتوں نے مسائل پوچھے اور بار بار فون کے نتیجے میں نامناسب حالات پیش آئے، اس لئے بہت احتیاط کرے اور نیک اور متقی عالم سے مسئلہ پوچھے۔

راقم الحروف سے جب اس قسم کے سوالات ہوتے ہیں، تو اکثر کہتا ہوں کہ اپنے شوہر یا کسی محرم کے ذریعہ مسئلہ معلوم کرلو، اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پوچھ لیں۔

ان امور کی وجہ سے خیال آیا کہ حیض کے مسائل کو تفصیل سے جمع کروں تا کہ عام

عورتوں کے لئے اس کا سمجھنا اوراس پرعمل کرنا آسان ہوجائے۔اس لئے حیض کے مسائل کو تفصیل سے جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔خاتمہ میں کچھ اورمفید بحثیں بھی ذکر کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائیں،اور ذخیرۂ آخرت و ذریعہ نجات بنائے،آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۳/رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ مطابق: ۲۷/اپریل ۲۰۲۰ء

پیر

نوٹ:...... جہاں کوئی حوالہ نہیں وہ مسائل جن جن کتابوں سے لئے گئے ہیں،ان کی فہرست آخر میں ’’مراجع‘‘ کے عنوان سے لکھ دی گئی ہیں۔

نوٹ:......ایک عالم نے رسالہ دیکھ کر فرمایا: اس کو اور زیادہ آسان اور مختصر بناؤ، ان کی درخواست پر اس کی تلخیص کی گئی جو اس کے ساتھ شامل اشاعت ہے۔ اس لئے ان رسالوں میں بعض مضامین مکرر بھی ہوگئے ہیں۔

حیض کے مسائل

مسئلہ:......حیض وہ خون ہے جو رحم سے بغیر ولادت یا بیماری کے ہر مہینہ میں عورت کی آگے کی راہ سے نکلتا ہے۔

مسئلہ:......حیض کے خون کے لئے ضروری ہے کہ وہ رحم حمل سے خالی ہو، یعنی عورت حاملہ نہ ہو۔ حالت حمل میں جو خون آئے وہ استحاضہ ہے چاہے جتنے دن آئے حیض نہیں۔

مسئلہ:...... بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے۔ جب تک بچہ آدھے سے زیادہ نہ نکل آئے تب تک جو خون آئے گا اس کو استحاضہ ہی کہیں گے۔

مسئلہ:......اگر خون پاخانہ کے مقام کی طرف سے نکلے تو حیض نہیں ، اور اس کے بند ہوجانے پر غسل فرض نہیں، بلکہ مستحب ہے۔

مسئلہ:......زمانۂ حیض کے علاوہ اور دنوں میں کسی دوائی کے استعمال سے خون آجائے وہ بھی حیض نہیں ہے۔

مسئلہ:......حیض کا وقت نو (۹) سال کی عمر سے ایاس (یعنی ناامیدی کی عمر) تک ہے۔ نو برس سے پہلے جو خون آئے وہ حیض نہیں ہے۔

مسئلہ:......ایاس کا وقت پچپن برس کی عمر ہونے پر ہوتا ہے، یہی اصح ہے، اور اسی پر فتوی ہے۔ لیکن حقیقت میں اس کا تعلق جغرافیائی موسم' اغذیہ اور سماجی حالات سے ہے، اس لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ: اس عمر کے بعد بھی اگر ''دم قوی'' آئے تو وہ حیض ہی ہے۔ پچپن سال کے بعد جو خون آئے وہ حیض نہیں، بشرطیکہ وہ قوی نہ ہو، یعنی زیادہ سرخ یا سیاہ نہ ہو، پس اگر ایسا ہے تو حیض ہے۔ اور اگر زرد، سبز یا خاکی رنگ ہو تو حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے، بشرطیکہ

اس عمر سے پہلے رنگوں میں کسی رنگ کا خون نہ آتا ہو، ورنہ عادت کے مطابق ہوگا تو اب بھی حیض شمار ہوگا۔

مسئلہ:......خون کا فرج خارج تک نکلنا، اگر چہ گدی کے گر جانے سے ہو۔ پس جب تک گدی یا روئی خون اور فرج خارج کے درمیان حائل ہے تو حیض نہ ہوگا۔

مسئلہ:......حیض کے خون میں سیلان (بہنا) شرط نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب تک خون فرج کے سوراخ سے باہر کی کھال تک نہ آئے اس وقت تک حیض شروع ہونے کا حکم نہیں لگے گا، اور سوراخ سے باہر کی کھال میں نکل آئے تب سے حیض شروع ہوگا، کیونکہ بہنا شرط نہیں۔

مسئلہ:......اگر کوئی عورت سوراخ کے اندر روئی وغیرہ رکھ لے جس سے خون باہر نہ نکلنے پائے تو جب تک سوراخ کے اندر ہی اندر خون رہے اور باہر والی روئی یا گدی وغیرہ پر خون کا دھبا نہ آئے تب تک حیض شروع ہونے کا حکم نہ لگے گا۔ اور جب خون کا دھبا باہر والی کھال میں آجائے یا روئی وغیرہ کھینچ کر باہر نکال لے تب سے حیض کا حساب ہوگا، اور جس وقت سے خون کا دھبا باہر کی کھال میں یا روئی وغیرہ کے باہر والے حصہ پر دیکھا ہے اسی وقت سے حیض شروع ہونے کا حکم ہوگا۔

حیض کے خون کا رنگ

مسئلہ:......حیض کا خون ان چھ رنگوں میں کسی ایک رنگ کا ہو: (۱): سیاہ، (۲): سرخ، (۳): زرد، (۴): تیرہ (سرخی مائل کالا، یعنی گدلا) (۵): سبز، (۶): خاکستری (مٹیالا) اور جب تک بالکل سفید نہ ہوجائے وہ حیض ہے۔ تری کی حالت کا اعتبار ہے، پس جب تک کپڑا تر ہے، اگر اس وقت تک خالص سفیدی ہو، اور جب خشک ہوجائے تب زرد ہوجائے تو اس کا

حکم سفیدی کا ہے، اور تر حالت میں سرخ یا زرد ہے اور خشک ہونے کے بعد سفید ہو گیا تو سرخ یا زرد سمجھا جائے گا، اور وہ حیض ہوگا۔

حیض کی اقل واکثر مدت اور چند مسائل

مسئلہ:......حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور تین راتیں ہیں۔ تین دن سے ذرا بھی کم ہو تو حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے کہ کسی بیماری کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہے۔

مسئلہ:......حیض کی اکثر مدت دس دن اور دس راتیں ہیں، پس اگر دس دن سے زیادہ جو خون نظر آیا وہ حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہوگا۔

مسئلہ:......دو حیض کے درمیان پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہے، اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ سو اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینے تک خون نہ آئے پاک رہے گی۔

مسئلہ...... مدت حیض میں ہر وقت اور ہر دن خون کا آنا ضروری نہیں، مدت کے اندر بعض ایام میں خون نہ آئے اور ابتداء اور انتہاء میں خون آجائے تو ان درمیانی ایام کے احکام بھی حیض ہی کے ہوں گے۔

مسئلہ:......اگر کسی کو تین دن رات خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے اور تین دن یہ جو پندرہ دن کے بعد ہیں حیض کے ہیں، اور بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔

مسئلہ:......اگر کسی کو ایک یا دو دن خون آیا (یعنی تین دن سے کم خون آیا) پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر ایک دو دن خون آیا تو بیچ کے پندرہ دن تو پاکی کا زمانہ ہی ہے، اور شروع اور آخر کے ایک دو دن جو خون آیا ہے، وہ بھی حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......ایک عورت کو ہمیشہ تین دن یا چار دن خون آتا تھا، پھر کسی مہینہ میں زیادہ آ گیا، لیکن دس دن سے زیادہ نہیں تو وہ سب حیض ہے، اور اگر دس دن سے بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے عادت کے ہیں اتنا تو حیض ہے، باقی سب استحاضہ ہے۔ مثلاً کسی کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے، لیکن کسی مہینہ میں نو دن یا دس دن خون آیا تو یہ سب حیض ہے، اور اگر دس دن رات سے ایک لحظہ بھی زیادہ خون آئے تو وہی تین دن عادت کے حیض ہیں اور باقی دنوں کا سب استحاضہ ہے، ان دنوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ:......ایک عورت کی کوئی عادت مقرر نہیں، کبھی چار دن خون آتا ہے، کبھی سات دن، اسی طرح بدلتا رہتا ہے، کبھی دس دن بھی آ جاتا ہے تو یہ سب حیض ہے۔ ایسی عورت کو کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آئے تو دیکھو کہ اس سے پہلے مہینہ میں کتنے دن حیض آیا تھا، بس اتنے دن حیض کے اور باقی سب استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......کسی کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا، پھر ایک مہینہ میں پانچ دن خون آیا، اس کے بعد دوسرے مہینہ میں پندرہ دن خون آیا تو ان پندرہ دنوں میں پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استحاضہ ہے، اور پہلی عادت کا اعتبار نہ کریں گے، اور یہ سمجھیں گے کہ اس کی عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہوگئی۔

مسئلہ:......حیض یا نفاس میں ایک مرتبہ کے بدلنے سے عادت بدل جاتی ہے، اسی پر فتوی ہے، مثلاً کسی عورت کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا، پھر ایک مہینے میں پانچ دن خون آیا اس کے بعد دوسرے مہینے میں پندرہ دن خون آیا تو ان پندرہ دن میں سے پانچ دن حیض کے اور دس دن استحاضہ کے ہیں، اب عادت یعنی چار دن کا اعتبار نہیں کریں گے، اور یہ سمجھیں گے عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہوگئی ہے۔ نفاس کو بھی اسی پر قیاس کر لیجئے۔

مسئلہ:......کسی عورت کو ایک دن یا کئی دن خون آیا، پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی اس کا کچھ اعتبار نہیں، بلکہ یوں سمجھیں گے گویا اول سے آخر تک برابر خون جاری رہا۔اب جتنے دن حیض آنے کی عادت ہو اتنے دن تو حیض کے ہیں، باقی سب استحاضہ ہے۔مثلا: کسی کو ہر مہینہ کی پہلی، دوسری اور تیسری تاریخ کو حیض آنے کا معمول ہے، پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ کو خون آیا پھر چودہ دن پاک رہی، پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھیں گے سولہ دن گویا برابر خون آیا، اس میں سے تین دن اول کے تو حیض کے ہیں اور تیرہ دن استحاضہ ہے۔اور اگر چوتھی، پانچویں، چھٹی تاریخ کی عادت تھی تو یہ تاریخیں حیض کی ہیں اور تین دن اول کے اور دس دن بعد کے استحاضہ کے ہیں، اور اگر اس کی کچھ عادت نہ ہو بلکہ پہلے پہل خون آیا ہو تو دس دن حیض ہے، اور چھ دن استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کچھ کم آئے تو سب حیض ہے، اور دس دن سے زیادہ آئے تو پورے دس دن حیض ہے، اور جتنا زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......کسی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا کئی مہینے تک برابر آتا رہا تو جس دن خون آیا ہے اس دن سے لے کر دس دن رات حیض ہے، اس کے بعد بیس دن استحاضہ ہے، اس طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جائے گا۔

دواؤں کے ذریعہ حیض روک لیا پھر عادت کے ایام میں دھبا آ گیا

مسئلہ:......مانع حیض دواؤں کے ذریعہ سے حیض روک لیا، پھر عادت کے ایام میں خون آ گیا یا تھوڑا سا دھبا آ گیا تو کیا حکم ہے؟ اس سلسلہ میں کچھ تفصیل کی ضرورت ہے، جو درج کی جا رہی ہے:

(۱)......حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور حضرت امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین رات یعنی :۷۲/ گھنٹے ہیں۔

(۲)......حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک دو دن اور تیسرے دن کا اکثر حصہ ہے' یعنی پونے تین دن حیض کی اقل مدت ہے' اور اس کی صراحت :۶۷/ گھنٹے کی گئی ہے۔ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول ثانی کے مطابق حیض کی اقل مدت تین دن اور دو راتیں ہیں، لہذا حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک :۷۲/ گھنٹے سے کم مدت تک خون آکر بند ہو گیا ہے تو حیض کا خون شمار نہ ہوگا، بلکہ استحاضہ اور بیماری کا خون شمار ہوگا۔ اور اس حالت میں عورت کو حیض میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ ہاں البتہ اس خون کے خارج ہونے کی وجہ سے اس کا وضو ٹوٹ گیا، لہذا اگر وقفہ وقفہ سے وہ خون نکلا ہے تو جس وقت نکلنے میں وقفہ ہو جائے اس وقت وضو کر کے طواف کر سکتی ہے' اور نماز اور تلاوت بھی کر سکتی ہے' اور اسی حالت میں رمضان المبارک میں روزہ بھی رکھ سکتی ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کے مطابق اگر :۶۷/ گھنٹے سے کم عرصہ تک خون آکر بند ہو گیا ہے تو وہ حیض کا خون نہیں ہے، بلکہ استحاضہ اور بیماری کا خون ہے، اس کی وجہ سے عورت حالت حیض میں شمار نہ ہوگی۔ ہاں البتہ اس کی وجہ سے عورت کا وضو ٹوٹ گیا۔

(۳)......اب اگر عورت نے مانع حیض دوا استعمال کر کے حیض کا خون روک لیا ہے اور اپنے آپ کو پاک سمجھ کر طواف کر لیا یا نماز و تلاوت کر لی' اور رمضان المبارک میں روزہ رکھ لیا اس کے بعد پھر عادت کے ایام میں خون کا دھبا آگیا تو اس کی مشہور ترین چھ شکلیں ہیں۔ اور ان میں چار شکلوں میں باتفاق حنفیہ عورت کو حالت حیض میں شمار نہیں کیا جائے گا' اور ایک شکل میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور جمہور احناف کے درمیان اختلاف ہے، اور ایک

شکل میں بالاتفاق عورت کو حیض والی شمار کیا جائے گا۔

شکل:۱......مانع حیض دوا کے استعمال کے بعد عادت کے ایام میں صرف ایک بار خون کا دھبا آیا، اس کے بعد آئندہ ماہواری تک یا پندرہ دن تک کوئی خون نہیں آیا۔

شکل:۲......متعدد بار دھبا نظر آیا: مگر پندرہ‘ بیس گھنٹے کے اندر اندر کئی بار خون کا دھبا آ کر آئندہ ماہواری تک یا پندرہ دن تک کے لئے بند ہوگیا۔

شکل:۳......ایک دن‘ ایک رات یعنی چوبیس گھنٹے یا اس سے زائد زمانہ تک خون کا دھبا بار بار آیا۔

شکل:۴......۶۶ر گھنٹے تک بار بار خون کا دھبا آتا رہا، اس کے بعد آئندہ ماہواری تک یا پندرہ دن تک کوئی دھبا نہیں آیا۔

ان چار شکلوں میں باتفاق تمام فقہاء احناف حیض کا خون شمار نہ ہوگا اور عورت کو حیض والی شمار نہیں کیا جائے گا۔ اس کے لئے نماز‘ طواف‘ روزہ‘ تلاوت قرآن سب کچھ جائز ہے۔

شکل:۵......مانع حیض دوا کے استعمال کے باوجود: ۶۷ر گھنٹے یا اس سے زائد: ۷۲ر گھنٹے سے کم زمانہ میں بار بار خون کا دھبا آیا تو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک وہ عورت حیض والی شمار کی جائے گی۔ نماز‘ روزہ‘ طواف‘ تلاوت سب کچھ اس کے لئے حرام اور ناجائز ہے۔ اور حضرات طرفین رحمہما اللہ اور جمہور احناف کے نزدیک عورت کو حیض والی شمار نہیں کیا جائے گا۔

شکل:۶......مانع حیض دواؤں کے استعمال کے باوجود: ۷۲ر گھنٹے یا اس سے زائد زمانہ تک بار بار خون کا دھبا آیا ہے تو باتفاق عورت حیض والی شمار ہوگی۔ (انوار مناسک ص ۳۴۸ تا ۳۵۲)

حائضہ کے تین حالات: مبتدأہ، معتادہ، متحیرہ اوران کے مسائل

حائضہ کی تین حالتیں ہیں: مبتدأہ، معتادہ، متحیرہ۔

(۱)......مبتدأہ: وہ عورت جس کو پہلی بار حیض یا نفاس آیا ہو، یعنی وہ عورت جس کو اس سے پہلے کبھی حیض نہ آیا ہو۔

مسئلہ......اگر مبتدأہ خون دیکھے اور اس وقت اس کی عمر نو سال یا اس سے زائد ہو، اور خون تین سے کم نہ ہو، اور نہ دس دن سے زیادہ ہو، تو یہ حیض کا خون ہوگا۔

(۲)......معتادہ: وہ عورت ہے جس کو ایک صحیح حیض اور ایک صحیح طہر یا ان دونوں میں سے ایک پہلے آچکا ہو۔

معتادہ اپنی عادت کے مطابق خون دیکھے گی، یا عادت سے کم پر خون بند ہو جائے گا، یا عادت سے بڑھ جائے گا۔

مسئلہ:......اگر معتادہ اپنی عادت کے مطابق خون دیکھے، یعنی خون بند ہو جائے، نہ عادت سے کم ہو نہ عادت سے زیادہ تو خون کے ایام حیض ہوں گے، اور اس کے بعد پاکی کے ایام، لہذا اگر پانچ دن حیض کی عادت ہو، اور پچیس دن پاکی کے، اور اسی عادت کے مطابق خون اور طہر دیکھے تو اس کی عادت کے مطابق اس کا حیض پانچ دن ہوگا، اور طہر پچیس دن ہوگا۔

مسئلہ:......معتادہ کا خون عادت سے پہلے بند ہو جائے تو وہ اسی وقت پاک ہو جائے گی، اور اپنی عادت مکمل نہیں کرے گی، بشرطیکہ خون تین دن سے کم پر بند نہ ہوا ہو۔

مسئلہ:......معتادہ کا خون عادت سے پہلے بند ہو جائے تو عادت کے ایام پورے ہونے سے پہلے وطی کی اجازت نہیں۔ مثلاً ایک عورت کی عادت چھ دن حیض کی ہے، اور اب چار دن میں حیض بند ہو گیا تو غسل کر کے نماز پڑھے گی، مگر شوہر سے صحبت نہیں کرے گی۔

مسئلہ:......اگر معتادہ کو تین دن سے پہلے خون بند ہوجائے تو وہ خون حیض نہیں ہوگا، اس وجہ سے وہ ان ایام کے نماز وروزہ کی قضا کرے گی۔

مسئلہ:...... جب بھی خون بند ہوجائے تو نماز پڑھے گی، البتہ آخر مستحب وقت تک لازماً انتظار کرے گی، اگر خون وقت کے اندر نہ آئے تو وضو کرکے نماز پڑھے گی۔اسی طرح اگر رات میں خون بند ہوجائے تو روزہ بھی رکھے گی۔

مسئلہ:......عادت سے پہلے اور تین دن کے بعد خون بند ہونے اور تین روز سے پہلے خون بند ہونے کے درمیان فرق ہے کہ تین روز کے بعد عادت سے پہلے جب خون بند ہوگا غسل کرکے نماز پڑھے گی، (صرف وضوکرکے نہیں) اگر تین دن سے پہلے خون بند ہوجائے تو صرف وضوکرکے نماز پڑھے گی۔

مسئلہ:......عادت والی عورت کو اپنی عادت سے خون زیادہ آجائے اور دس دن سے زیادہ نہ آئے تو یہ عورت عادت کے دن کے بعد بھی حائضہ شمار ہوگی۔مثلاً ایک عورت کی عادت چار دن تھی، اور اب خون نو دن آیا تو پورے نو دن حائضہ شمار ہوگی۔

مسئلہ:......عادت والی عورت اپنی عادت کے خلاف خون دیکھے تو دو حال سے خالی نہیں، یا تو عادت بدل چکی ہوگی یا نہیں، اگر عادت نہیں بدلی ہے تو عادت کے مطابق حکم جاری ہوگا، یعنی عادت کے اندر نظر آنے والا خون حیض ہوگا، اور جو عادت سے زیادہ ہوگا وہ استحاضہ ہوگا۔اور اگر عادت بدل گئی ہو تو سب حیض ہوں گے۔

مسئلہ:......عادت والی عورت اپنی عادت کے خلاف خون دیکھے تو اگر دس دن سے زائد نہ آئے تو کل ایام حیض میں شمار ہوں گے، بشرطیکہ اس کے بعد پندرہ دن پاک رہے۔اور اگر دس دن سے زیادہ آئے تو عادت کے بقدر ایام حیض ہوگا۔

عادت کی قسمیں: متفقہ،مختلفہ،اورمرتبہ وغیرمرتبہ

عادت کی دوقسمیں ہیں: متفقہ اورمختلفہ۔

متفقہ یہ ہے کہ:......جس کے ایام حیض ہر ماہ برابر ہوں ، جیسے ہر مہینے سات دن ،تو ایسی عورت اپنی عادت کے بقدر حائضہ ہوگی۔اس سے زائد کی طرف توجہ نہیں دے گی۔

اورمختلفہ یہ ہے کہ:......جس کے ایام حیض برابر نہ ہوں،اس کی دوقسمیں ہیں: مرتبہ اور غیر مرتبہ:

مرتبہ یہ ہے کہ:......ایک مہینے میں تین دن ، دوسرے مہینے میں چار دن ،تیسرے مہینے میں پانچ دن خون دیکھے، پھر دوبارہ اسی کے مطابق خون دیکھے،اسی طرح سلسلہ جاری ہوتو یہ جس مہینے میں حائضہ ہو،اوراس مہینہ کی عادت اس کو یاد ہوتو اسی پرعمل کرے گی۔اوراگر اس مہینے کہ عادت اس کو یاد نہ ہوتو تین دن حائضہ ہوگی،اس لئے کہ یہ یقینی ہے۔

مثلا: ایک عورت کو جنوری میں تین دن ،فروری میں چار دن اور مارچ میں پانچ دن حیض آتا ہے، پھراپریل میں تین دن ،مئی میں چار دن ، جون میں پانچ دن حیض آتا ہے، اوراسی طرح سلسلہ جاری ہےتو اب اگست میں حیض آیا اوراس کو اگست کے چار دن کی عادت معلوم ہےتو اس پرعمل کرے کہ چار دن حیض کے ہیں، بقیہ پاکی کے،اوراگر اگست میں خون آیا اوراس کو عادت کے دن یادنہیں تو تین دن حیض شمار کرے گی ، بقیہ دن پاکی کے۔

غیرمرتبہ یہ ہے کہ:......عادت میں تقدم وتاخر ہوتا رہتا ہو،جیسے کوئی عورت کسی مہینے میں تین دن، دوسرے مہینے میں پانچ دن اورتیسرے مہینے میں چار دن خون دیکھے،اگران دنوں میں اندازہ لگانا ممکن ہواس طرح کہ خون میں کوئی تبدیلی محسوس نہ ہوتو، یہ پہلی عادت کی طرح

سمجھا جائے گا۔

مثلا: ایک عورت کو جنوری میں تین دن، فروری میں پانچ دن اور مارچ میں چار دن حیض آیا ہے، اب یہ عورت دیکھے کہ اپریل میں تین دن، اور مئی میں پانچ دن اور جون میں چار دن خون آیا ہے، تو اسی طرح حیض کا حکم ہوگا، یعنی جولائی میں تین دن، اگست میں پانچ دن اور ستمبر میں چار دن حیض کے شمار ہوں گے، بقیہ پاکی کے۔

(٣)......متحیرہ: وہ عورت ہے جو اپنی عادت یعنی تعداد یا تاریخ بھول گئی ہو۔ اسی کا دوسرا نام: ضالہ، مضلہ، محیرہ (یاء کے کسرہ کے ساتھ) بھی ہے، اس لئے کہ وہ فقیہ کو حیرت میں ڈال دیتی ہے۔

مسئلہ:...... پاکی کی اکثر مدت کوئی نہیں، اس لئے ہوسکتا ہے کہ عورت کبھی حائضہ ہی نہ ہو۔ اور کبھی سال میں ایک مرتبہ حائضہ ہو۔

مسئلہ:......دوحیضوں کے درمیان پاکی کی کم سے مدت پندرہ دن اور رات ہے۔

حصول طہارت کے دو امور: خون کا بند ہونا، یا سفید رطوبت دیکھنا

مسئلہ:......دو امور میں سے کسی ایک کے پائے جانے سے حیض سے طہارت حاصل ہوجاتی ہے،: خون کا بند ہونا، یا سفید رطوبت دیکھنا۔

مسئلہ:......خون بند ہونے سے مراد خشک ہونا ہے، یعنی کپڑے پر خون کا کوئی دھبا نظر نہ آئے، اسی طرح تمام خونوں سے پاک ہوکر کپڑا خشک نکلے، اور اگر گیلا پن نظر آئے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں، حیض ختم ہوگیا۔

مسئلہ:......حیض کی انتہا خون کا بند ہونا ہے، جب خون بند ہوجائے گا عورت پاک ہوجائے گی، خواہ اس کے بعد سفید رطوبت نکلے یا نہ نکلے۔

طہر کی دوقسمیں ہیں: صحیح اور فاسد، تام اور ناقص

طہر کی دوقسمیں ہیں: ایک صحیح اور فاسد، دوسری تام اور ناقص۔

طہر صحیح...... پندرہ روز یا اس سے زیادہ پاک رہنا کہ اس درمیان کسی طرح کا خون نہ آئے، نہ شروع میں اور نہ درمیان میں اور نہ آخر میں، اور دو صحیح حیض کے درمیان واقع ہو۔

طہر فاسد......طہر صحیح کے کسی بھی وصف میں اس کے خلاف ہو، یعنی پندرہ دن سے کم ہو، یا درمیان میں خون آجائے، یا دو صحیح حیض کے درمیان واقع نہ ہو۔

مسئلہ:......اگر طہر پندرہ دن سے کم ہو تو وہ طہر فاسد ہے۔ اور وہ مسلسل خون آنے کے درجہ میں ہو جائے گا۔ اور اگر پندرہ دن طہر رہے، لیکن اس کے درمیان خون آجائے تو طہر فاسد ہو جائے گا، جیسے پہلی بار بالغہ ہونے والی عورت گیارہ دن خون دیکھے اور پندرہ دن طہر، پھر خون مستقل جاری ہو جائے، اس صورت میں طہر صحیح اور واضح ہے، کیونکہ مکمل پندرہ دن طہر رہا ہے، لیکن معنوی اعتبار سے فاسد ہے، کیونکہ گیارہویں دن جس میں نماز پڑھے گی وہ طہر کا ایک حصہ ہے، چونکہ اس طہر کی ابتدا میں ایک دن خون آیا ہے، لہذا یہ طہر فاسد ہو جائے گا۔

اگر طہر پندرہ دن ہو، لیکن دو استحاضہ کے درمیان ہو یا حیض اور نفاس کے درمیان ہو یا نفاس اور استحاضہ کے درمیان ہو یا ایک نفاس کے درمیان ہو ان تمام صورتوں میں طہر فاسد ہوگا۔

طہر تام...... جو طہر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ہو، خواہ صحیح ہو یا فاسد۔

طہر ناقص...... جو طہر پندرہ دن سے کم ہو، یہ طہر فاسد کی ایک قسم ہے۔

حیض پر مرتب ہونے والے احکام: بلوغ، پاکی حاصل کرنا، حائضہ کا غسل، حائضہ کا پاک ہونا

بلوغ......حیض بلوغ کی ایک علامت ہے، اس کی وجہ سے عورت مکلّف ہوجاتی ہے، اگر عورت نوسال کی عمر میں خون دیکھے تو وہ بالغہ اور مکلفہ ہوجائے گی۔

پاکی حاصل کرنا......حائضہ جنابت کے حدث کو دور کرنے کے لئے غسل کرے تو اس کا غسل درست نہیں، (اس لئے کہ حیض کا خون جاری ہے)۔

حائضہ کا غسل......حیض کی وجہ سے غسل واجب ہوجاتا ہے تو جب خون آنا بند ہوجائے تو عورت پر غسل کرنا واجب ہوگا تاکہ حیض کی وجہ سے جو چیزیں حرام تھیں وہ حلال ہوجائیں۔

مسئلہ:......حیض کا غسل جنابت کے غسل کی طرح ہے، ایسی عورت جو بحالت احرام اور سوگ میں نہ ہو وہ حیض کا غسل کرے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ غسل کرنے کے بعد خون کی جگہ خوشبو لگائے۔

حائضہ کا پاک ہونا......حائضہ کا جسم اس کا پسینہ اس کا جھوٹا پاک ہے۔ اس کے ہاتھ کا گوندھا ہوا آٹا اور پکایا ہوا کھانا جائز ہے۔ جس طرح بہتے ہوئے پانی کو چھوئے تو وہ پاک ہے۔ اسی طرح اس کے ساتھ رہنا اور کھانا بلا کراہت صحیح ہے۔

حائضہ اور نماز کے مسائل

نماز......اس پر علماء کا اجماع ہے کہ حائضہ کی نماز درست نہیں، اس لئے کہ حیض نماز کے صحیح ہونے سے مانع ہے، اسی وجہ سے حیض کی حالت میں عورت کا نماز پڑھنا حرام ہے۔

مسئلہ:...... حالت حیض و نفاس میں آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے پڑھنے والی یا سننے والی حائضہ عورت پر سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ:...... اگر حائضہ عورت سجدہ تلاوت کی آیت پڑھے تو سننے والوں پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جائے گا۔

نماز کے وقت کو پالینا

مسئلہ:......اگر حائضہ نماز کا اول وقت پائے اس طرح کہ وہ پاک ہو، پھر حائضہ ہو جائے تو اگر وقت کے اندر حیض آجائے تو وہ نماز ذمہ سے ساقط ہو جائے گی، اگر چہ فرض نماز شروع کرنے کے بعد حیض آجائے۔

مسئلہ:......اگر عورت نفل پڑھنے میں مصروف ہو اور حیض آجائے تو اس پر پاک ہونے کے بعد نفل کی قضا لازم ہو گی۔

مسئلہ:......جس عورت کو پہلی بار حیض آئے اور حیض کا خون اکثر مدت حیض پر بند ہو تو اگر تکبیر تحریمہ کے بقدر نماز کا وقت باقی ہے تو اس کی قضا اس پر لازم ہو گی۔

مسئلہ:......اگر اتنا وقت باقی ہو کہ غسل کر سکتی ہے تو نماز ادا کرنا واجب ہو گا۔

مسئلہ:......تحریمہ کے بقدر وقت کے آخری حصہ کا اعتبار ہے، اگر اس میں پاک ہو جائے تو اس پر نماز واجب ہو گی ورنہ نہیں۔

مسئلہ:......جس عورت کو پہلی بار حیض آئے اور اس کا خون اکثر مدت سے پہلے بند ہو جائے یا عادت والی عورت کا خون اس کی ایام عادت کے دوران یا عادت کے بعد (حیض کی اکثر مدت سے پہلے) یا عادت سے پہلے بند ہو جائے تو اگر غسل اور تحریمہ کے بقدر یا پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کے وقت تیمّم و تحریمہ کے بقدر وقت پالے تو اس پر نماز کی قضا لازم

ہوگی۔

یہاں مقدار تحریمہ سے زائد غسل اور تیمّم کا زمانہ حیض کا زمانہ ہے، اس لئے غسل یا تیمّم سے پہلے اس کی طہارت کا حکم نہیں لگایا جائے گا، اس لئے وقت کا اتنا زمانہ پایا جانا ضروری ہے جس میں غسل یا تیمّم اور تحریمہ کی گنجائش ہو، یہاں تک کہ اگر غسل یا تیمّم کے بعد تحریمہ کے بقدر وقت نہ بچے تو نماز کی قضا لازم نہیں ہوگی۔

بخلاف اس صورت میں کہ جبکہ پہلی بار حائضہ ہونے والی عورت کا خون حیض کی اکثر مدت پر بند ہوجائے تو نماز کی قضا واجب ہونے کے لئے صرف تحریمہ کے بقدر وقت باقی رہنا کافی ہوگا، کیونکہ اس میں غسل یا تیمّم کا زمانہ طہر کا زمانہ ہے تاکہ حیض کی مدت دس دن سے زیادہ نہ ہونے پائے، اسی وجہ سے خون بند ہوتے ہی عورت حیض سے نکل جاتی ہے، لہذا اس کے تحریمہ کے بقدر وقت پالے تو اس میں اس کا پاک ہونا پایا جائے گا، اگرچہ غسل نہ کرسکے، اوراس پرنماز کی قضا لازم ہوگی۔

یہ بات واضح رہے کہ یہاں غسل سے مراد غسل اپنے مقدمات ولوازم کے ساتھ ہے، جیسے پانی مہیا کرنا، کپڑے کھولنا، لوگوں کی نگاہ سے پردہ کرنا۔

نیز غسل سے مراد غسل فرض ہے نہ کہ مسنون، اس لئے کہ غسل فرض سے نفس طہارت حاصل ہوجاتی ہے۔

عورت کے لئے بہ حالت سفر قصر جائز ہونے کی شرط

مسئلہ:......عورت پر حالت حیض میں نماز فرض ہی نہیں ہے‘ نہ ادا کرنا ضروری ہے اور نہ حالت حیض کی چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا کرنا ہے۔ اور یہ امر سماوی ہے‘ امر اختیاری نہیں ہے، لہذا اگر حالت حیض یا حالت نفاس میں سفر شروع کررہی ہے تو نمازوں میں قصر

کے اعتبار سے اس کا یہ سفر کالعدم ہے، لہذا جس جگہ وہ پاک ہوگی اس جگہ سے اس کے سفر کی ابتداء سمجھی جائے گی، اگر اس جگہ سے منزل مقصود (مثلا مکہ معظّمہ جانا ہے تو مکہ مکرمہ) سفر شرعی سے کم پر ہے یا منزل مقصود پر پہنچ چکی ہے تو وہ مسافر نہیں کہلائے گی' نماز پوری پڑھنا ہوگی۔ درمختار میں ہے:

''طهرت الحائض وبقى لمقصدها يومان تتم فى الصحيح كصبى بلغ''۔

شامی میں ہے: (قوله تتم فى الصحيح) كذا فى الظهيرية قال وكانما يسقط الصلوة فيما مضى لم يعتبر حكم السفر فيه فلما تاهلت للاداء اعتبر من وقته۔

(ص ۵۸۸ ج ۱، باب صلاۃ المسافر)

مسئلہ: ......عورت کے مسافر ہونے' اور اس کے لئے قصر جائز ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ بہ وقت سفر حیض یا نفاس سے پاک ہو۔

مسئلہ: ...... چنانچہ کسی عورت نے اڑتالیس میل شرعی یا اس سے زائد مسافت پر واقع کسی منزل مقصود (مثلا مکہ معظّمہ' مدینہ منورہ وغیرہ) میں ٹھہرنے کی نیت سے بہ حالت حیض یا نفاس سفر شروع کیا' یا اڑتالیس میل طے ہونے سے پہلے اس کو حیض یا نفاس جاری ہوگیا' اب منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد پاک ہوتی ہے' تو پاک ہونے کے بعد اس منزل مقصود پر قیام کے دوران چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرنا اس کے لئے جائز نہ ہوگا، بلکہ پوری چار رکعت پڑھنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ: ...... مذکورہ بالا عورت دوران سفر راستہ میں حیض یا نفاس سے ایسی جگہ پاک ہوئی' جہاں سے منزل مقصود اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ باقی ہے تو اب یہ عورت پاکی کے بعد دوران سفر نیز منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد قصر کرے گی جب تک کہ وہاں پندرہ روز یا اس

سے زائد قیام کی نیت نہ ہو۔ (مثلاً ایک عورت نے حالت حیض میں سفر شروع کیا اور مدینہ منورہ پہنچی، وہاں پہنچ کر پاک ہوگئی، اب اس کو مکہ معظّمہ جانا ہے، اور وہاں قیام پندرہ روز سے کم ہو، تو مکہ معظّمہ کا سفر چونکہ اڑتالیس میل سے زیادہ مسافت کا سفر ہے، اب یہ عورت قصر کرے گی)۔

اگر پاک ہونے کی جگہ سے منزل مقصود اڑتالیس میل سے کم فاصلہ پر واقع ہے تو اس کے لئے قصر جائز نہ ہوگا، پوری چار رکعت پڑھے گی۔ (انمول ج ص ۵۴ و ۵۵)

حائضہ کے لئے نماز کے چند متفرق مسائل

مسئلہ:...... مستحاضہ کا مستحاضہ کی اور ضالہ کا ضالہ کی (یعنی ایسی عورت جس کو ایام حیض معلوم نہ ہوں) نماز میں اقتدا کرنا جائز نہیں۔ ایسے ہی خنثیٰ مشکل کا خنثیٰ مشکل کی اقتدا کرنا جائز نہیں۔

مستحاضہ اور ضالہ کا مستحاضہ اور ضالہ کی اقتدا قیاس کے اعتبار سے جائز ہونی چاہئے، مگر اس احتمال کی وجہ سے جائز نہیں ہے کہ ہوسکتا ہے امامت کرنے والی حائضہ ہو۔ اور خنثیٰ مشکل کا خنثیٰ مشکل کی اقتدا کا ناجائز ہونا اس احتمال کی وجہ سے ہے کہ ہوسکتا ہے کہ امام عورت ہو اور مقتدی مرد ہو۔

اسی وجہ سے ''اشباہ'' میں ہے کہ انسان کا اپنے سے ادنی حال والے کی اقتدا کرنا مطلقا فاسد ہے، اور اپنے سے اعلی حال والے کی اقتدا کرنا صحیح ہے۔ اور مماثل کی اقتدا کرنا بھی صحیح ہے بجز تین شکلوں کے: مستحاضہ، ضالہ، خنثیٰ مشکل جبکہ یہ اپنے جیسوں کی اقتدا کریں۔

(ذخیرۃ المسائل ترجمہ نفع المفتی والسائل ص ۲۰۸، ما یتعلق بالامامۃ والاقتداء)

حائضہ کا نماز کے اوقات میں باوضوذکر کرنا، اورایک حدیث کی تحقیق

مسئلہ:......حائضہ کے لئے مستحب ہے کہ جب نماز کا وقت ہوتو وضوکر کے اپنے گھر کی مسجد میں بیٹھ کر تسبیح وغیرہ کرے۔اور اتنی مقدار بیٹھے جتنا وقت نماز ادا کرتے ہوئے لگتا تھا۔اور حکمت اس کی یہ ہے کہ نماز اور عبادت کی عادت میں خلل نہ واقع ہو۔

ایک حدیث بھی بعض کتابوں میں نقل کی گئی ہے کہ:

’’قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا استغفرت الحائض فى وقت كل صلوة سبعين مرة كتب لها الف ركعة ، وغفر لها سبعون ذنبا ، ورفع لها سبعون درجة ، واعطى لها بكل حرف من استغفارها نور ، و كتب الله بكل عرق فى جسدها حجة و عمرة‘‘۔(تاتارخانیہ)

ترجمہ:...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حائضہ ہر نماز کے وقت میں ستر مرتبہ استغفار پڑھے تواس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار رکعت لکھی جاتی ہیں،اوراس کے ستر گناہ معاف کئے جاتے ہیں،اوراس کے ستر درجے بلند کئے جاتے ہیں،اوراس کو استغفار کے ہر لفظ کے بدلے نور ملتا ہے،اوراس کے جسم کے ہر رگ کے عوض حج اور عمرہ کا ثواب اللہ تعالیٰ (کی طرف سے) لکھا جاتا ہے۔

مگراس حدیث کا ثبوت مشکل ہے۔مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی مدظلہ نے بھی اس حدیث کی تخریج میں تحریر فرمایا کہ: مجھے بھی یہ حدیث نہیں ملی’’ لم اجد هذا الحديث فى الكتب التى بين يدى‘‘۔

(تاتارخانیہ ص۴۷۸ ج۱، نوع آخر فی الاحکام التی تتعلق بالحیض ، رقم المسئلة :۱۲۷۵)

شیخ احمد رومی رحمہ اللہ کی ’’مجالس الابرار‘‘ میں یہ حدیث تھوڑے سے فرق سے آئی ہے،

اوراسی کے حوالے سے صاحب فتاوی رحیمیہ حضرت مولانا مفتی سید عبد الرحیم صاحب لاجپوری رحمہ اللہ نے نقل کی ہے۔

(مجالس الابرار(اردو)ص٦٩٨مجلس:٩٨۔فتاوی رحمیہ ص٣٤٤ج٢،ناشر:مکتبۃ الاحسان،دیوبند)

حائضہ کا نماز کے وقت میں تسبیح پڑھنا اوراکابر کی رائے اختلاف

حائضہ کے لئے نماز کے وقت میں وضوکر کے تسبیح پڑھنے کے بارے میں حضرات اکابر کی رائے مختلف ہے۔

حضرت قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی۔حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: یہ عمل بدعت ہے۔حضرت حکم اورحضرت حماد رحمہما اللہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا توانہوں نے اس کومکروہ قرار دیا۔

(١)......قیل لابی قلابۃ : الحائض تسمع الاذان و تُکبِّر و تُسبِّح ، قال : قد سألنا عن ذلک فما وجدنا لہ اصلا۔

(٢)......وعن قِلابۃ قال : لم نجد لہ اصلا۔

(٣)......عن ابراھیم قال : بدعۃ۔

(٤)......عن شعبۃ قال : سألت الحکم و حمّادا عنہ فکرھاہ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص٩٩ج٥، الحائض ھل تسبّح ؟ کتاب الصلوۃ ، رقم الحدیث:٧٣٤٤/ ٧٣٤٥/٧٣٤٦/٧٣٤٧)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حائضہ عورت کواس بات کاحکم دیا کرتے تھے کہ وہ نماز کے وقت میں وضوکرے اورمسجد کے صحن میں بیٹھ کراللہ تعالی کا ذکرکرے ’’لا الہ الا اللہ‘‘ پڑھے اوراللہ تعالی کی تسبیح بیان کرے۔

حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم حائضہ عورتوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ: وہ ہر نماز کے وقت وضو کریں، پھر بیٹھ کر اللہ تعالی کی تسبیح بیان کریں، اور اس کا ذکر کریں۔

حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حائضہ ہر نماز کے وقت وضو کرے گی، اور اللہ تعالی کا ذکر کرے گی۔

حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حائضہ عورت نماز کے اوقات میں صاف ہو گی اور ایک جگہ بیٹھ کر اللہ تعالی کا ذکر کرے گی۔

(۱)......عن عقبة بن عامر : انه كان يأمر المرأة الحائض فى وقت الصلوة ان توضأ و تجلس بفناء المسجد وتذكر الله و تهلّل و تسبّح۔

(۲)......عن ابى جعفر قال : انا لنأمر نسائنا فى الحيض ان يتوضّأن فى وقت كل صلوة ثم ' يجلسن و يُسبِّحن و يذكرن اللّه۔

(۳)......عن الحسن قال : سمعتُه يقول فى الحائض توضأ عند كل صلوة وتذكُر الله ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۹ ج۵، من كان يأمر بذلك ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث: ۷۳۴۸/۷۳۴۹/۷۳۵۰/۷۳۴۳)

حائضہ کا پاک ہونے کے بعد نماز کی قضا کرنا بدعت ہے

مسئلہ:......حالت حیض میں نماز پڑھنا درست نہیں اور اس کی قضا بھی نہیں ہے، پھر بھی اگر حائضہ عورت پاک ہونے کے بعد نماز کی قضا کرے تو کیا حکم ہے؟ حضرت مولانا عبدالحئی صاحب لکھنوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

میں نے اس کی تصریح نہیں دیکھی مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ خلاف اولی ہے۔

(ذخیرۃ المسائل ترجمہ نفع المفتی والسائل ص ۲۷۴، ما يتعلق بالنساء و فيه الحيض والنفاس)

علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے ''بحر'' میں اسی طرح کی صراحت فرمائی ہے۔'' وهل يكره لها قضاء الصلوة ؟ لم اره صريحا ، و ينبغي ان يكون خلاف الاولى ، كما لا يخفى ''

(بحرالرائق ص ۳۳۸ ج ۱ (ط: زکریا بک ڈپو، دیوبند)، باب الحيض ، كتاب الطهارة)

علامہ شامی رحمہ اللہ نے بھی صاحب بحر کی عبارت نقل کی ہے۔

(شامی ص ۴۸۵ ج ۱، مطلب : لو افتى مفت بشيء ' الخ ، باب الحيض ، كتاب الطهارة)

مگر اکابر کے فتاوی سے معلوم ہوتا ہے کہ حائضہ کا پاک ہونے کے بعد نماز قضا کرنا بدعت ہے۔ حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا: کیا حائضہ پاک ہونے کے بعد نماز کی قضا کرے گی؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں، یہ تو بدعت ہے۔

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ: ان سے سوال کیا گیا: کیا حائضہ پاک ہونے کے بعد نماز کی قضا کرے گی؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں، یہ تو بدعت ہے۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۳۳۰ ج ۱، باب قضاء الحائض الصلوة ، كتاب الحيض ، رقم الحديث: ۱۲۷۶/۱۲۷۵)

ابوبکر بیضاوی رحمہ اللہ نے حائضہ کو پاک ہونے کے بعد نماز کی قضا کرنا حرام قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اگر حائضہ پاک ہونے کے بعد نماز قضا کرنا چاہے تو؟ فرمایا: قضا نہیں کرے گی، کیونکہ یہ خلاف سنت عمل ہوگا۔ ''الفروع'' میں لکھا ہے کہ: بظاہر نہی سے معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہے۔

حائضہ کے لئے روزہ کے مسائل

مسئلہ: ......فقہاء کا اتفاق ہے کہ حائضہ پر مطلق روزہ رکھنا حرام ہے، خواہ فرض ہو یا نفل، اگر

روزہ رکھےتو بھی بالاتفاق درست نہیں ہوگا۔

مسئلہ:......عورت دن کے کسی حصہ میں خون دیکھ لےتو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

مسئلہ:......رمضان کے روزہ کی قضا پاک ہونے کے بعد واجب ہے۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت نے حیض کی حالت میں (رات کے وقت) روزے کی نیت کی پھر فجر طلوع ہونے سے پہلے پاک ہوگئی تو اس کا روزہ صحیح ہے، کیونکہ حالت حیض میں روزہ کا اصل وجوب ثابت ہے، اور حیض سے پاک ہونا اہلیت ادا کے لئے شرط ہے، یعنی حیض صحت روزہ کے منافی ہے،نیت روزہ کے منافی نہیں ہیں۔

مسئلہ:......اگر حیض والی عورت طلوع فجر کے بعد نصف النہار سے پہلے پاک ہوئی تو اس دن کا روزہ نہ فرض کی جگہ صحیح ہے نہ نفل کی جگہ، کیونکہ شروع دن میں نہ اس پر روزہ کی ادائیگی واجب تھی اور نہ روزہ کا وجود پایا گیا، اور دن کے باقی حصہ میں بھی روزہ کا وجوب نہیں پایا جائے گا، کیونکہ روزہ کے اجزاء نہیں کئے جا سکتے۔ اور اس عورت پر حیض یا نفاس کے دوسرے دنوں کے روزوں کے ساتھ اس دن کے روزے کی بھی قضا واجب ہوگی۔

نوٹ:......نصف النہار: صبح صادق سے غروب تک شرعی دن ہوتا ہے، اس کا آدھا ''نصف النہار شرعی'' (یا ضحوۂ کبری) کہلاتا ہے، اور طلوع آفتاب سے غروب تک نہار عرفی ہے، اس کا نصف زوال کہلاتا ہے۔

مثلا: صبح صادق: ۵؍بجے ہے اور غروب: ۷؍بجے تو یہ: ۱۴؍گھنٹے کا شرعی دن ہوا، اور اس کا آدھا یعنی: ۷؍گھنٹے، ۱۲؍بجے نصف النہار شرعی ہوگا۔

طلوع: ۷؍بجے ہے اور غروب بھی: ۷؍بجے تو: ۱۲؍گھنٹے کا عرفی دن ہوا، اور اس کا آدھا یعنی: ۶؍گھنٹے، ۱؍بجے نصف زوال کہلائے گا۔

مسئلہ:......اگر حیض والی عورت طلوع فجر سے پہلے پاک ہوگئی تو اگر اس کو پورے دس دن حیض آیا ہوتو اس پر عشاء کی نماز کی قضا واجب ہے، اور اس کا اس دن کا رمضان کا روزہ درست ہو جائے گا جبکہ اس نے طلوع فجر سے پہلے روزہ کی نیت کر لی ہو (یعنی اس کو صبح کو رزوہ رکھنا چاہیۓ اگر چہ صبح طلوع ہونے سے یاک لمحہ پہلے ہی پاک ہوئی ہو) کیونکہ اکثر مدت میں حیض سے پاک ہونے والی عورت خون کے منقطع ہوتے ہی حیض سے پاک ہوجاتی ہے، اب اس کو روزہ درست ہونے کے لئے صرف نیت کرنے کی ضرورت ہے اور کچھ نہیں۔

اور اگر حیض دس دن کم سے کم آیا ہے تو اگر اس نے رات میں سے اتنا وقت پایا کہ غسل کرنے کے بعد ہلکی سی ایک ساعت رات باقی رہ سکے جس میں نیت کر سکے تو خواہ وہ غسل کرے یا نہ کرے تب بھی روزہ رکھے، اور اگر نہانے سے فارغ ہونے کے ساتھ ہی فجر طلوع ہو جائے اور نیت کرنے کی گنجائش نہ ہو تو اس پر عشا کی نماز کی قضا واجب نہیں ہے، اور اس کا اس دن کا روزہ درست نہیں ہوگا ،اور اس پر اس دن کے روزے کی قضا لازم ہوگی، جیسا کہ طلوع فجر کے بعد پاک ہوے کی صورت میں اس پر قضا واجب ہوتی ہے، اس لئے کہ حیض دس دن سے کم ہو تو غسل کرنے کی مدت باجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منجملہ حیض کے ہے، پس وجوب ادائے صوم کے لئے ضروری ہے کہ وہ غسل کے بعد طہر (پاکی) کا زمانہ پائے تاکہ وہ اس میں وجوب ادا کی اہل ہو جائے اگر چہ وہ ایک لمحہ یعنی تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار ہی ہو۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت نے اس گمان پر روزہ توڑ دیا کہ وہ اس کی عادت کے مطابق حیض آنے کا دن ہے، پھر اس کو اس روز حیض نہیں آیا تو اظہر یہ ہے کہ اس پر کفارہ لازم آئے گا۔

قاضی خان رحمہ اللہ نے ’’شرح جامع صغیر‘‘ میں نے تصحیح کی ہے کہ کفارہ نہیں صرف قضا ہے۔

مسئلہ:......اگر عورت صبح صادق کے بعد دن میں کسی وقت حیض سے پاک ہوئی تو وہ روزہ داروں کی طرح شام تک کھانے پینے سے احتراز کرے۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت نے نفلی روزہ رکھ لیا، پھر صبح صادق کے بعد حیض شروع ہو گیا تو یہ روزہ شروع کرنے سے لازم ہو گیا، لہذا حیض ختم ہونے کے بعد اس روزہ کی قضا لازم ہے،

مسئلہ:......بلا عذر رمضان شریف کا روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ یہ ہے کہ وہ دو مہینے لگاتار روزے رکھے، تھوڑے تھوڑے کر کے روزے رکھنے درست نہیں، اگر کفارہ کے روزوں کی مدت میں ایک روزہ بھی توڑ دیا خواہ عذر سے توڑا ہو یا بلا عذر کے تو جو روزے اس سے پہلے رکھ چکی ہے وہ کفارہ میں شمار نہیں ہوں گے، بلکہ اب نئے سرے سے دو مہینے کے روزے رکھے، لیکن حیض شرعی عذر ہے، اس لئے حیض کی وجہ سے افطار کرنا جائز ہے۔

نوٹ ......روزہ یاد ہونے کی حالت میں اگر کوئی مکلّف شخص رمضان میں جان بوجھ کر بلا کسی اشتباہ کے کوئی دل پسند غذا یا نفع بخش دوا کھا پی کر یا جماع کر کے روزہ فاسد کر دے اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔ جماع میں سپاری چھپ جائے تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ:......اگر کوئی عورت کفارہ کے روزے رکھ رہی تھی اور اس کو حیض آ گیا تو اس کی وجہ سے پے در پے ہونا منقطع نہیں ہوتا، اس لئے اس کے لئے نئے سرے سے روزے رکھنے کا حکم نہیں ہے، کیونکہ عورت عادۃً ایسے دو مہینے نہیں پاتی جن میں اس کو حیض نہ آئے۔

لیکن اس عورت کے لئے لازمی ہے کہ جب حیض سے پاک ہو جائے تو متصل ہی

روزے شروع کردے تاکہ پہلے روزوں سے ان کا اتصال ہوجائے، پس اگر پاک ہونے کے بعد متصل ہی روزہ شروع نہیں کیا اور ایک دن بھی ناغہ کردیا تو اب چونکہ بلاضرورت ناغہ کیا ہے، اس لئے اس کے روزے بھی پے درپے نہیں رہیں گے، اور اس کو نئے سرے سے دوماہ کے روزے رکھنے پڑیں گے۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت کی عادت یہ ہے کہ اس کا زمانہ طہر یعنی دو حیض کے درمیان پاکی کا زمانہ دوماہ یا اس سے زیادہ ہوتا ہے تو اس عورت کو بھی کفارہ کے روزوں کے درمیان میں حیض کا آنا پے درپے ہونے کو منقطع نہیں کرتا، کیونکہ یہ عادت نادر ہے، یعنی بہت کم پائی جاتی ہے۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت نے کفارہ (صوم یا کفارۂ قتل خطا) کے روزے رکھتے ہوئے کوئی روزہ عمداً افطار کردیا، پھر اسی دن اس کو حیض آ گیا تو اس کا پے درپے ہونا منقطع نہیں ہوگا۔

نوٹ:......روزے کا کفارہ دوماہ مسلسل روزے رکھنا ہے۔

(بخاری ، باب اذا جامع فی رمضان ' الخ ، کتاب الصوم ، رقم الحدیث:۱۹۳۶)

نوٹ:......قتل خطا کا کفارہ بھی دوماہ کے مسلسل روزے مسلسل رکھنا ہے۔

(پارہ:۵،سورۂ نساء،آیت نمبر:۹۲)

مسئلہ:......اگر کسی عورت کو کفارۂ قسم کے روزوں کے درمیان حیض آ گیا تو اس پر نئے سرے سے روزے رکھنا لازمی ہے، اس لئے کہ عورت تین دن لگاتار حیض سے خالی پاسکتی ہے۔

نوٹ:......کفارۂ قسم تین روزے مسلسل رکھنا ہے۔(پارہ:۷،سورۂ مائدہ،آیت نمبر:۸۹)

حنفیہ کے یہاں کفارۂ قسم کے تین روزے مسلسل رکھے جائیں گے، احناف نے اس کو کفارۂ ظہار پر قیاس کیا ہے، اور اس امر کو بھی پیش نظر رکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ کی قراءت میں تین روزوں کے ساتھ مسلسل ’’فصیام ثلثة ایام متتابعات ‘‘ کی قید لگائی گئی ہے۔

مسئلہ:......کفارۂ ظہار بھی دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا ہے، مگر اس میں شوہر پر کفارہ ہے، عورت پر نہیں، یعنی عورت مرد سے ظہار کرے، مثلاً عورت مرد کو اپنے محرم سے یا اپنے آپ کو شوہر کے محرم سے تشبیہ دے تو اس کا اعتبار نہیں، اور اس کی وجہ سے عورت پر یا شوہر پر کفارہ واجب نہیں۔ البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک عورت پر بھی کفارہ واجب ہے۔ اور حنابلہ کے یہاں بھی اسی کو ترجیح ہے۔

(الخانیہ ص ۵۴۳ ج ۱۔ المغنی ص ۱۱۱/۱۱۲ ج ۹۔ قاموس الفقہ ص ۳۵۷ ج ۴، ظہار)

ظہار اس کو کہتے ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو یا اس کے جزء عام کو یا اس کے ایسے جز کو جس سے کل کو تعبیر کیا جاتا ہو، ایسی عورت سے تشبیہ دے جو اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو، یا اس کے ایسے جز سے تشبیہ دے جس کو دیکھنا اس کے لئے حرام ہو، جیسے پیٹھ، پیٹ، ران۔

مثلاً: کوئی شوہر اپنی بیوی کو یوں کہے: تو میرے لئے ایسی ہے جیسی میری ماں کی پیٹھ، یا میری بہن، میری بیٹی، میری خالہ، میری پھوپھی کی پیٹھ وغیرہ۔ اس کا حکم یہ ہے کہ عورت کو طلاق تو واقع نہ ہوگی، مگر شوہر کے کفارہ دینے تک وہ شوہر پر حرام رہے گی، جماع اور دواعی جماع بوسہ وغیرہ سب حرام ہے۔ کفارہ ادا کرنے کے بعد نکاح کئے بغیر شوہر کے لئے حلال ہوگی۔

نوٹ:......کفارۂ ظہار دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا ہے۔ (پارہ: ۲۸، سورۂ نساء، آیت نمبر: ۴)

حائضہ کے اعتکاف کے مسائل

مسئلہ:......حائضہ کا اعتکاف کرنا منع ہے، اور اگر دوران اعتکاف حیض آ گیا تو اس کا

اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

مسئلہ:......اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا واجب ہے، اور حائضہ روزہ نہیں رکھ سکتی، اس لئے حائضہ کا اعتکاف درست نہیں۔

مسئلہ:......دوران اعتکاف عورت کو حیض شروع ہو گیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

حیض اور حج کے مسائل

حیض میں طواف کے مسائل

مسئلہ:......عورت کو بہ حالت حیض یا نفاس حج وعمرہ وغیرہ کا سفر کرنا جائز ہے۔

مسئلہ:......حیض میں مسجد حرام یا مسجد نبوی (ﷺ) میں داخل ہونا منع ہے۔

مسئلہ:......حیض ونفاس والی عورت کے لئے طواف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ:......کسی عورت کو دوران طواف حیض آجائے تو طواف کو وہی روک دے‘ اور مسجد سے فوراً نکل جائے‘ اور پاک ہونے کے بعد از سر نو طواف کرے۔ (ایضاح المناسک ص ۱۲۱)

مسئلہ:......کسی عورت نے عمرہ کا طواف شروع کیا اور حیض آگیا تو بھی فوراً طواف کو روک دے‘ اور فوراً مسجد سے نکل جائے‘ اور اسی حالت میں مکہ معظّمہ میں قیام کرے‘ ذکر وتسبیحات‘ دعا کرتی رہیں‘ پاک ہونے کے بعد پھر عمرہ ادا کرے۔

مسئلہ:......ایک لڑکی نے عمرہ کا طواف شروع کیا‘ اور بالغہ ہوگئی (یعنی حیض آگیا) تو اس کو چاہیئے کہ مسجد سے فوراً نکل جائے‘ اور اسی حالت میں مکہ معظّمہ میں قیام کرے‘ احرام نہ کھولے، بلکہ پاک ہونے کے بعد دوبارہ طواف وسعی کرے۔

اگر اس نے اسی حالت میں طواف اور سعی بھی کر لی‘ تو بھی چونکہ نابالغی کی حالت میں احرام باندھا تھا‘ اس لئے اس پر کوئی دم واجب نہ ہوگا۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۴/۱۱۵)

حیض میں طواف پر دم کے مسائل

مسئلہ:......اگر حالت حیض میں طواف قدوم کرلیا، اسی طرح اگر حالت جنابت میں پورا طواف قدوم کرلیا' یا طواف قدوم کے اکثر اشواط کرلئے' تو اس پر دم واجب ہوجائے گا، اور اس طواف کا اعادہ واجب ہے، اگر اعادہ کرلے گا تو دم ساقط ہوجائے گا۔

(انوار مناسک ص ۳۶۸)

مسئلہ:......کسی عورت نے حیض کی حالت میں طواف زیارت کیا (چار یا اس سے زیادہ چکر کرلئے) تو ایک گائے یا اونٹ کی قربانی کرنی واجب ہے۔ اور اگر تین یا اس سے کم چکر کئے تو بکری لازم ہوگی۔ اور اگر پاک ہوکر طواف کا اعادہ کرلیا تو جرمانہ ساقط ہوجائے گا۔

مسئلہ:......کسی عورت نے حالت حیض میں طواف زیارت کے علاوہ کوئی اور طواف کیا تو ایک دم واجب ہوگا۔ اور اعادہ کرلیا تو دم ساقط ہوجائے گا۔

مسئلہ:......عورت جانتی ہے کہ حیض عنقریب آنے والا ہے اور ابھی حیض آنے میں اتنا وقت باقی ہے کہ پورا طواف زیارت یا چار پھیرے کرسکتی ہے، لیکن نہیں کیا اور حیض آگیا' پھر ایام نحر گذرنے کے بعد پاک ہوئی تو دم واجب ہوگا اور اگر چار پھیرے نہیں کرسکتی تو کچھ واجب نہ ہوگا۔ (معلم الحجاج ص ۱۸۰)

یعنی پاک ہونے کے بعد چار پھیرے کرنے کا وقت بھی نہیں تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ:......عورت حیض سے ایسے وقت پاک ہوئی کہ بارہویں تاریخ کے آفتاب غروب ہونے سے پہلے اتنی دیر ہے کہ غسل کرکے مسجد میں جاکر پورا طواف یا صرف چار پھیرے کرسکتی ہے اور اس نے نہیں کیا تو دم واجب ہوگا۔ اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

(معلم الحجاج ص ۱۸۰)

مسئلہ:......اگر عورت حیض کی وجہ سے طواف زیارت اس کے وقت میں نہ کر سکے گی' تو دم واجب نہ ہوگا۔ پاک ہونے کے بعد طواف کرے۔ (معلم الحجاج ص ۱۸۰)

مسئلہ:......طوافِ عمرہ پورا یا اکثر یا اقل اگر چہ ایک چکر ہوا گر حیض کی حالت میں یا بے وضو کیا تو دم واجب ہوگا۔ (معلم الحجاج ص ۲۴۵)

مسئلہ:......اگر پورا یا اکثر طواف زیارت حیض کی حالت میں کیا تو بدنہ یعنی ایک اونٹ یا ایک گائے واجب ہوگی۔ (معلم الحجاج ص ۲۴۴)

مسئلہ:......اگر طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف نفل حیض حالت میں کیا تو ایک بکری واجب ہوگی۔ (معلم الحجاج)

مسئلہ:......جو طواف زیارت حیض کی حالت میں کیا ہو اس کا اعادہ واجب ہے' اور جو بے وضو کیا ہو اس کا اعادہ مستحب ہے۔ (معلم الحجاج ص ۲۴۴)

مسئلہ:......طواف زیارت جنابت کی حالت میں کیا اور طواف وداع طہارت سے کیا تو اگر طواف وداع ایام نحر (دس ذی الحجہ سے بارہ تک) میں کیا ہے تو یہ طواف طواف زیارۃ بن جائے گا اور طواف وداع چھوڑنے کا دم لازم ہوگا، لیکن اگر پھر (کوئی) طواف کر لیا تو یہ طواف وداع ہو جائے گا اور دم ساقط ہو جائے گا۔ اگر طواف وداع ایام نحر گذرنے کے بعد کیا تب بھی یہ طواف زیارت بن جائے گا' لیکن دو دم واجب ہوں گے' ایک طواف زیارت کی تاخیر کا' دوسرا طواف وداع چھوڑنے کی وجہ سے۔ ہاں اگر اس کے بعد طواف کر لیا تو یہ طواف وداع ہو جاۓ گا' اور دوسرا دم جو طواف وداع چھوڑنے کی وجہ سے واجب ہوا تھا ساقط ہو جائے گا۔ (معلم الحجاج ص ۲۴۵)

حالت حیض میں طواف زیارت

مسئلہ:......اگر طواف زیارت سے پہلے کسی عورت کو حیض آجائے تو ایسی تدبیر اختیار کرنا ضروری ہے، جس سے وہ پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کرکے ہی مکہ معظّمہ سے واپس ہوسکے، جیسے ٹکٹ اور ویزا کی تاریخ بڑھانا، اور روانگی کو مؤخر کرنا۔

اور اگر کوئی ایسی صورت ممکن نہ ہوسکے، اور دوبارہ وطن سے واپسی بھی مشکل ہو، اور وہ حالت حیض ہی میں طواف زیارت کرلے، تو اگر چہ وہ گنہگار ہوگی، لیکن اس کا طواف زیارت شرعاً معتبر ہوگا، اور وہ پوری طرح حلال ہوجائے گی، مگر اس پر بدنہ یعنی بڑا جانور مثلاً: اونٹ یا گائے کی قربانی واجب ہوگی۔

(اہم فقہی فیصلے ص۱۲۲۔ نئے مسائل اور علماء ہند کے فیصلے ۴۲)

اگر کسی وجہ سے قربانی نہیں کی، اور وہ عورت کسی موقع پر طواف زیارت کا اعادہ کرلے، تو قربانی کا وجوب اس سے ساقط ہوجائے گا۔ (ماہنامہ ندائے شاہی حج وزیارت نمبر ص۱۷۶)

دوا کے ذریعہ سے حیض روک کر طواف زیارت

مسئلہ:......عورت کو اگر یہ خطرہ ہے کہ طواف زیارت یا طواف عمرہ کے زمانہ میں حیض آجائے گا اور ایام حیض گذر جانے تک انتظار کرنا بھی بہت مشکل ہے، تو ایسی صورت میں پہلے سے مانع حیض دوا، استعمال کرکے حیض روک لیتی ہے اور اسی حالت میں طواف زیارت یا طواف عمرہ کرلیتی ہے تو صحیح اور درست ہوجائے گا، اس پر کوئی جرمانہ بھی نہ ہوگا، بشرطیکہ اس مدت میں کسی قسم کا خون کا دھبا وغیرہ نہ آیا ہو۔ مگر شدید ضرورت کے بغیر اس طرح کی دوا استعمال نہ کرے، اس لئے کہ اس سے عورت کی صحت پر نقصان دہ اثر پڑتا ہے۔ (مستفاد ''فتاوی رحیمیہ'' ص۴۰۴ ج۶۔ انوار مناسک ص۳۴۷)

مسئلہ:...... اگر کسی عورت کو عادت کے موافق حیض آنا شروع ہوا، پھر اس نے دوا کھا کر اسے درمیان ہی میں روک لیا تو محض خون بند ہونے سے وہ پاک نہ ہوگی، بلکہ عادت کے دن تک وہ ناپاک ہی شمار ہوگی۔

دوا کے ذریعہ حیض روک لیا' پھر عادت کے ایام میں حیض آ گیا

مسئلہ:...... اگر دوران حیض دوا کے ذریعہ سے حیض روک لیا اور طواف زیارت سے فارغ ہونے کے بعد اگر عادت کے ایام میں دوبارہ حیض آ گیا' تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے حالت حیض میں طواف کیا ہے، کیونکہ یہ طہر متخلل کے حکم میں ہے، لہذا جرمانہ میں اونٹ یا گائے کی قربانی لازم ہو جائے گی، البتہ اگر پاک ہونے کے بعد اعادہ کر لے گی تو جرمانہ ساقط ہو جائے گا۔ اور ''مناسک ملا علی قاری'' میں ہے کہ اس طرح کرنا ایک قسم کی معصیت بھی ہے، اس لئے اعادہ کے ساتھ توبہ کرنا بھی لازم ہو جائے گا۔ اور اگر اعادہ نہیں کیا تو بدنہ کے کفارہ کے ساتھ توبہ بھی لازم ہوگی۔ اور اگر دوا کے ذریعہ سے حیض اس طرح رک گیا کہ طواف کے بعد عادت کا زمانہ ختم ہونے تک حیض آیا ہی نہیں تو ایسی صورت میں طواف بلا کراہت صحیح ہو جائے گا اور کوئی جرمانہ بھی لازم نہیں ہوگا۔

(مناسک ملا علی قاری ص ۳۵۰، مستفاد غنیۃ الناسک ص ۱۴۷۔ انوار مناسک ص ۳۴۸)

طہر متخلل کا ایک اختلافی مسئلہ

مسئلہ:...... اگر دواؤں کے استعمال کے نتیجہ میں عورت کے دم حیض کا نظام خراب ہو جائے کہ کبھی خون آیا' کبھی دھبا آیا' کبھی کچھ نہیں آیا تو ایسی صورت میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اگر معتادہ ہے اور اس کی عادت مثلاً دس دن ہے تو دم حیض شمار کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ عادت سے ایک دن قبل خون آیا ہو اور پھر دس دن کے بعد گیارہویں

دن بھی خون آیا ہو تو اگر دس دن عادت ہو تو دونوں دموں کے درمیان کے دس دن حیض شمار ہوں گے۔ اور اگر عادت دس دن سے کم ہے تو عادت کے ایام حیض کے شمار ہوں گے۔ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک ابتدا اور انتہاء میں طہر ہونا لازم نہیں بلکہ کسی ایک جانب کو عادت قرار دینا ممکن ہو تو اس کو عادت کے مطابق حیض کا زمانہ قرار دیا جائے گا۔

مسئلہ:......مانع حیض دوا کے استعمال کے باوجود: ۶۷ رگھنٹے یا اس سے زائد: ۷۲ رگھنٹے سے کم زمانہ میں بار بار خون کا دھبا آیا تو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک عورت کو حیض والی شمار کیا جائے گا، نماز، روزہ، طواف، تلاوت سب کچھ اس کے لئے حرام اور ناجائز ہے۔ اگر طواف کرے گی تو گنہگار ہو جائے گی۔ اور طواف زیارت کرے گی تو گنہگار بھی ہوگی اور کفارہ میں بدنہ دینا بھی لازم ہو جائے گا، اور حضرات طرفین رحمہما اللہ اور جمہور احناف کے نزدیک عورت کو حیض والی شمار نہیں کیا جائے گا۔

مسئلہ:......مانع حیض دواؤں کے استعمال کے باوجود: ۷۲ رگھنٹے یا اس سے زائد زمانہ تک بار بار خون کا دھبا آیا ہے تو باتفاق عورت حیض والی شمار ہوگی۔ اگر اس درمیان میں طواف زیارت کرے گی تو جرمانہ میں بدنہ لازم ہو جائے گا اور عورت گنہگار بھی ہوگی۔ اور اگر طواف عمرہ یا طواف وداع یا طواف قدوم کرے گی تو کفارہ میں ایک دم دینا لازم ہو جائے گا، اور گنہگار بھی ہوگی۔ اور ان تمام صورتوں میں اگر پاکی کے زمانہ میں طواف کا اعادہ کر لے گی تو دم ساقط ہو جائے گا۔ (انوار مناسک ص ۳۴۸ تا ۳۵۲)

حالت حیض میں طواف وداع کے مسائل

مسئلہ:......اگر واپسی کے وقت حیض آ گیا اور طواف وداع نہ کر سکی تو بھی دم واجب نہ ہوگا، لیکن پاک ہونے کے بعد طواف وداع کر کے واپس ہونا بہتر ہے۔ (معلم الحجاج ص ۱۱۱)

مسئلہ:......حائضہ عورت اگر مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پاک ہوجائے تو اس کو لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب ہے۔اور اگر آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوتو واجب نہیں، لیکن اگر میقات سے گذرنے سے پہلے لوٹ آئے گی تو طواف واجب ہوگا۔

(معلم الحجاج ص۱۹۱۔عمدۃ الفقہ ص۲۵۶ ج۴)

مسئلہ:......اگر دس دن سے کم میں حیض سے پاک ہوئی، اگر چہ ایام عادت سے زیادہ خون آیا ہو، پس اگر غسل نہیں کیا' یا ایک نماز کا وقت اس پر نہیں گذرا کہ اس حالت میں مکہ مکرمہ سے نکلی تو بھی طواف کے لئے انتہاء مکانات مکہ سے لوٹنا لازم نہ ہوگا، کیونکہ ابھی تک باعتبار حکم کے حائضہ ہے، بخلاف اس صورت کے کہ غسل کر چکی ہو یا ایک نماز کا وقت اس پر گذرا ہو یا دس دن کے بعد پاک ہوئی ہو اگر چہ غسل نہ کیا' یا ایک نماز کا وقت اس پر گذرا ہو تو طواف کے لئے لوٹنا لازم ہے۔(غنیۃ ولباب۔زبدۃ المناسک مع وعمدۃ المناسک ص۲۴۹)

مسئلہ:......اگر عین حیض کی حالت میں نکلی اس کے بعد پاک ہوئی تو پھر اگر چہ غسل کر چکی ہو یا نہیں' لوٹنا لازم نہیں، پس باوجود عدم لزوم عود کے اگر میقات سے باہر نکلنے سے پہلے از خود اپنے اختیار سے مکہ معظّمہ میں لوٹ کر آئی تو طواف وداع لازم ہوجائے گا، اس واسطے کہ میقات سے پہلے مکہ میں لوٹ کر آنا بمنزلہ مکہ سے نہ نکلنے کے سمجھا گیا ہے۔(حوالہ بالا)

مسئلہ:......حیض والی عورت طواف وداع نہ کرے، بلکہ حدود حرم میں مسجد سے باہر دعا مانگ کر رخصت ہوجائے۔(مسائل حج وعمرہ ص۱۲۶)

عورتوں کے مسائل سعی

مسئلہ:......مسعی میں حائضہ عورت کا ٹھہرنا اور سعی کرنا جائز ہے، اگر چہ سعی میں بھی طہارت مستحب ہے۔(مکہ فقہ اکیڈمی کے فقہی فیصلے ص۳۰۰)

مسئلہ:......عمرہ یا حج کی سعی عورت کے لئے حالت حیض میں طواف سے پہلے کرنا صحیح نہیں۔ پاک ہونے کے بعد طواف وسعی کرکے احرام کھولے اس وقت تک احرام میں رہے۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل ص۱۰۹ ج۴)

مسئلہ:......حیض کی حالت میں سعی کرنا جائز ہے، مگر مسجد کے اندر سے نہ گذرے۔

مسئلہ:......سعی کرتے وقت حیض (اور حدث اکبر) سے پاک ہونا سعی کی سنتوں میں سے ہے۔(عمدۃ الفقہ ص۲۰۴ ج۴، سنن سعی)

حائضہ کے لئے حج کے چند متفرق مسائل

مسئلہ:......عورت سفر حج میں مانع حیض دوا کا استعمال کرسکتی ہے۔

مسئلہ:......عورت کو حیض میں سارے کام کرنے جائز ہیں' صرف طواف کرنا منع ہے، اگر احرام سے پہلے حیض آجائے تو غسل کرکے احرام باندھ کر سارے کام کریں، مگر سعی اور طواف نہ کرے۔(معلم الحجاج ص۱۱۱)

مسئلہ:......عورت حالت حیض میں صلوۃ وسلام کے لئے مسجد میں نہ جائے، مسجد کے باہر سے سلام پڑھ سکتی ہے۔

نوٹ......عرفات میں حائضہ کا سورۂ اخلاص وغیرہ پڑھنا، اس کے مسائل آگے آرہے ہیں

حائضہ کے احکام

حائضہ کے لئے تلاوت وذکر کے مسائل

مسئلہ:......عورت حیض کی حالت میں قرآن مجید کی کوئی آیت تلاوت کی نیت سے نہیں پڑھ سکتی، البتہ قرآن مجید کی وہ آیت یا سورت جس میں دعا یا اللہ کی حمد وثنا ہو' دعا اور ذکر کی نیت

سے پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتی ہے۔

مسئلہ:......عورت حیض سے ہو اور جس (مرد یا عورت) پر نہانا واجب ہو اس کو مسجد میں جانا' بیت اللہ شریف کا طواف کرنا' قرآن شریف کا پڑھنا' اس کا چھونا درست نہیں ہے۔

مسئلہ:......اگر الحمد کی پوری سورت' دعا کی نیت سے پڑھے' یا اور دعائیں جو قرآن میں آئی ہیں' ان کو دعا کی نیت سے پڑھے' تلاوت کے ارادے سے نہ پڑھے' تو درست ہے' اس میں کچھ گناہ نہیں، جیسے یہ دعا: ﴿ربنا آتنافی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقناعذاب النار﴾ اور یہ دعا: " ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا "۔آخر تک جو سورۂ بقرہ کے آخر میں ہے' یا اور کوئی دعا جو قرآن شریف میں آئی ہو' دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ:......آیت کریمہ: ﴿لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین﴾ بھی ذکر کی نیت سے پڑھ سکتی ہے۔ (مسائل حج وعمرہ ص۱۱۹)

مسئلہ:......البتہ حیض کی حالت میں قرآنی دعاؤں (کے حروف) کو نہ چھوئے، زبانی پڑھے یا اس طرح پڑھے کہ ان دعاؤں پر ہاتھ نہ لگے۔ (فتاوی رحیمیہ ص۱۱۸ج۹)

مسئلہ:......اگر قرآن کریم پڑھانے والی معلّمہ کے لئے حالت حیض میں بچیوں کو پڑھانا ضروری ہو تو پوری آیت ایک ساتھ نہ کہلوائے، بلکہ ایک ایک کلمہ الگ الگ کر کے پڑھائے، مثلاً: ﴿قل – ھو – اللہ – احد﴾، یعنی ہر کلمہ کے درمیان فصل کرے، رواں نہ پڑھائے۔

مسئلہ:......حائضہ کے لئے اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

نوٹ...... یہ مسئلہ فقہاء کے درمیان مختلف فیہ ہے، بعض فقہاء کے نزدیک حائضہ کو اذان کا

جواب نہ دینا چاہیئے۔مگر چونکہ حائضہ کے لئے ہر طرح کی ذکر کی اجازت ہے،اور اذان کا جواب بھی ذکر ہے،اس لئے جواز راجح معلوم ہوتا ہے،واللہ اعلم۔

مسئلہ:......حائضہ کا سلام کرنا،سلام کا جواب دینا جائز ہے۔

حائضہ کے لئے قرآن کریم چھونے اور لکھنے کے مسائل

مسئلہ:......حیض ونفاس کے ایام میں قرآن کریم کو غلاف کے بغیر ہاتھ لگانا جائز نہیں۔

مسئلہ:......حنفیہ کے یہاں یہ تفصیل ہے کہ غلاف اگر قرآن مجید کے ساتھ پیوستہ ہو یعنی ملا ہوا ہے اور اس سے علیحدہ نہ ہوسکتا ہو تو قرآن کے حکم ہے،ایسے غلاف کے ساتھ حائضہ کا قرآن کریم کو چھونا جائز نہیں۔اگر غلاف ایسا ہو کہ اس کو الگ کیا جا سکتا ہو تو ایسے غلاف کے ساتھ قرآن کریم کو پکڑنا جائز ہے۔

مسئلہ:......حائضہ کا ترجمۂ قرآن پاک کو چھونا بھی منع ہے،خواہ ترجمہ کسی بھی زبان میں ہو۔

مسئلہ:......حائضہ کا اپنے پہنے ہوئے کسی کپڑے کے واسطے سے قرآن کریم کو پکڑنا بھی جائز نہیں،(مثلاً آستین یا دامن سے)۔

مسئلہ:......حائضہ کا قرآن کریم کی کتابت شدہ سطروں کے درمیان کی خالی جگہ،اور حاشیہ کو چھونا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ:......ایسی تختی یا سکہ یا نوٹ جس پر قرآن کریم کی ایک مکمل آیت لکھی ہو حائضہ کا ان کو بھی چھونا جائز نہیں۔

مسئلہ:......طغری‘لاکٹ‘ تمغہ یا ایسی طشتری اور پیالہ وغیرہ جس میں قرآن کریم کی آیت لکھی ہو،ان اشیاء کو حائضہ عورت کنارے سے چھوسکتی ہے،البتہ لکھی ہوئی جگہ کو ہاتھ لگانا جائز نہیں،لیکن بہتر یہی ہے کہ کنارے کو بھی کپڑے وغیرہ ہی سے پکڑے۔

مسئلہ:......حائضہ کا قرآن کریم کی کتابت کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ:......حائضہ کا قرآن کریم کو ٹائپ مشین پر ٹائپ کرنا، یا کمپیوٹر میں کمپوز کرنا مکروہ ہے، قرآن کریم کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ کامل پاکی کے بعد ہی یہ کام انجام دیا جائے۔

مسئلہ:......حالت حیض میں قرآن کریم پر نظر ڈالنا اور اسے دیکھنا جائز ہے۔

مسئلہ:......حائضہ کا کتب حدیث وفقہ وغیرہ کو ہاتھ لگانا خلاف اولی ہے، اوران کتابوں میں جس جگہ قرآن کریم کی آیت لکھی ہو اس جگہ ہاتھ لگانا بالکل جائز نہیں۔

حائضہ کا مسجد، وعظ کی مجلس، عیدگاہ، جنازہ گاہ، اور قبرستان جانا

مسئلہ:......حائضہ عورت کا مسجد شرعی میں داخل ہونا جائز نہیں ہے، (مسجد سے ملحق کمروں اور باہر کے احاطہ کا یہ حکم نہیں ہے، یعنی ان میں جانا جائز ہے)۔

مسئلہ:......اگر پانی مسجد میں ہو اور مسجد کے علاوہ کہیں پانی نہ ہو (اور کوئی شخص پانی لانے والا بھی نہ ہو تو ضرورۃً) حائضہ کا پانی لینے کے لئے مسجد میں جانا جائز ہے۔

مسئلہ:......حائضہ درندہ یا چور یا سردی کے خوف سے (جب اور کوئی جگہ پناہ کی نہ ہو تو) مسجد میں جائے تو جائز ہے۔ ان صورتوں میں بھی بہتر ہے کہ مسجد کی تعظیم کا خیال کرتے ہوئے تیمّم کرے پھر مسجد میں داخل ہو۔

مسئلہ؛......حیض والی عورت کا مسجد کی چھت پر جانا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ:......عورت مسجد میں ہے اور حیض شروع ہو گیا تو فوراً باہر نکل جائے، اور مستحب ہے کہ فوراً تیمّم کر کے باہر جائے۔

مسئلہ:......عورت مسجد میں ہے اور حیض شروع ہو گیا، اور باہر جانے میں درندہ یا شدید بارش یا سخت سردی یا چور وڈاکو کا خوف ہے اور ان سے بچنے کی کوئی جگہ نہیں ہے تو واجب ہے کہ

تیمّم کر کے مسجد میں ٹھہرے۔

مسئلہ:......اگر کمرے یا گھر کا راستہ مسجد کے اندر سے ہوتو حائضہ کے لئے واجب ہے کہ تیمّم کر کے ہی مسجد سے گذرے، ورنہ گنہگار ہوگی۔

مسئلہ:......گھر کی مسجد یعنی گھر میں کوئی مخصوص جگہ نماز کے لئے بنائی گئی ہو اس کا حکم مسجد شرعی کا نہیں، حائضہ کا وہاں جانا جائز ہے۔

مسئلہ:......حائضہ عورت کے لئے وعظ ونصیحت کی مجلس میں شرکت کرنا جائز ہے، (بشرطیکہ یہ مجلس مسجد میں منعقد نہ ہو)۔

مسئلہ:......حائضہ کا عیدگاہ میں جانا جائز ہے۔

مسئلہ:...... جنازہ گاہ میں (جہاں جنازہ کی نماز ادا کی جاتی ہے) حیض والی عورت کا جانا جائز ہے۔

مسئلہ:......حائضہ کا قبرستان جانا جائز ہے۔

مسئلہ:......بہتر ہے کہ حائضہ عورت میت کے پاس نہ بیٹھے۔

حائضہ کے نکاح، طلاق اور عدت وغیرہ کے مسائل

مسئلہ:......حائضہ کا نکاح کرنا درست ہے۔ ہاں نکاح کے بعد جب تک حیض کا خون جاری رہے وہاں تک صحبت جائز نہیں۔ (فتاوی بسم اللہ ص ۴۴۷ ج ۳)

مسئلہ:......حالت حیض میں عورت کو طلاق دینا حرام ہے۔

مسئلہ:......حالت حیض میں طلاق دینا سخت گناہ ہے، اس کا ارتکاب جائز نہیں، اور اس سے بچنا واجب ہے، لیکن اگر کسی نے حالت حیض میں بیوی کو طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

مسئلہ:......جس عورت کو حیض آتا ہو اس کی عدت تین حیض ہے۔اور باندی کی عدت دو حیض ہے۔

مسئلہ:...... کسی عورت کو مسلسل خون جاری ہو اور بند ہی نہ ہوتا ہو تو اس کی عدت سات ماہ ہے۔دس دس دنوں تین حیض کے،اور دو دو ماہ کا وقفۂ طہر،اسی پر فتوی ہے۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت کی عدت حیض سے شروع ہوئی اور اس کے بعد حیض کا سلسلہ ایسا بند ہوا کہ خون آتا ہی نہیں،تو اس کی عدت ایک سال ہے۔

نوٹ:......احناف کے نزدیک تو ایسی عورت کے لئے بڑی آزمائش ہے جب تک بوڑھاپے کی عمر (سن ایاس) کو نہ پہنچ جائے عدت ہی میں تصور کی جائے گی۔اس لئے اس مسئلہ میں مالکیہ کی رائے پر عمل کی گنجائش ہے۔''شامی'' نے ''بزازیہ'' سے نقل کیا ہے: ''والفتوی فی زماننا علی قول مالک''اور''جامع الفصولین'' سے نقل کیا ہے کہ:اگر مالکیہ کے مسلک کے مطابق قاضی فیصلہ کردے تو نافذ ہوگا۔

(شامی ص١٨٦ ج٥، مطلب : فی الافتاء بالضعیف ، باب الحعدۃ ، کتاب الطلاق)

مالکیہ سے ایسی عورت کی عدت کے سلسلے میں گو نو ماہ کا قول بھی منقول ہے،لیکن صحیح و معتبر قول ایک سال کا ہے،اس ایک سال میں اصل عدت تو تین ہی ماہ ہے،اور چونکہ عام طور پر حمل نو ماہ رہتا ہے،اس لئے نو ماہ شبہ حمل کے دور کرنے اور اطمینان قلب کے لئے ہے۔

مسئلہ:......اگر کسی نے بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو جس حیض میں طلاق دی اس حیض کا کچھ اعتبار نہیں،اس کو چھوڑ کر تین حیض اور پورے کرے۔

مسئلہ:...... کسی نے اپنی عورت کو طلاق بائن دی یا تین طلاقیں دیں، پھر عدت کے درمیان

دھوکہ میں اس سے صحبت کی تو اب ایک عدت اور واجب ہوگئی، اب تین حیض اور پورے کرے، جب تین حیض اور گذر جائیں گے تو دونوں عدتیں ختم ہوجائیں گی۔

مسئلہ:......نکاح فاسد جیسے بغیر گواہوں کے نکاح کیا، یا بہنوئی سے نکاح ہوگیا، اور اس کی بہن ابھی تک نکاح میں ہے، پھر وہ شوہر مرگیا تو ایسی عورت جس کا نکاح صحیح نہیں ہوا، مرد کے مرنے کے بعد چار مہینے دس دن عدت نہیں گزارے گی، بلکہ اس کی عدت تین حیض ہیں۔حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے، اور حمل ہو تو بچہ کی ولادت پر عدت پوری ہوگی۔

مسئلہ:......حائضہ کا بچہ کو دودھ پلانا درست ہے۔

حیض کے بعد بغیر غسل کے صحبت جائز ہے یا نہیں؟

مسئلہ:......حیض کی حالت میں عورت کے گھٹنے اور ناف کے درمیانی حصہ سے بلا حائل فائدہ اٹھانا بھی منع ہے۔

مسئلہ:...... کپڑے پہن کر اور ستر ڈھانپ کر میاں بیوی کے ایک ساتھ لیٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ:......حیض والی عورت کے گھٹنے کے نیچے اور ناف سے اوپر کے حصہ سے تلذذ اور فائدہ اٹھانا مطلقا (یعنی کپڑا حائل ہو یا نہ ہو) جائز ہے۔

مسئلہ:......حالت حیض ونفاس میں بیوی کے ناف سے اعضائے مخصوصہ شرمگاہ وغیرہ کو دیکھنا اور چھونا منع ہے۔

مسئلہ:......حیض ونفاس کی وجہ سے بستر الگ نہیں کرنا چاہئے، بلکہ حسب معمول بیوی کے ساتھ ہی لیٹنا چاہئے۔

مسئلہ:...... مستحب ہے کہ عورت جب حیض اور نفاس سے پاک ہوجائے تو بغیر غسل کے وطی

نہ کرے، اور غسل سے پہلے وطی کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

مسئلہ:......عورت حیض سے مکمل دس روز کے بعد پاک ہوئی اور غسل نہ کیا، پھر اسی ناپاکی کی حالت میں شوہر سے صحبت کی تو ایک غسل کافی ہے، پاکی اور جماع کے دو غسل کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ:......عورت حیض سے اپنی عادت کے مطابق پاک ہوئی پھر ایک نماز کا وقت گذر گیا اور غسل کے بغیر شوہر سے جماع کیا تو اس صورت میں ایک غسل کافی ہے، پاکی اور جماع کے دو غسل کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ:......حیض ونفاس کا خون بند ہونے پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت کو نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی وہ نہانے نہ پائی تھی کہ حیض شروع ہو گیا (جیسے کسی عورت نے شوہر سے وطی کی اور اب تک غسل نہیں کیا کہ حیض شروع ہو گیا) تو اب اس پر نہانا واجب نہیں، بلکہ جب حیض سے پاک ہو تب نہالے، اور ایک ہی غسل ہر دو سبب کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

مسئلہ:......اگر حیض پورے دس دن گذرنے پر موقوف ہو تو فوراً ہی صحبت درست ہے، اور اگر دس دن سے پہلے حیض موقوف ہو جاوے مگر عادت کے موافق ہو تو صحبت جب درست ہوتی ہے کہ عورت یا تو غسل کرے، یا ایک نماز کا وقت ختم ہو جاوے۔

اور اگر خون دس دن سے پہلے موقوف ہوا' اور ابھی عادت کے دن بھی نہیں گذرے، مثلاً سات دن حیض آیا کرتا تھا اور چھ ہی دن میں خون موقوف ہو گیا تو بدون ایام عادت کے گذرے ہوئے صحبت درست نہیں۔

(بیان القرآن، سورہ بقرہ، تحت آیت: ﴿نسائکم حرث لکم﴾)

مسئلہ:......مسافرہ عورت حیض سے پاک ہوئی اور تیمّم کرلیا تو شوہر کے لئے اس سے وطی جائز نہیں جب تک کہ اتنا وقت نہ گذر جائے جس میں وہ نماز پڑھ سکے۔

''بحرالرائق'' میں ہے کہ: اگر عورت حیض سے پاک ہوکر تیمّم کرے اور نماز نہ پڑھے تو کہا گیا ہے کہ اس میں اختلاف ہے، شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک اس سے جماع کرنا جائز نہیں ہے، اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس سے جماع جائز ہے، مگر اصح قول یہ ہے کہ اس سے جماع کرنا سب کے نزدیک صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ امام محمد رحمہ اللہ نے تیمّم کو بمنزلہ غسل ان مسائل میں مانا ہے جن کا مبنی احتیاط پر ہے، اور وہ رجعت کا ختم ہونا ہے، اور وطی میں احتیاط ترک جماع میں ہے، لہذا اس میں تیمّم کو اس کے نماز کے ساتھ مؤکد ہونے سے پہلے بمنزلہ غسل ثابت مانا جائے گا۔

(ذخیرۃ المسائل ترجمہ نفع المفتی والسائل ص ۲۷۴، ما یتعلق بالامامۃ والاقتداء)

استبراء کا تعلق بھی حیض سے ہے

مسئلہ:......استبراء کا تعلق بھی حیض سے ہے، یعنی استبراء بسا اوقات حیض کے ذریعہ ہوتا ہے، کیونکہ حیض آنا رحم کے خالی ہونے کی دلیل ہے۔

مسئلہ:......استبراء کی مدت حاملہ عورتوں کے حق میں ولادت ہے، اور جن عورتوں کو حیض آتا ہے ان کے حق میں ایک حیض ہے، اور جنہیں کم عمری یا بڑی عمر یا اور کسی وجہ سے حیض نہ آتا ہو ان کے لئے ایک مہینہ ہے۔

مسئلہ:......امام محمد رحمہ کے نزدیک جس عورت سے زنا کیا گیا ہو، استبراء مستحب ہے۔ یعنی شوہر اس زانیہ عورت سے ایک حیض آنے تک وطی نہ کرے۔

مسئلہ:......سالی سے زنا کیا تو جب تک سالی کو ایک حیض نہ آجائے اپنی بیوی سے جماع نہ

کرے، اس لئے کہ اتنی مدت میں اپنی بیوی سے جماع کرنا جائز نہیں۔

ولو زنی باحدی الاختین لایقرب الاخری حتی تحیض الاخری بحیضۃ۔

(شامی ص۱۱۹ ج۴، فصل فی المحرمات ، کتاب النکاح (دار الباز مکۃ المکرمۃ)۔

نوٹ:......استبراء کا مفہوم: عورت کا حمل سے بری ہونے کا اطمینان حاصل کرنا ہے۔

حائضہ کے زینت کے مسائل

مسئلہ:......حالت حیض زینت کے منافی نہیں ہے، لہذا عورت کے لئے حالت حیض میں زینت کرنا درست ہے، البتہ حالت عدت میں متوفی عنہا زوجہا جس کے شوہر گذر چکے ہوں اور مطلقہ ثلاثہ کے لئے زینت کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ:......عورتوں کے لئے حالت حیض میں مہدی لگانا جائز ہے۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل ص۱۴۱ ج۳، (جدید) حیض ونفاس)

مسئلہ:......حالت حیض میں پرفیوم لگانا جائز ہے۔ (حوالۂ بالا ص۱۴۸ ج۳)

مسئلہ:......حالت حیض میں سرمہ لگانا جائز ہے۔ (حوالۂ بالا ص۱۴۸ ج۳)

مسئلہ:......حالت حیض میں مسواک کرنا اور سوتے وقت کے عملیات دعا وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔ (حوالۂ بالا ص۱۴۸ ج۳)

مسئلہ:......حیض کے ایام میں ناخن، زیر ناف کے بال وغیرہ کی صفائی کرنا جائز اور درست ہے۔ ہاں حالت جنابت میں مکروہ، کیونکہ جنابت غسل سے مرتفع ہوجاتی ہے، جبکہ حیض و نفاس کی ناپاکی غسل سے مرتفع نہیں ہوتی۔ اور حیض ونفاس کی مدت طویل ہوتی ہے، جبکہ ان چیزوں کی صفائی ہر ہفتہ مستحب ہے۔

نوٹ:......حضرت مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری رحمہ اللہ کی تحقیق یہ ہے کہ جنابت کی

حالت میں بال وغیرہ کی صفائی میں کراہت نہیں ہے

کیا جنابت کی حالت میں بال کتروانا اور ناخن ترشوانا مکروہ ہے؟

مسئلہ:...... جنابت کی حالت میں خط بنوانا اور بال کتروانا اور ناخن ترشوانا مکروہ ہے۔

حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحب دیوبندی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں: بال کترنے اور مونڈنے اور ناخن کترنے کو بحالت جنابت بعض فقہاء نے مکروہ لکھا ہے، بظاہر مراد مکروہ سے مکروہ تنزیہی ہے، جن کا مآل خلاف اولیٰ ہے۔ ''عالمگیریہ'' جلد خامس میں ہے: '' حلق الشعر حالة الجنابة مکروه ، و کذا قص الاظفافیر ، ھکذا فی الغرائب ''۔

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند ص ۲۳ ج ۱)

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: '' ما اعلم علی کراھیة ازالة شعر الجنب و ظفره دلیلا شرعیا ''۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۴۴ ج ۱)۔ (امداد الفتاویٰ جدید ص ۲۵۵ ج ۱)

حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

نوٹ:...... امام بخاری رحمہ اللہ نے ''بخاری شریف'' کے ''ترجمۃ الباب'' میں امام عطاء بن رباح رحمہ اللہ کا اثر نقل فرمایا ہے، جس میں حالت جنابت میں بالوں کی صفائی اور ناخن تراشنے کو جائز بتلایا گیا ہے۔ اسی طرح مصنف ''عبد الرزاق'' میں ابن جریج عن عطاء کے طریق سے جائز نقل فرمایا ہے۔ اور بخاری کی شرح ''عمدۃ القاری'' میں بھی جواز کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ نیز شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے صاف الفاظ میں جواز اور عدم کراہت کی بات نقل فرمائی ہے۔ (ملخصا از: حاشیہ امداد الفتاویٰ جدید ص ۲۵۵ ج ۲)

حضرت رحمہ اللہ نے ''بخاری'' کا جو حوالہ دیا ہے وہ یہ ہے: بخاری، بـاب الـجـنـب یخرج و یمشی فی السوق و غیره ، کتاب الغسل ، قبل رقم الحدیث: ۲۸۴۔ مرغوب

مسئلہ:......حالت حیض میں طہارت (پاکیزگی) کے حصول کے لئے وضو کرنا منع ہے۔ صفائی کے لئے غسل کرنا جائز ہے، جیسے دوران حج بدن صاف کرنے کے لئے غسل کرتے ہیں، اسی طرح جن وظائف کے پڑھنے کی اس کی عادت ہو، مثلا: تکبیر، تہلیل، درود شریف ان کے لئے وضو کرنا جائز ہے۔

مسئلہ:......ہاتھ دھونے اور کلی کرنے کے بعد کھانا پینا جائز ہے۔ اور ہاتھ منہ دھوئے بغیر جنبی کے لئے کھانا مکروہ ہے، حائضہ کے لئے مکروہ نہیں۔ (شامی۔تبیان القرآن ص۲۲ ج۱)

مسئلہ:......حیض والی عورت کا جھوٹا پاک ہے، اس کا کھانا پینا بلاشبہ درست ہے۔

مسئلہ:......حیض کے کپڑے (جو دوبارہ دھو کر قابل استعمال نہ ہوں ان کو) دفن کرنا بہتر ہے، ہاں البتہ اگر تھیلی وغیرہ میں پھینک دیئے جائیں تو یہ بھی درست ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ: ’’رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بدفن الدم اذا احتجم ‘‘۔(مجمع الزوائد ص۱۱۰ ج۵، باب دفن الدم ،كتاب الطب ، رقم الحديث:۸۳۴۱)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ حجامہ کے خون کو دفن کرنے حکم فرماتے تھے۔

اور علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ: نبی کریم ﷺ خون کو دفن کرنا پسند فرماتے تھے: ’’عن ابی جریج عن النبی صلی الله عليه وسلم قال : كان يعجبه دفن الدم ‘‘۔(المغنی ص۲۷ ج۱)

ان روایات کی بنا پر بہتر یہ ہے کہ حیض کے کپڑے کو دفن کر دیا جائے۔

حائضہ کے لئے تیمّم کرنے کے بارے میں چند مسائل

مسئلہ:......سفر میں ایک جنبی ہے اور ایک حیض والی عورت ہے جو حیض سے پاک ہو چکی ہو اور وہاں ایک میت بھی ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ ایک کے لئے کافی ہے (یعنی یا تو جنبی

کے لئے یا حائضہ کے لئے یا میت کے غسل کے لئے) پس اگر وہ پانی کسی کی ملک ہو تو اسی پر صرف کرنا اولی، (مثلا وہ پانی حائضہ کا ہو تو اولی یہ ہے کہ حائضہ اس سے غسل کرے) اور اگر وہ پانی ان سب کی ملک ہے تو کسی پر صرف نہ کیا جائے اور سب کے لئے تیمّم مباح ہے، اور وہ سب میت کو بخش دیں تو اس سے میت کو غسل دینا جائز ہے، اب وہ اور کسی کے لئے جائز نہیں، میت کے حصہ میں آ گیا۔ اور اگر وہ پانی کسی کی ملک نہیں تو حیض والی عورت کے بجائے کوئی بے وضو ہو تو اس پانی سے حائضہ کا صرف کرنا اولی ہے (یعنی حائضہ زیادہ مستحق ہے)۔

مسئلہ:......حائضہ دس دن پر حیض سے پاک ہوئی اور عید یا جنازہ کی نماز کے فوت ہونے کا خوف ہو تو اس کے لئے تیمّم کرنا جائز ہے۔

مسئلہ:......حائضہ کا نماز جنازہ اور عید کے لئے تیمّم کیا، چونکہ تیمّم ناقص ہے، اس لئے نماز عید اور جنازہ کے بعد یہ تیمّم باطل ہو جائے گا، اس لئے اس تیمّم سے دوسری فرض نماز پڑھنا جائز نہیں۔ بلکہ اس وقت اگر دوسرا جنازہ آ گیا تو اس تیمّم سے یہ دوسرے جنازہ کی نماز بھی جائز نہیں۔

حائضہ کے لئے غسل کی کچھ ہدایات نبوی ﷺ

حائضہ عورت کو حیض سے فراغت کے بعد خاص طور سے صفائی' ستھرائی کی ہدایت دی گئی ہے، اور یہ ساری ہدایتیں استحبابی ہیں، اور نظافت کے پیش نظر ہیں، مثلا:

(۱)......چوٹی کھول کر سر دھوئے۔

(بخاری، باب نقض المرأۃ شعرها عند غسل المحیض ، کتاب الحیض ، رقم الحدیث:۳۱۷)

(۲)......غسل کے بعد کنگھی کرے۔ (حوالۂ بالا)

(۳)...... بدن میں خوشبو ملے۔

(بخاری، باب الطیب للمرأة عند غسلها من الحیض ، کتاب الحیض ، رقم الحدیث:۳۱۳)

(۴)......خاص طور پر شرمگاہ میں بھی خوشبو کا استعمال کرے۔

(بخاری، باب دلکِ المرأة نفسها اذا تطهرت من المحیض ، و : باب غسل المحیض ، کتاب الحیض ، رقم الحدیث:۳۱۴/۳۱۵)

حیض کے معنی اور چند مفید ابحاث

حیض لغت میں ''حیض'' کا مصدر ہے، جب سیلاب امنڈ آئے تو کہا جاتا ہے''حاض السیل''۔اسی طرح جب ببول کے درخت سے گوند نکلے تو اس وقت کہتے ہیں:''حاضت السمرۃ''۔اور عورت کو جب ماہواری کا خون آتا ہے تو بولتے ہیں:''حاضت المرأۃ''۔

''حیضۃ'' واحد ہے، جمع ''حیض'' ہے، جبکہ قیاس کے مطابق ''حیضات'' جمع آنی چاہیئے۔

حیاض: حیض کا خون ''الحیضۃ'' حاء کے کسرہ کے ساتھ: اسم ہے، حیض کا کپڑا، یعنی وہ کپڑا جس کو حائضہ اپنی شرمگاہ پر رکھتی ہے، اس کپڑے کو ''المحیضۃ'' بھی کہتے ہیں، اس کی جمع ''محایض'' ہے۔بئر بضاعہ والی حدیث میں ہے:'' تلقی فیھا المحایض ''یعنی جس میں حیض کے کپڑے ڈالے جاتے ہیں۔

عورت کو حائض کہا جاتا ہے، اس لئے کہ یہ اس کا خاص وصف ہے، لیکن اس کے لئے فعل مونث کا صیغہ یعنی ''حاضت'' آتا ہے، اس بنا پر اس کی صفت حائضہ بھی آتی ہے (یعنی تانیث کے ساتھ) ''حایض'' کی جمع ''حیّض'' اور ''حوایض'' اور حائضہ کی جمع ''حائضات'' آتی ہیں۔نیز بولتے ہیں ''و تحیضت المرأۃ ''یعنی عورت نے حیض کے دنوں میں نماز ترک کر دی۔(موسوعہ فقہیہ (اردو) ص ۳۱۸ ج ۱۸ حیض)

حیض کے لغوی معنی سیلان اور بہاؤ کے ہیں، کہا جاتا ہے''حاض الوادی'' (وادی بہہ پڑی)۔

حیض کے لئے علاوہ حیض کے پانچ الفاظ بولے جاتے ہیں:''طمث ، عراک ، ضحک ، اکبار ، اعصار''۔(قاموس الفقہ ص ۳۰۴ ج ۳۔حیض)

حیض کی تکلیف پر اجر وثواب

عورتیں حالت حیض میں جو تکلیف اٹھاتی ہیں اس پر بھی انہیں اجر وثواب ملے گا۔ جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مجھے میرے حبیب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ: اللہ تعالی نے انہیں ہماری اماں جان حضرت حواء علیہا السلام کے پاس بھیجا جب انہیں حیض کا خون آیا، تو انہوں نے اپنے رب تعالی کو پکارا (اور فریاد کی:) یا اللہ! مجھے خون آیا ہے اور مجھے اس کا کوئی علم نہیں (کہ کیا کروں؟) اللہ تعالی نے (پیغام بھیجا، چنانچہ فرشتے نے آواز دی، یا اللہ تعالی نے براہ راست) فرمایا: میں ضرور تجھے اور تیری اولاد کو خون آلود کروں گا، اور اسے گناہوں کا کفارہ اور پاکی کا باعث بناؤں گا۔

(۱)......عن عمر قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اخبرني حبيبي جبرئيل ان الله بعثه الى امنا حواء حين دميت فنادت ربها : جاء مني دم لا اعرفه ، فناداها : لأدمينك و ذريتك ولأجعلنه كفارة و طهورا''۔

(كنز العمال ص۲۷۰ ج۹ ، فصل في الحيض والنفاس والاستحاضة ، كتاب الطهارة ، رقم الحديث:۲۷۷۰۶)

(۲)......عن عبد الله بن مسعود قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ما من مسلم يصيبه اذى من مرض فما سِواه الا حط الله به سيئاته كما تحطُّ الشجرة ورقها۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو کوئی بھی بیماری پہنچتی ہے یا اس کے علاوہ کچھ اور تو اللہ تعالی اس کی وجہ سے

اس کی برائیوں کو اس طرح گرادیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے گرادیتا ہے۔

(۳)......عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : ما من مصیبة یصاب بها المسلم الا کُفِّر بها عنه حتی الشوکة یشاکها۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو جو بھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اس کو اس کے گناہ کا کفارہ کردیا جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی چبھ جائے۔

(۴)......عن ابی سعید و ابی هریرة انهما سمعا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : ما یصیب المؤمن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا حزن حتی الهم یهمه الا کُفِّر به من سیئاته۔

ترجمہ:......حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: مؤمن کو جب کوئی تکلیف یا پریشانی پہنچتی ہے یا بیماری اور غم لاحق ہوتا ہے یہاں تک کہ فکر اسے ستاتا ہے تو ان سب کے نتیجہ میں اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

(مسلم، باب ثواب المؤمن فیما یصیبه من مرض او حزن او نحو ذلک حتی الشوکة یشاکها، کتاب البر والصلة والادب، رقم الحدیث:۲۵۷۱/۲۵۷۲/۲۵۷۳/۲۵۷۴)

ان احادیث سے واضح طور پر معلوم ہوگیا کہ مسلمان جو بھی تکلیف برداشت کرتا ہے وہ اس پر بے شمار اجر وثواب کا مستحق بن جاتا ہے خواہ وہ تکلیف حیض کی ہو یا اور کوئی تکلیف ہو۔

علاوہ ازیں حیض کا آنا خود کوئی مصیبت یا بلاء کی چیز نہیں، بلکہ نسل انسانی کا ذریعہ ہونے

کی وجہ سے یہ بھی اللہ تعالی کی ایک نعمت ہے، اگر چہ اس میں کلفت ہے۔

''عمدۃ القاری'' میں ہے: اللہ تعالی نے کچھ مدت کے لئے بنی اسرائیل کی عورتوں سے (سزاء کے طور پر) حیض کو اٹھالیا، پھر دوبارہ لوٹا دیا، کیونکہ نسل انسانی کا ذریعہ ہے۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا ص ۳۸۷ ج ۱، حیض ونفاس کا بیان)

حائضہ کے لئے روزہ کی قضا اور نماز کی عدم قضا کی وجہ اور ایک روایت

حضرت مولانا مفتی اسماعیل بسم اللہ صاحب رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

نماز کی روزانہ کی فرض اور واجب (وتر) مل کر کل: ۲۰؍رکعات ہوتی ہیں، اور مذہب حنفی کی رو سے حیض کی آخری حد دس دن ہے، اور دو حیضوں کے درمیان پاکی کی حد: ۱۵؍ دن شمار ہوتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک عورت کو دس دن حیض آئے اور بند ہونے کے بعد پندرہ دن وہ پاک صاف رہے، اور پھر دس یا تین سے زیادہ دن آئے تو وہ حیض شمار ہوتا ہے۔ اب سوچئے کہ ایک عورت کو دس دن پورے حیض آیا تو اس کی وتر سمیت دس دن کی: ۶۰؍نمازیں قضا ہوئیں اور اس کی کل: ۱۲۰۰؍رکعات ہوئیں، اب وہ پاک ہوئیں اور اسے روزانہ کی پنج گانہ واجب سنت وغیرہ پڑھنی ہیں، جن کا اندازہ روزانہ کی: ۳۲؍رکعات ہوتی ہیں، اوپر کی: ۱۲۰۰؍رکعات قضا سمیت یہ: ۳۲؍رکعتیں روزانہ کی جوڑیں تو شمار کہاں جا کر اٹکے گا، جو پندرہ دن میں پورا کرنا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک انسان جس کے ذمہ گھر و خاوند اور خاندان کی خدمت اور اپنی بے شمار دیگر ذمہ داریاں اور فرائض ہیں اور وہ صنف نازک بھی شمار ہوتی ہے وہ یہ سب کر ہی کیسے سکتی ہے؟

اور اللہ تعالی اس سے کہتے ہیں کہ: دین آسانی کا نام ہے تنگی کا نہیں، اس سے سمجھ میں

آئے گا کہ عورت کی سہولت کی خاطر اللہ تعالی نے دوران حیض اس کی فوت شدہ نمازیں قضا کرنے کو منع کیا ہے، اور اس سے یہ نمازیں معاف فرمادی ہیں۔

باقی رہا سوال روزہ کا تو وہ سال میں ایک ہی مہینہ کے لئے ہے، اگر وہ ماہ میں دس گئے تو باقی گیارہ ماہ کی طویل مدت کے درمیان اسے قضا کرنے کا کام مشکل نہیں، لہذا روزے قضا کرنے کا حکم حائضہ کو ملا اور نماز کی قضا چھوڑ دی گئی۔

(فتاوی بسم اللہ ص ۴۴۵ ج ۳)

فقہاء نے ایک روایت نقل کی ہے، اس میں نماز کی عدم قضا اور روزے کی قضا کا ایک اور سبب بیان کیا گیا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام جب حضرت حواء علیہا السلام کے ساتھ زمین پر تشریف لائے، اور حضرت حواء علیہا السلام نے کبھی نجاست نہیں دیکھی تھی، (تو ایک مرتبہ) نماز پڑھتے ہوئے حائضہ ہوگئیں، حضرت آدم علیہ السلام سے سوال کیا، حضرت آدم علیہ السلام کو اس کا علم نہیں تھا، جب حضرت جبرئیل تشریف لائے تو ان سے سوال کیا، انہیں بھی اس کا جواب معلوم نہ تھا، حضرت جبرئیل علیہ السلام واپس ہوگئے، (اور اللہ تعالی سے سوال کیا) اور پھر آئے اور بتلایا کہ حیض کے ایام میں نماز چھوڑ دیں، اور ان نمازوں کی قضا کا حکم بھی نہیں دیا، حضرت حواء علیہا السلام پھر حائضہ ہوگئیں اب وہ روزہ سے تھیں، تو حضرت آدم علیہ السلام سے مسئلہ معلوم کیا، تو آپ نے فرمایا کہ: افطار کرلو، حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور حکم دیا کہ: روزوں کی قضا کریں، حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: یارب! دونوں ہی عبادتیں ہیں پھر ایک کی قضا اور دوسری کی عدم قضا کیوں؟ اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ: آپ نے پہلی مرتبہ مسئلہ پر ہماری طرف رجوع کیا تو ہم نے

جوحکم دینا تھا دیا، اوردوسری مرتبہ اپنی رائے سے فیصلہ کیا،توہم نے سزاء قضا کاحکم دیا تاکہ آپ جان لیں کہ سارے امور میں اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

(تاتارخانیہ ص ۴۶۸ ج۱، الفصل التاسع فی الحیض، کتاب الطھارۃ، رقم المسئلة:۱۲۴۹۔

بحرالرائق ص ۳۳۸ ج۱ (ط: زکریا بک ڈپو، دیوبند)، باب الحیض، کتاب الطھارۃ)

تشریح:......حضرت مولانا عبدالحئی صاحب رحمہ اللہ اس واقعہ کونقل فرماکرتحریرفرماتے ہیں کہ:اس حکایت میں بہت رموز ہیں:

اول یہ کہ:......عورت کے لئے ضروری ہے کہ ہر حادثہ میں شوہر سے سوال کرے اوراس کے خلاف نہ کرے جیساکہ حضرت حواءعلیہا السلام نے ہرمرتبہ حضرت آدم علیہ السلام سے سوال کیا۔

دوسرا یہ کہ:......مفتی کے لئے ضروری ہے کہ ہرمسئلہ میں جرأت نہ کرے،اس لئے کہ بالکل خطا سے بچنا صرف خدا تعالی کی شان ہے، بلکہ عدم علم اور عجز کا اظہار کردے جیساکہ حضرت آدم علیہ السلام نے کیا۔اوراپنی رائے بیان کرنے میں جلدی نہ کرے۔

تیسری یہ کہ:......مجتہد کبھی اجتہاد میں درستگی کوتو پہنچتا ہےاور کبھی خطا کرتا ہے،اور یہ ہمارے مسائل اعتقادیہ میں سے ہے،دیکھئے! حضرت آدم علیہ السلام نے روزہ کونماز پرقیاس کیا جو درست نہ نکلا اوراس کے خلاف منکشف ہوا۔

(ذخیرۃ المسائل ترجمہ نفع المفتی والسائل ص ۲۷۰، ما یتعلق بالامامة والاقتداء)

حالت حیض میں صحبت کی ممانعت

مسئلہ:......جو شخص حائضہ عورت سے حلال سمجھ کر وطی کرے وہ کافر ہو جائے گا۔

حالت حیض میں جماع کرنا حرام ہے،اور اس کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

﴿وَ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ ط قُلْ ھُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِی الْمَحِیْضِ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰی یَطْھُرْنَ ﴾۔

اور لوگ آپ سے حیض کی حالت میں (صحبت وغیرہ کرنے کا) حکم پوچھتے ہیں آپ فرمادیجئے (کہ) وہ (حیض) گندگی کی چیز ہے (تو) حالت حیض میں عورتوں (کے ساتھ صحبت کرنے) سے علیحدہ رہا کرو (اس حالت میں) ان سے قربت مت کرو جب تک وہ (حیض سے) پاک نہ ہو جاویں۔ (معارف القرآن ص٥٤٣ ج١،سورۂ بقرہ،آیت نمبر:٢٢٢)

شریعت مطہرہ نے حالت حیض میں صرف صحبت کی ممانعت فرمائی اور وجہ بیان فرمائی کہ یہ گندگی ہے،طب قدیم وجدید دونوں کو مسلم ہے کہ یہ ایک خاص قسم کا ناقص خون ہے رنگ،بو،ترکیب میں عام خون سے الگ ہے،تو اس حالت میں عورتوں سے علیحدہ رہو۔ یہ علیحدگی کا حکم صرف ہمبستری کے عمل خاص تک محدود ہے۔مجالست ومواکلت (ساتھ بیٹھنے اور ساتھ کھانے) وغیرہ عام معاشرت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ (تفسیر ماجدی،بتصرف)

''مسلم شریف'' کی صحیح روایت میں ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ: یہود میں جب کوئی عورت ایام (حائضہ) سے ہو جاتی تو اسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے، نہ گھر میں اس کے ساتھ رہتے، بلکہ اس کے ساتھ گھروں میں سونا اور بیٹھنا تک چھوڑ دیتے تھے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے آپ سے اس بارہ میں حکم پوچھا،تو اللہ تعالیٰ نے یہ

آیت: ﴿وَ یَسْـئَلُونَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ﴾ نازل فرمائی۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا: (تم عورتوں کے ساتھ حالت حیض میں) سوائے صحبت کے جو چاہو کیا کرو۔

(مسلم، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها و ترجيله وطهارة سؤرها ' والاتكاء فى حجرها وقراء ة القرآن فيه ، كتاب الحيض ، رقم الحديث:۳۰۲)

اس حدیث سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حالت حیض میں صحبت تو حرام ہے،مگر صحبت کے علاوہ بیوی سے تمتع نہ صرف جائز بلکہ نبی کریم ﷺ کے عمل سے ثابت ہے۔

ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: جب ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہوتی ،آپ ﷺ اس کے ساتھ اپنے جسم کو لپٹانا چاہتے تو آپ اسے حکم دیتے ،وہ حیض کے جوش کے اوپر تہبند باندھ لیتی ، پھر آپ ﷺ اس کو اپنے جسم کے ساتھ لپٹا لیتے۔(بخاری، باب مباشرة الحائض ، كتاب الحيض ، رقم الحديث:۳۰۲/۳۰۳)

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں حالت حیض میں ہوتی تو آپ ﷺ میری گود میں سہارا دیکر بیٹھ جاتے اور قرآن پڑھتے۔

(بخاری، باب قراء ة الرجل فى حجر امرأته وهى حائض ، كتاب الحيض ، رقم الحديث:۲۹۷)

ایک صحابی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ میرے لئے میری بیوی سے حالت حیض میں کیا جائز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے جسم پر اس کا تہبند خوب مضبوط باندھ لو، پھر تہبند کے اوپر تمہارا کام ہے (یعنی ناف سے اوپر کو اختلاط مباح ہے)۔

(موطاامام مالک، باب ما يحل للرجل من امرأته وهى حائض ، كتاب الطهارة ، رقم الحديث:۳۴)

حالت حیض میں جماع پر وعید

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص

حائضہ عورت سے یا اپنی عورت کی مقعد میں جماع کرے، یا کسی کاہن کے پاس (غیب کی بات پوچھنے) گیا، اوراس کی تصدیق کی تو اس شخص نے (گویا) محمد ﷺ پر نازل کئے گئے دین کا کفر کیا۔

(ترمذی ، باب ما جاء فی کراھیۃ اتیان الحائض ، کتاب الطھارۃ ، رقم الحدیث:۱۳۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اگر کوئی شخص اپنی حائضہ بیوی سے جماع کرے تو اسے ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا چاہئے''۔(ابوداؤد، باب فی اتیان الحائض ، کتاب الطھارۃ ، رقم الحدیث:۲۶۴)

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ حالت حیض میں صحبت کرنی ہو تو نصف دینار صدقہ کرکے کرے، جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا۔ حضرت مولانا مفتی سید عبد الرحیم صاحب لاجپوری رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

نصف دینار خیرات کرنا بطور فیس کے نہیں، بلکہ بطور جرمانہ اور سزا کے ہے، اور غضب خداوندی سے بچنے کے لئے ہے۔ کتب فقہ میں ہے کہ کوئی رمضان المبارک میں حالت صوم میں صحبت کرے تو کفارہ لازم ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ روزہ کی حالت میں صحبت کرنی ہو تو کفارہ دے کر کرسکتے ہیں۔ (فتاوی رحیمیہ ص۶۴ ج۱ وص ۳۹۹ ج ۹)

اگر کسی بدنصیب سے یہ گناہ کبیرہ سرزد ہو جائے تو بارگاہ خداوندی میں بقلب صمیم اور عجز اور انکساری سے توبہ واستغفار واجب ہے، مزید برآں حسب حیثیت صدقہ وخیرات کرے کہ قانون شکنی اور گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے غضب الٰہی جوش میں آجاتا ہے، اور وہ صدقہ سے ٹل جاتا ہے۔

حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

عنہ سے کہا کہ: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خون کا پیشاب کر رہا ہوں، تو آپ نے فرمایا: تم نے ضرور اپنی بیوی کے ساتھ حیض کی حالت میں صحبت کی ہوگی، تم اللہ تعالی سے مغفرت طلب کرو، اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۳۰ ج۱، باب اصابة الحائض ، کتاب الحیض ، رقم الحدیث: ۱۲۷۰)

حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب رحمہ اللہ ''عمدۃ الفقہ'' میں تحریر فرماتے ہیں:

حیض اور نفاس والی عورت سے جماع حرام ہے، اور اس کو جائز اور حلال جاننا کفر ہے، البتہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک مرد کو جائز ہے کہ ایسی بیویوں سے بوس و کنار کرے، اور ان کو پاس لٹائے، اور سوائے اتنے بدن کے جو گھٹنے اور ناف کے درمیان میں ہے، باقی تمام بدن سے لذت حاصل کرے، اور ساتھ کھائے پیئے۔

اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جبکہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو، خواہ شہوت سے ہو یا بے شہوت، اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو مساس میں کچھ حرج نہیں۔

اگر ہمراہ سونے میں غلبۂ شہوت اور اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے، اور اگر غلبۂ شہوت کا گمان غالب ہو تو ساتھ سونا منع اور گناہ ہے، اور عدم غلبۂ شہوت میں حلال نہ جان کر ساتھ نہ سونا یا اس کے اختلاط سے بچنا مکروہ ہے۔

(عمدۃ الفقہ ص۲۴۹ ج۱)

ایک گناہ کی وجہ سے اللہ تعالی نے عورتوں پر حیض مسلط کردیا

عن بن مسعود رضی اللہ عنہ قال : کان الرجال والنساء فی بنی اسرائیل یصلون جمیعا ، فکانت المرأۃ لھا الخلیل ، تلبس القالبین تطول بھما لخلیلھا ، فأُلقی علیھنّ الحیض ، فکان ابن مسعود یقول : اخِّروھن حیث اخَّرھن اللہ ، فقلنا لابی بکر : ما القالبین ؟ قال : رفیصین من خشب۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۹ ج۳ ، باب شھود النساء الجماعۃ ، رقم الحدیث:۵۱۱۵)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: بنی اسرائیل کے مرد اورعورتیں ساتھ ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، جب کسی عورت کا کوئی یار (دوست) ہوتا تو وہ ’’قالبین‘‘ پہنا کرتی تھی تا کہ اونچی ہوکر وہ اپنے دوست کو دیکھا کرے تو اللہ تعالی نے ان عورتوں پر حیض مسلط کردیا۔

اسی لئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ: ان عورتوں کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ تعالی نے انہیں پیچھے رکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ابوبکر سے پوچھا کہ ’’قالبین‘‘ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: لکڑی کے بنے ہوئے مصنوعی پاؤں۔

تشریح:......ان روایات سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو مساجد میں جانے سے روکنا قدیم سنت ہے۔ (فیض الباری ص۴۸۶ ج۱۔ انوار الباری ص۳۵۲ ج۱)

حیض بنی اسرائیل کی بیٹیوں پر، پھر’’ علی بنی اسرائیل ‘‘ کیوں فرمایا؟

اس حدیث پر ایک اشکال یہ ہے کہ حیض تو بنی اسرائیل کی بیٹیوں پر مسلط کیا گیا نہ کہ بیٹوں پر، پھر’’ علی بنی اسرائیل ‘‘ کیوں فرمایا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ: یہاں مضاف محذوف ہے، اور تقدیری عبارت یوں ہے:’’ علی بنات بنی اسرائیل ‘‘ اور اس پر آپ

ﷺ کا ارشاد مبارک ''کتبه الله علی بنات بنی آدم'' شاہد ہے۔

(عمدۃ القاری ص ۳۹۷ ج ۳)

حیض کی ابتدا تو حضرت حواء علیہا السلام سے شروع ہوئی، پھر یہاں بنی اسرائیل کی عورتوں کی طرف کیوں منسوب فرمایا؟

دوسرا اشکال یہ ہے کہ: حیض کی ابتدا تو حضرت حواء علیہا السلام سے شروع ہوئی، پھر یہاں بنی اسرائیل کی عورتوں کی طرف کیوں منسوب فرمایا؟ اس کے کئی جوابات ہیں:

(۱)......ان روایات میں کوئی تعارض نہیں، کیونکہ بنی اسرائیل کی عورتیں بنات آدم میں سے ہی ہیں۔ گویا بنات آدم لفظاً تو عام ہے، مگر اس سے مراد خاص بنی اسرائیل ہیں۔

(۲)......حیض کی ابتدا تو پہلے سے تھی، مگر بنی اسرائیل پر سزا کے طور پر اس کی مقدار بڑھا دی گئی تھی، کیونکہ امام طبری رحمہ اللہ وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی بیوی کے متعلق اللہ تعالی کا ارشاد: ﴿وامراته قائمة فضحكت﴾ کی تفسیر ''فحاضت'' سے کی ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا زمانہ بنی اسرائیل کے زمانہ سے پہلے تھا۔ اسی طرح حاکم اور ابن المنذر رحمہما اللہ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ:

''ان ابتداء الحيض كان على حواء بعد ان أهبطت من الجنة''۔

ترجمہ:......بے شک حیض کی ابتدا حضرت حواء علیہا السلام سے ہوئی، جبکہ انہیں جنت سے زمین کی طرف اتارا گیا تھا۔ (فتح الباری ص ۵۲۷ ج ۱)

(۳)......ممکن ہے کہ کثرت عناد کی وجہ سے اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کی عورتوں کا حیض منقطع کر دیا ہوتا کہ ان کو اور ان کے شوہروں کو عناد کی سزا دی جائے، اور کچھ مدت اسی حال

پر گزر جانے کے بعد اللہ تعالی نے ان پر رحم فرمایا ہو، اور پھر سے حیض کی عادت جاری کردی ہو، کیونکہ اللہ تعالی کی حکمت و رحمت ہی کے تحت حیض وجود نسل کا سبب بنا ہے کہ جب عورتوں کے رحم میں حیض کی صلاحیت ہوتی ہے، وہی حمل کو قبول کرتی ہیں، اسی لئے چھوٹی عمر میں اور مایوسی کی عمر میں نہ حیض ہوتا ہے اور نہ حمل قرار پاتا ہے۔

(عمدۃ القاری ص ۳۷۹ ج ۳۔ لامع الدراری ص ۲۳۹ ج ۲۔ انوار الباری ص ۳۵۲ ج ۱۰)

(۴)......حیض کا وجود تو ابتداء ہی سے تھا، مگر مخصوص احکام سب سے پہلے اسرائیلی عورتوں پر نازل ہوئے۔ (ارشاد الساری ص ۵۳۳ ج ۱۔ لامع الدراری ص ۲۴۰ ج ۲۔ الکنز المتواری ص ۲۴۸ ج ۳۔ انوار الباری ص ۳۵۳ ج ۱۰۔ تفصیل کے لئے دیکھئے! کشف الباری، ص ۱۲۹، کتاب الحیض)

(۵)......حیض کا وجود تو ابتداء ہی سے تھا، مگر شدت اسرائیلی عورتوں سے شروع ہوئی۔ یعنی حیض سے تکلیف ہوتی ہے، عورتوں کا حسن و جمال ماند پڑ جاتا ہے۔ عورت تھک جاتی ہے۔

(ملخص از: تحفۃ القاری ص ۸۱ ج ۲)

(۶)......حیض کی ابتدا تو حضرت حواء علیہا السلام سے ہوئی یہ مرفوع روایت ہے، اور بنی اسرائیل سے ابتدا کی روایات مرفوع نہیں، بلکہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال ہیں:

”قال ابو عبد الله : وحديث النبى صلى الله عليه وسلم اكثر“۔

(بخاری، باب كيف كان بدء الحيض ، كتاب الحيض ، قبل رقم الحديث: ۲۹۴)

مراجع

۱	شامی..................................	۷	عمدۃ الفقہ ....
۲	بدائع الصنائع.........................	۸	زبدۃ الفقہ ....
۳	فتاوی عالمگیری......................	۹	قاموس الفقہ ....
۴	الفتاوی التاتارخانیہ...................	۱۰	موسوعہ فقہیہ (اردو)..................
۵	البحرالرائق...........................	۱۱	بہشتی زیور............................
۶	فتاوی دارالعلوم زکریا..................	۱۲	کتاب المسائل.........................

حیض کے مختصر مسائل

اس رسالہ میں حیض کے مسائل آسان انداز میں تفصیل سے جمع کیے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر......جامعۃ القراءات، کفلیتہ

حیض کے مسائل

الحمد للہ رب العالمین ، والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین ، اما بعد

مسئلہ:......حیض وہ خون ہے جو عورت کی آگے کی راہ سے نکلتا ہے۔

مسئلہ:......حالت حمل میں جو خون آئے وہ حیض نہیں۔

مسئلہ:......اگر خون پاخانہ کے مقام کی طرف سے نکلے تو حیض نہیں۔

مسئلہ:......زمانۂ حیض کے علاوہ اور دنوں میں کسی دوائی کے استعمال سے خون آجائے تو وہ بھی حیض نہیں ہے۔

مسئلہ:......حیض کا وقت نو (۹) سال کی عمر سے ایاس (یعنی ناامیدی کی عمر) تک ہے۔نو برس سے پہلے جو خون آئے وہ حیض نہیں ہے۔

مسئلہ:......ایاس کا وقت پچپن برس کی عمر ہونے پر ہوتا ہے۔

مسئلہ:......پچپن سال کے بعد جو خون آئے وہ حیض نہیں۔

مسئلہ:......ہاں پچپن سال کے بعد جو خون آئے وہ بالکل لال اور کالا ہو تو حیض ہے۔

مسئلہ:......عورت کو حیض کا خون پیلا آتا تھا، اب ۵۵/سال کے بعد پیلا آئے تو وہ بھی حیض ہے۔

مسئلہ:......خون شرمگاہ سے باہر نکلے، اگرچہ گدی کے گر جانے سے ہو تو حیض ہے۔

مسئلہ:......خون سوراخ سے باہر نکلے تو حیض ہے، کیونکہ حیض کے خون میں بہنا شرط نہیں۔

مسئلہ:......حیض کا خون ان چھ رنگوں میں کسی ایک رنگ کا ہو:(۱): کالا،(۲):لال،(۳): پیلا،(۴):لال جیسا کالا،(۵):سبز،(۶):مٹیالا۔

مسئلہ:......حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور تین راتیں ہیں۔

مسئلہ:......حیض کی اکثر مدت دس دن اور دس راتیں ہیں۔

مسئلہ:......دو حیض کے درمیان پاکی کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہے، اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ اگر کسی وجہ سے حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینوں تک خون نہ آئے پاک رہے گی۔

مسئلہ:...... مدت حیض میں ہر وقت خون کا آنا ضروری نہیں، مدت کے اندر بعض دنوں میں اور شروع اور آخر میں خون آجائے تو ان کے درمیانی دن بھی حیض ہی کے ہوں گے۔

مسئلہ:...... کسی کو تین دن خون آیا پھر: ۱۵/دن پاک رہی، پھر تین دن خون آیا تو تین دن پہلے اور تین دن یہ جو ۱۵/دن کے بعد ہیں حیض کے ہیں، اور بیچ میں: ۱۵/دن پاکی کے ہیں

مسئلہ:......اگر کسی کو ایک یا دو دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر ایک دو دن خون آیا تو بیچ کے پندرہ دن تو پاکی کے ہیں، اور شروع اور آخر کے ایک دو دن استحاضہ کے ہیں۔

مسئلہ:......ایک عورت کو ہمیشہ تین دن یا چار دن خون آتا تھا، پھر کسی مہینہ میں زیادہ آ گیا، لیکن دس دن سے زیادہ نہیں تو وہ سب حیض ہیں، اور اگر دس دن سے بھی بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے عادت کے ہیں اتنا تو حیض ہے، باقی سب استحاضہ ہے۔ مثلاً کسی کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے، لیکن کسی مہینہ میں نو دن یا دس دن خون آیا تو یہ سب حیض ہے، اور اگر دس دن سے ایک لمحہ بھی زیادہ خون آئے تو وہی تین دن عادت کے حیض ہیں اور باقی دنوں کا سب استحاضہ ہے، ان دنوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ:......ایک عورت کی کوئی عادت مقرر نہیں، کبھی چار دن خون آتا ہے، کبھی سات دن، اسی طرح بدلتا رہتا ہے، کبھی دس دن بھی آجاتا ہے تو یہ سب حیض ہیں۔ ایسی عورت کو کبھی دس دن سے زیادہ خون آئے تو دیکھو کہ اس سے پہلے مہینہ میں کتنے دن حیض آیا تھا، بس اتنے دن حیض کے اور باقی سب استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......کسی کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا، پھر ایک مہینہ میں پانچ دن خون آیا، اس کے بعد دوسرے مہینہ میں پندرہ دن خون آیا تو ان پندرہ دنوں میں پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استحاضہ ہے، اور پہلی عادت کا اعتبار نہ کریں، اور یہ سمجھیں گے کہ اس کی عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہوگئی۔

مسئلہ:......حیض یا نفاس میں ایک مرتبہ کے بدلنے سے عادت بدل جاتی ہے، مثلاً کسی عورت کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا، پھر ایک مہینے میں پانچ دن خون آیا اس کے بعد دوسرے مہینے میں پندرہ دن خون آیا تو ان پندرہ دن میں سے پانچ دن حیض کے اور دس دن استحاضہ کے ہیں، اب عادت یعنی چار دن کا اعتبار نہیں کریں گے، اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہوگئی ہے۔

مسئلہ:......کسی عورت کو ایک دن یا کئی دن خون آیا، پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی اس کا کچھ اعتبار نہیں، بلکہ یوں سمجھیں گے گویا اول سے آخر تک برابر خون جاری رہا۔ اب جتنے دن حیض آنے کی عادت ہو اتنے دن تو حیض کے ہیں، باقی سب استحاضہ ہے۔ مثلاً: کسی کو ہر مہینہ کی پہلی، دوسری اور تیسری تاریخ کو حیض آنے کا معمول ہے، پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ کو خون آیا پھر چودہ دن پاک رہی، پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھیں گے سولہ دن گویا برابر خون آیا، اس میں سے تین دن اول کے تو حیض کے ہیں اور تیرہ دن استحاضہ ہے۔ اور اگر چوتھی، پانچویں، چھٹی تاریخ کی عادت تھی تو یہ تاریخیں حیض کی ہیں اور تین دن اول کے اور دس دن بعد کے استحاضہ کے ہیں، اور اگر اس کی کچھ عادت نہ ہو بلکہ پہلے پہل خون آیا ہو تو دس دن حیض ہے اور چھ دن استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کچھ کم آئے تو سب

حیض ہے، اور دس دن سے زیادہ آئے تو پورے دس دن حیض ہے، اور جتنا زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......کسی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا کئی مہینوں تک برابر آتا رہا تو جس دن خون آیا ہے اس دن سے لے کر دس دن حیض ہے، اس کے بعد بیس دن استحاضہ ہے، اس طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جائے گا۔

دواؤں کے ذریعہ حیض روک لیا پھر عادت کے ایام میں دھبا آ گیا

مسئلہ:......دواؤں کے ذریعہ حیض کو روک لیا، پھر عادت کے ایام خون آ گیا یا تھوڑا سا دھبہ آ گیا تو کیا حکم ہے؟ اس سلسلہ میں کچھ تفصیل کی ضرورت ہے‘ جو درج کی جارہی ہے:

(۱)......حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور حضرت امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین رات یعنی: ۷۲/گھنٹے ہیں، اس سے کم ہو تو حیض نہیں ہوگا۔

(۲)......حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک دو دن اور تیسرے دن کا اکثر حصہ ہے‘ یعنی پونے تین دن حیض کی اقل مدت ہے‘ اور اس کی صراحت ۶۷/گھنٹے کی گئی ہے۔

(۳)......اگر عورت نے دوا استعمال کر کے حیض کا خون روک لیا ہے اور اپنے آپ کو پاک سمجھ کر طواف کر لیا یا نماز و تلاوت کر لی‘ اور مضان میں روزہ رکھ لیا، اس کے بعد پھر عادت کے ایام میں خون کا دھبہ آ گیا تو اس کی مشہور چھ شکلیں ہیں۔ ان میں چار شکلوں میں باتفاق حنفیہ عورت کو حالت حیض میں شمار نہیں کیا جائے گا‘ اور ایک شکل میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور جمہور احناف کے درمیان اختلاف ہے، اور ایک شکل میں بالاتفاق عورت کو حیض والی شمار کیا جائے گا۔

شکل:۱......دوا کے استعمال کے بعد عادت کے ایام میں صرف ایک بار خون کا دھبہ آیا، اس

کے بعد آئندہ ماہواری تک یا پندرہ دن تک کوئی خون نہیں آیا۔

شکل:۲......متعدد بار دھبہ: مگر پندرہ' بیس گھنٹے کے اندر اندر کئی بار خون کا دھبہ آ کر آئندہ ماہواری تک یا پندرہ دن تک کے لئے بند ہو گیا۔

شکل:۳......ایک دن' ایک رات یعنی چوبیس گھنٹے یا اس سے زائد زمانہ تک خون کا دھبہ بار بار آیا۔

شکل:۴......۶۶ر گھنٹے تک بار بار خون کا دھبہ آتا رہا، اس کے بعد آئندہ ماہواری تک یا پندرہ دن تک کوئی دھبہ نہیں آیا۔

ان چار شکلوں میں باتفاق تمام فقہاء احناف حیض کا خون شمار نہ ہوگا اور عورت کو حیض والی شمار نہیں کیا جائے گا۔ اس کے لئے نماز' طواف' روزہ' تلاوت قرآن سب کچھ جائز ہے۔

شکل:۵......دوا کے استعمال کے باوجود: ۶۷ر گھنٹے یا اس سے زائد: ۷۲ر گھنٹوں سے کم زمانہ میں بار بار خون کا دھبہ آیا تو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک وہ عورت حیض والی شمار کی جائے گی۔ نماز' روزہ' طواف' تلاوت سب کچھ اس کے لئے ناجائز ہے۔ اور حضرات طرفین رحمہما اللہ اور جمہور احناف کے نزدیک عورت کو حیض والی شمار نہیں کیا جائے گا۔

شکل:۶......دواؤں کے استعمال کے باوجود: ۷۲ر گھنٹے یا اس سے زائد زمانہ تک بار بار خون کا دھبا آیا ہے تو باتفاق عورت حیض والی شمار ہوگی۔ (انوار مناسک ص ۳۴۸ تا ۳۵۲)

حائضہ کے تین حالات: مبتدأہ، معتادہ، متحیرہ اور ان کے مسائل

حائضہ کی تین حالتیں ہیں: مبتدأہ، معتادہ، متحیرہ۔

(۱)......مبتدأہ: وہ عورت جس کو پہلی بار حیض آیا ہو، اور اس سے پہلے کبھی حیض نہ آیا ہو۔

مسئلہ......اگر مبتدأہ خون دیکھے اور اس وقت اس کی عمر نو سال یا اس سے زیادہ ہو، اور خون تین دن سے کم نہ ہو، اور نہ دس دن سے زیادہ ہو تو یہ حیض کا خون ہوگا۔

(۲)......معتادہ: وہ عورت ہے جس کو ایک صحیح حیض اور ایک صحیح طہر یا ان دونوں میں سے ایک پہلے آچکا ہو۔

معتادہ اپنی عادت کے مطابق خون دیکھے گی، یا عادت سے کم پر خون بند ہو جائے گا، یا عادت سے بڑھ جائے گا۔

مسئلہ:......اگر معتادہ اپنی عادت کے مطابق خون دیکھے، نہ عادت سے کم ہو نہ عادت سے زیادہ تو یہ خون کے دن حیض ہوں گے، اور اس کے بعد پاکی کے دن، لہذا اگر پانچ دن حیض کی عادت ہو، اور پچیس دن پاکی کے، اور اسی عادت کے مطابق خون اور پاکی دیکھے تو اس کی عادت کے مطابق اس کا حیض پانچ دن ہوگا، اور پاکی پچیس دن ہوگی۔

مسئلہ:......معتادہ کا خون عادت سے پہلے بند ہو جائے تو وہ اسی وقت پاک ہو جائے گی، اور اپنی عادت مکمل نہیں کرے گی، بشرطیکہ خون تین دن سے کم پر بند نہ ہوا ہو۔

مسئلہ:......معتادہ کا خون عادت سے پہلے بند ہو جائے تو عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے وطی کی اجازت نہیں۔ مثلا: ایک عورت کی عادت چھ دن حیض کی ہے، اور اب چار دن میں حیض بند ہو گیا تو غسل کر کے نماز پڑھے گی، مگر شوہر سے صحبت نہیں کرے گی۔

مسئلہ:......اگر معتادہ کو تین دن سے پہلے خون بند ہو جائے تو وہ خون حیض نہیں ہوگا، اس وجہ سے وہ ان دنوں کی نماز و روزہ کی قضا کرے گی۔ جب بھی خون بند ہو جائے تو نماز پڑھے گی، البتہ آخر مستحب وقت تک لازماً انتظار کرے گی، اگر خون وقت کے اندر نہ آئے تو وضو

کر کے نماز پڑھے گی۔اسی طرح اگر رات میں خون بند ہو جائے تو روزہ بھی رکھے گی۔

مسئلہ:......عادت سے پہلے اور تین دن کے بعد اور تین دن سے پہلے خون بند ہونے کے درمیان فرق ہے: تین روز کے بعد عادت سے پہلے جب خون بند ہوگا غسل کر کے نماز پڑھے گی، اور اگر تین دن سے پہلے خون بند ہو جائے تو صرف وضو کر کے نماز پڑھے گی

مسئلہ:...... عادت والی عورت کو اپنی عادت سے خون زیادہ آئے اور دس دن سے زیادہ نہ آئے تو یہ عورت عادت کے دن کے بعد بھی حائضہ شمار ہوگی۔مثلا: ایک عورت کی عادت چار دن تھی، اور اب خون نو دن آیا تو پورے نو دن حائضہ شمار ہوگی۔

مسئلہ:......عادت والی عورت اپنی عادت کے خلاف خون دیکھے تو دو حال سے خالی نہیں: یا تو عادت بدل چکی ہوگی یا نہیں، اگر عادت نہیں بدلی ہے تو عادت کے اندر نظر آنے والا خون حیض ہوگا، اور جو عادت سے زیادہ ہوگا وہ استحاضہ ہوگا۔اور اگر عادت بدل گئی ہو تو سب حیض ہوں گے۔

مسئلہ:......عادت والی عورت اپنی عادت کے خلاف خون دیکھے تو اگر دس دن سے زیادہ نہ آئے تو کل ایام حیض میں شمار ہوں گے، بشرطیکہ اس کے بعد پندرہ دن پاک رہے۔اور اگر دس دن سے زیادہ آئے تو عادت کے بقدر ایام حیض ہوگا۔

عادت کی قسمیں: متفقہ، مختلفہ، اور مرتبہ وغیر مرتبہ

عادت کی دو قسمیں ہیں: متفقہ اور مختلفہ۔

متفقہ یہ ہے کہ:......جس کے ایام حیض ہر ماہ برابر ہوں، جیسے ہر مہینے سات دن، تو ایسی عورت اپنی عادت کے بقدر حائضہ ہوگی۔اس سے زائد کی طرف توجہ نہیں دے گی۔

اور مختلفہ یہ ہے کہ:......جس کے ایام حیض برابر نہ ہوں، اس کی دو قسمیں ہیں: مرتبہ اور غیر

مرتبہ:

مرتبہ یہ ہے کہ:......ایک مہینے میں تین دن، دوسرے مہینے میں چار دن، تیسرے مہینے میں پانچ دن خون دیکھے، پھر دوبارہ اسی کے مطابق خون دیکھے، اسی طرح سلسلہ جاری ہو تو یہ جس مہینے میں حائضہ ہو، اور اس مہینہ کی عادت اس کو یاد ہو تو اسی پر عمل کرے گی۔ اور اگر اس مہینے کہ عادت اس کو یاد نہ ہو تو تین دن حائضہ ہوگی، اس لئے کہ یہ یقینی ہے۔

مثلا: ایک عورت کو جنوری میں تین دن، فروری میں چار دن اور مارچ میں پانچ دن حیض آتا ہے، پھر اپریل میں تین دن، مئی میں چار دن، جون میں پانچ دن حیض آتا ہے اور اسی طرح سلسلہ جاری ہے تو اب اگست میں حیض آیا اور اس کو اگست کے چار دن کی عادت معلوم ہے تو اس پر عمل کرے کہ چار دن حیض کے ہیں، بقیہ پاکی کے، اور اگر اگست میں خون آیا اور اس کو عادت کے دن یاد نہیں تو تین دن حیض شمار کرے گی، بقیہ دن پاکی کے۔

غیر مرتبہ یہ ہے کہ:......عادت آگے پیچھے ہوتی رہتی ہے، جیسے کوئی عورت کسی مہینے میں تین دن، دوسرے مہینے میں پانچ دن اور تیسرے مہینے میں چار دن خون دیکھے، اگر ان دنوں میں اندازہ لگانا ممکن ہو اس طرح کہ خون میں کوئی فرق محسوس نہ ہو تو، یہ پہلی عادت کی طرح سمجھا جائے گا۔

مثلا: ایک عورت کو جنوری میں تین دن، فروری میں پانچ دن اور مارچ میں چار دن حیض آیا ہے، اب یہ عورت دیکھے کہ اپریل میں تین دن، اور مئی میں پانچ دن اور جون میں چار دن خون آیا ہے، تو اسی طرح حیض کا حکم ہوگا، یعنی جولائی میں تین دن، اگست میں پانچ دن اور ستمبر میں چار دن حیض کے شمار ہوں گے، بقیہ پاکی کے۔

(۳)......متحیرہ: وہ عورت ہے جو اپنی عادت یعنی تعداد یا تاریخ بھول گئی ہو۔

مسئلہ:...... پاکی کی اکثر مدت کوئی نہیں، اس لئے ہوسکتا ہے کہ عورت کبھی حائضہ ہی نہ ہو۔ اور کبھی سال میں ایک مرتبہ حائضہ ہو۔

مسئلہ:......دوحیضوں کے درمیان پاکی کی کم سے کم مدت پندرہ دن اور رات ہے۔

پاکی حاصل کرنیکے دوطریقے: خون کا بند ہونا، یا سفید رطوبت دیکھنا

مسئلہ:...... دوطریقوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے سے حیض سے پاکی حاصل ہوجاتی ہے: خون کا بند ہونا، یا سفید رطوبت دیکھنا۔

مسئلہ:......خون بند ہونے سے مراد خشک ہونا ہے، یعنی کپڑے پر خون کا کوئی دھبہ نظر نہ آئے، اسی طرح تمام خونوں سے پاک ہوکر کپڑا خشک نکلے، اور اگر گیلا پن نظر آئے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں، حیض ختم ہوگیا۔

مسئلہ:......حیض کی انتہا خون کا بند ہونا ہے، جب خون بند ہوجائے گا عورت پاک ہوجائے گی، خواہ اس کے بعد سفید رطوبت نکلے یا نہ نکلے۔

طہر (یعنی پاکی) کی دو قسمیں ہیں: صحیح اور فاسد، تام اور ناقص

طہر کی دو قسمیں ہیں: ایک صحیح اور فاسد، دوسری تام اور ناقص۔

طہر صحیح...... پندرہ روز یا اس سے زیادہ پاک رہنا کہ اس درمیان کسی طرح کا خون نہ آئے، نہ شروع میں اور نہ درمیان میں اور نہ آخر میں، اور دو صحیح حیض کے درمیان واقع ہو۔

طہر فاسد......طہر صحیح کے کسی بھی وصف میں اس کے خلاف ہو، یعنی پندرہ دن سے کم ہو، یا درمیان میں خون آجائے، یا دو صحیح حیض کے درمیان واقع نہ ہو۔

مسئلہ:......اگر طہر پندرہ دن سے کم ہو تو وہ طہر فاسد ہے۔ اور وہ مسلسل خون آنے کے درجہ میں ہوجائے گا۔ اور اگر پندرہ دن طہر رہے، لیکن اس کے درمیان خون آجائے تو طہر فاسد

ہوجائے گا، جیسے پہلی بار بالغہ ہونے والی عورت گیارہ دن خون دیکھے اور پندرہ دن طہر، پھر خون مستقل جاری ہوجائے، اس صورت میں طہر صحیح اور واضح ہے، کیونکہ مکمل پندرہ دن طہر رہا ہے، لیکن معنوی اعتبار سے فاسد ہے، کیونکہ گیارہویں دن جس میں نماز پڑھے گی وہ طہر کا ایک حصہ ہے، چونکہ اس طہر کی ابتدا میں ایک دن خون آیا ہے، لہذا یہ طہر فاسد ہوجائے گا۔

اگر طہر پندرہ دن ہو، لیکن دو استحاضہ کے درمیان ہو یا حیض اور نفاس کے درمیان ہو یا نفاس اور استحاضہ کے درمیان ہو یا ایک نفاس کے درمیان ہوان تمام صورتوں میں طہر فاسد ہوگا۔

طہر تام...... جو طہر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ہو، خواہ صحیح ہو یا فاسد۔

طہر ناقص...... جو طہر پندرہ دن سے کم ہو، یہ طہر فاسد کی ایک قسم ہے۔

حیض پر مرتب ہونے والے احکام: بالغہ ہونا، پاکی حاصل کرنا، حائضہ کا غسل، حائضہ کا پاک ہونا

بلوغ...... حیض بلوغ کی ایک علامت ہے، اس کی وجہ سے عورت مکلّف ہوجاتی ہے، اگر عورت نو سال کی عمر میں خون دیکھے تو وہ بالغہ اور مکلفہ ہوجائے گی۔

پاکی حاصل کرنا...... حائضہ جنابت کی ناپاکی کو دور کرنے کے لئے غسل کرے تو اس کا غسل درست نہیں، (اس لئے کہ حیض کا خون جاری ہے)۔

حائضہ کا غسل...... حیض کی وجہ سے غسل واجب ہوجاتا ہے تو جب خون آنا بند ہوجائے تو عورت پر غسل کرنا واجب ہوگا تاکہ حیض سے جو چیزیں حرام تھیں وہ حلال ہوجائیں۔

مسئلہ:...... حیض کا غسل جنابت کے غسل کی طرح ہے، ایسی عورت جو بحالت احرام اور

سوگ میں نہ ہو وہ حیض کا غسل کرے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ غسل کرنے کے بعد خون کی جگہ خوشبو لگائے۔

حائضہ کا پاک ہونا......حائضہ کا جسم اس کا پسینہ اس کا جھوٹا پاک ہے۔اس کے ہاتھ کا گوندھا ہوا آٹا اور پکایا ہوا کھانا جائز ہے۔جس طرح بہتے ہوئے پانی کو چھوئے تو وہ پاک ہے۔اسی طرح اس کے ساتھ رہنا اور کھانا بلا کراہت صحیح ہے۔

حائضہ اور نماز کے مسائل

نماز......حائضہ کی نماز درست نہیں، اور حیض کی حالت میں عورت کا نماز پڑھنا حرام ہے۔

مسئلہ:......حیض والی عورت آیت سجدہ پڑھے یا سنے اس سے اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ:......حیض والی عورت آیت سجدہ پڑھے اور دوسری حائضہ اسے سنے تو اس سننے والی حائضہ پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ:......حیض والی عورت سجدہ کی آیت پڑھے تو سننے والوں پر سجدۂ واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ:......عورت نماز کے اول وقت میں پاک ہو، پھر وقت کے اندر حیض آجائے تو وہ نماز ذمہ سے ساقط ہو جائے گی، اگرچہ فرض نماز شروع کرنے کے بعد حیض آجائے۔

مسئلہ:......اگر عورت نفل پڑھنے میں مصروف ہو اور حیض آجائے تو اس پر پاک ہونے کے بعد نفل کی قضا لازم ہوگی۔

مسئلہ:......جس عورت کو پہلی بار حیض آئے اور حیض کا خون دس دن گذرنے پر بند ہو تو اگر تکبیر تحریمہ کے بقدر نماز کا وقت باقی ہے تو اس کی قضا اس پر لازم ہوگی۔

مسئلہ:......اگر اتنا وقت باقی ہو کہ غسل کرسکتی ہے تو نماز ادا کرنا واجب ہوگا۔

مسئلہ:......تحریمہ کے بقدر وقت کے آخری حصہ کا اعتبار ہے، اگر اس میں پاک ہوجائے تو اس پر نماز واجب ہوگی ورنہ نہیں۔

مسئلہ:......جس عورت کو پہلی بار حیض آئے اور اس کا خون دس دن سے پہلے بند ہوجائے، یا عادت والی عورت کا خون اس کی عادت کے دنوں کے دوران یا عادت کے بعد (دس دن سے پہلے) یا عادت سے پہلے بند ہوجائے تو اگر غسل اور تحریمہ کے بقدر یا پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کے وقت تیمّم و تحریمہ کے بقدر وقت پالے تو اس پر نماز کی قضا لازم ہوگی۔

مسئلہ:......پہلی بار حائضہ ہونے والی عورت کا خون دس دن پر بند ہوجائے تو نماز کی قضا واجب ہونے کے لئے صرف تحریمہ کے بقدر وقت باقی رہنا کافی ہوگا، اگرچہ غسل نہ کرسکے اور اس پر نماز کی قضا لازم ہوگی۔

مسئلہ:......غسل سے مراد غسل اپنی ضروریات کے ساتھ ہے، جیسے پانی تیار کرنا، کپڑے اتارنا، لوگوں کی نگاہوں سے پردہ کرنا، سردی میں گرم پانی کا انتظام کرنا وغیرہ۔

مسئلہ:......غسل سے مراد غسل فرض ہے نہ کہ مسنون، جس سے طہارت حاصل ہوجاتی ہے۔

مسئلہ:......حائضہ کے لئے مستحب ہے کہ جب نماز کا وقت ہو تو وضو کر کے اپنے گھر کی مسجد میں بیٹھ کر تسبیح وغیرہ کرے۔ اور اتنی مقدار بیٹھے جتنا وقت نماز ادا کرتے ہوئے لگتا تھا، تاکہ نماز اور عبادت کی عادت چھوٹ نہ جائے۔

مسافر عورت کے لئے قصر کے جائز ہونے کی شرط

مسئلہ:......عورت کے مسافر ہونے' اور اس کے لئے قصر جائز ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ سفر کے وقت حیض سے پاک ہو۔

مسئلہ:......حیض والی عورت نے اڑتالیس میل شرعی یا اس سے زیادہ کا سفر کیا اور وہ اپنی منزل پر پہنچی، پھر وہاں پہنچ کر پاک ہوئی تو وہ مسافر نہیں، اور وہ پوری نماز پڑھے گی،

مسئلہ:......مذکورہ بالا عورت دوران سفر راستہ میں حیض سے ایسی جگہ پاک ہوئی' جہاں سے منزل مقصود اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ باقی ہے تو اب یہ عورت پاکی کے بعد دوران سفر نیز منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد قصر کرے گی جب تک کہ وہاں پندرہ روز یا اس سے زائد قیام کی نیت نہ ہو۔ (مثلاً ایک عورت نے حالت حیض میں سفر شروع کیا اور مدینہ منورہ پہنچی' وہاں پہنچ کر پاک ہوگئی' اب اس کو مکہ معظّمہ جانا ہے' اور وہاں قیام پندرہ روز سے کم ہو' تو مکہ معظّمہ کا سفر چونکہ اڑتالیس میل سے زیادہ مسافت کا سفر ہے' اب یہ عورت قصر کرے گی)۔

اگر پاک ہونے کی جگہ سے منزل مقصود اڑتالیس میل سے کم فاصلہ پر واقع ہے تو اس کے لئے قصر جائز نہ ہوگا' پوری چار رکعت پڑھے گی۔

حائضہ کے لئے روزہ کے مسائل

مسئلہ:......حائضہ کا روزہ رکھنا حرام ہے، خواہ فرض ہو یا نفل۔

مسئلہ:......عورت دن کے کسی حصہ میں خون دیکھ لے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

مسئلہ:......رمضان کے روزہ کی قضا پاک ہونے کے بعد واجب ہے۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت نے حیض کی حالت میں (رات کے وقت) روزے کی نیت کی پھر فجر طلوع ہونے سے پہلے پاک ہوگئی تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ:......اگر حیض والی عورت طلوع فجر کے بعد نصف النہار سے پہلے پاک ہوئی تو اس دن کا روزہ نہ فرض کی جگہ صحیح ہے نہ نفل کی جگہ۔ اور اس عورت پر حیض یا نفاس کے دوسرے دنوں کے روزوں کے ساتھ اس دن کے روزے کی بھی قضا واجب ہوگی۔

نوٹ:......نصف النہار: صبح صادق سے غروب تک شرعی دن ہوتا ہے، اس کا آدھا ''نصف النہارشرعی'' کہلاتا ہے، اور طلوع آفتاب سے غروب تک نہار عرفی ہے، اس کا نصف زوال کہلاتا ہے۔

مثلا: صبح صادق: ۵/بجے ہے اور غروب: ۷/بجے تو یہ: ۱۴/گھنٹوں کا شرعی دن ہوا، اور اس کا آدھا یعنی: ۷/گھنٹے، ۱۲/بجے نصف النہار شرعی ہوگا۔

طلوع: ۷/بجے ہے اور غروب بھی: ۷/بجے تو: ۱۲/گھنٹوں کا عرفی دن ہوا، اور اس کا آدھا: ۶/گھنٹے، یعنی: ۱/بجے زوال کہلائے گا۔

مسئلہ:......حیض والی عورت طلوع فجر سے پہلے پاک ہوگئی تو اس کا اس دن کا رمضان کا روزہ درست ہوجائے گا جبکہ اس نے طلوع فجر سے پہلے روزہ کی نیت کرلی ہو۔

مسئلہ:......حیض دس دن سے کم آیا ہے تو اگر اس نے رات میں سے اتنا وقت پایا کہ غسل کرنے کے بعد ہلکی سی ایک ساعت رات باقی رہ سکے جس میں نیت کرسکے تو خواہ وہ غسل کرے یا نہ کرے تب بھی روزہ رکھے، اور اگر نہانے سے فارغ ہونے کے ساتھ ہی فجر طلوع ہوجائے اور نیت کرنے کی گنجائش نہ ہو تو اس کا اس دن کا روزہ درست نہیں ہوگا، ، اور اس پر اس دن کے روزے کی قضا لازم ہوگی۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت نے اس گمان پر روزہ توڑ دیا کہ وہ اس کی عادت کے مطابق حیض آنے کا دن ہے، پھر اس کو اس روز حیض نہیں آیا تو اظہر یہ ہے کہ اس پر کفارہ لازم آئے گا۔ قاضی خان رحمہ اللہ نے ''شرح جامع صغیر'' میں تصحیح کی ہے کہ کفارہ نہیں صرف قضا ہے۔

مسئلہ:......اگر عورت صبح صادق کے بعد دن میں کسی وقت حیض سے پاک ہوئی تو وہ روزہ داروں کی طرح شام تک کھانے پینے سے احتراز کرے۔

مسئلہ:......کسی عورت نے نفلی روزہ رکھ لیا، پھر صبح صادق کے بعد حیض شروع ہوگیا تو یہ روزہ شروع کرنے سے لازم ہوگیا، لہذا حیض ختم ہونے کے بعد اس روزہ کی قضا لازم ہے۔

مسئلہ:......بلا عذر رمضان شریف کا روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ یہ ہے کہ وہ دو مہینے لگا تار روزے رکھے، تھوڑے تھوڑے کر کے روزے رکھنے درست نہیں، اگر کفارہ کے روزوں کی مدت میں ایک روزہ بھی توڑ دیا خواہ عذر سے توڑا ہو یا بلا عذر کے تو جو روزے اس سے پہلے رکھ چکی ہے وہ کفارہ میں شمار نہیں ہوں گے، بلکہ اب نئے سرے سے دو مہینے کے روزے رکھے، لیکن حیض شرعی عذر ہے، اس لئے حیض کی وجہ سے افطار کرنا جائز ہے۔

نوٹ ......رمضان کا روزہ جان کر بلا کسی عذر توڑ دے اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں،

مسئلہ:......اگر کوئی عورت کفارہ کے روزے رکھ رہی تھی اور اس کو حیض آ گیا تو اس کی وجہ سے پے در پے ہونا ختم نہیں ہوتا، اس لئے اس کے لئے نئے سرے سے روزے رکھنے کا حکم نہیں ہے، کیونکہ عورت عادۃً ایسے دو مہینے نہیں پاتی جن میں اس کو حیض نہ آئے۔

لیکن اس عورت کے لئے لازمی ہے کہ جب حیض سے پاک ہو جائے تو فوراً روزے شروع کر دے، پس اگر پاک ہونے کے بعد فوراً روزہ شروع نہیں کیا اور ایک دن بھی ناغہ کر دیا تو اب چونکہ بلا ضرورت ناغہ کیا ہے اس لئے اس کے روزے بھی پے در پے نہیں رہیں گے، اور اس کو نئے سرے سے دو ماہ کے روزے رکھنے پڑیں گے۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت کی عادت یہ ہے کہ اس کا دو حیض کے درمیان پاکی کا زمانہ دو ماہ یا اس سے زیادہ ہوتا ہے تو اس عورت کو بھی کفارہ کے روزوں کے درمیان میں حیض کا آنا پے در پے ہونے کو ختم نہیں کرتا۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت نے کفارہ کے روزے رکھتے ہوئے کوئی روزہ عمداً افطار کردیا، پھر اسی دن اس کو حیض آ گیا تو اس کو دوبارہ مسلسل روزے رکھنے ہوں گے۔

نوٹ:......روزے کا کفارہ دو ماہ مسلسل روزے رکھنا ہے۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت کو کفارۂ قسم کے روزوں کے درمیان حیض آ گیا تو اس پر نئے سرے سے روزے رکھنا لازمی ہے، اس لئے کہ عورت تین دن لگاتار حیض سے خالی پا سکتی ہے۔

نوٹ:......کفارۂ قسم تین روزے مسلسل رکھنا ہے۔

حائضہ کے اعتکاف کے مسائل

مسئلہ:......حائضہ کا اعتکاف کرنا منع ہے۔

مسئلہ:......اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا واجب ہے، اور حائضہ روزہ نہیں رکھ سکتی، اس لئے حائضہ کا اعتکاف درست نہیں۔

مسئلہ:......دوران اعتکاف عورت کو حیض شروع ہو گیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

حیض اور حج کے مسائل

حیض میں طواف کے مسائل

مسئلہ:......عورت کو بحالت حیض حج وعمرہ وغیرہ کا سفر کرنا جائز ہے۔

مسئلہ:......حیض میں مسجد حرام یا مسجد نبوی (ﷺ) میں داخل ہونا منع ہے۔

مسئلہ:......حیض والی عورت کے لئے طواف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ:......کسی عورت کو دوران طواف حیض آ جائے تو طواف کو وہیں روک دے اور مسجد سے فوراً نکل جائے اور پاک ہونے کے بعد از سر نو طواف کرے۔

مسئلہ:......ایک لڑکی نے عمرہ کا طواف شروع کیا' اور بالغہ ہوگئی (یعنی حیض آ گیا) تو اس کو چاہیئے کہ مسجد سے فوراً نکل جائے' اور اسی حالت میں مکہ معظّمہ میں قیام کرے' احرام نہ کھولے، بلکہ پاک ہونے کے بعد دوبارہ طواف وسعی کرے۔

اگر اس نے اسی حالت میں طواف اور سعی بھی کر لی' تو بھی چونکہ نابالغی کی حالت میں احرام باندھا تھا' اس لئے اس پر کوئی دم واجب نہ ہوگا۔

حیض میں طواف پر دم کے مسائل

مسئلہ:......اگر حالت حیض میں طواف قدوم کرلیا، یا طواف قدوم کے اکثر چکر کر لئے' تو اس پر دم واجب ہو جائے گا، اور اس طواف کا اعادہ واجب ہے، اگر اعادہ کر لے گی تو دم ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ:......کسی عورت نے حیض کی حالت میں طواف زیارت کیا (چار یا اس سے زیادہ چکر کر لئے) تو ایک گائے یا اونٹ کی قربانی کرنی واجب ہے۔ اور اگر تین یا اس سے کم چکر کئے تو بکری لازم ہوگی۔ اور اگر پاک ہو کر طواف کا اعادہ کرلیا تو جرمانہ ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ:......کسی عورت نے حالت حیض میں طواف زیارت کے علاوہ کوئی اور طواف کیا تو ایک دم واجب ہوگا۔ اور اعادہ کرلیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ:......عورت جانتی ہے کہ حیض عنقریب آنے والا ہے اور ابھی حیض آنے میں اتنا وقت باقی ہے کہ پورا طواف زیارت یا چار پھیرے کر سکتی ہے، لیکن نہیں کیا اور حیض آ گیا' پھر ایام نحر گذرنے کے بعد پاک ہوئی تو دم واجب ہوگا، اور اگر چار پھیرے نہیں کر سکتی تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

یعنی پاک ہونے کے بعد چار پھیرے کرنے کا وقت بھی نہیں تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ:......عورت حیض سے ایسے وقت پاک ہوئی کہ بارہویں تاریخ کے آفتاب غروب ہونے سے پہلے اتنی دیر ہے کہ غسل کر کے مسجد میں جا کر پورا طواف یا صرف چار پھیرے کر سکتی ہے اور اس نے نہیں کیا تو دم واجب ہوگا۔ اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ:......اگر عورت حیض کی وجہ سے طواف زیارت اس کے وقت میں نہ کر سکے گی، تو دم واجب نہ ہوگا۔ پاک ہونے کے بعد طواف کرے۔

مسئلہ:......طوافِ عمرہ پورا یا اکثر یا کم اگر چہ ایک چکر ہو حیض کی حالت میں کیا تو دم واجب ہوگا۔

مسئلہ:......اگر پورا یا اکثر طواف زیارت حیض کی حالت میں کیا تو ایک اونٹ یا ایک گائے واجب ہوگی۔

مسئلہ:......اگر طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف نفل حیض کی حالت میں کیا تو ایک بکری واجب ہوگی۔

مسئلہ:......جو طواف زیارت حیض کی حالت میں کیا ہو اس کا اعادہ واجب ہے۔

حالت حیض میں طواف زیارت

مسئلہ:......اگر طواف زیارت سے پہلے کسی عورت کو حیض آ جائے تو ایسی تدبیر اختیار کرنا ضروری ہے، جس سے وہ پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کر کے ہی مکہ معظّمہ سے واپس ہو سکے، جیسے ٹکٹ اور ویزا کی تاریخ بڑھانا، اور روانگی کو مؤخر کرنا۔

اور اگر کوئی ایسی صورت ممکن نہ ہو سکے، اور دوبارہ وطن سے واپسی بھی مشکل ہو اور وہ حالت حیض ہی میں طواف زیارت کر لے، تو اگر چہ وہ گنہگار ہوگی، لیکن اس کا طواف زیارت شرعاً معتبر ہوگا، اور وہ پوری طرح حلال ہو جائے گی، مگر اس پر اونٹ یا گائے کی

قربانی واجب ہوگی۔

اگر کسی وجہ سے قربانی نہیں کی‘ اور وہ عورت کسی موقع پر طواف زیارت کا اعادہ کرلے تو قربانی کا وجوب اس سے ساقط ہوجائے گا۔

دوا کے ذریعہ سے حیض روک کر طواف زیارت

مسئلہ:......عورت کو اگر یہ خطرہ ہے کہ طواف زیارت یا طواف عمرہ کے زمانہ میں حیض آجائے گا اور ایام حیض گذر جانے تک انتظار کرنا بھی بہت مشکل ہے‘ تو ایسی صورت میں پہلے سے دوا استعمال کرکے حیض روک لیتی ہے اور اسی حالت میں طواف زیارت یا طواف عمرہ کرلیتی ہے تو صحیح اور درست ہوجائے گا، اس پر کوئی جرمانہ بھی نہ ہوگا‘ بشرطیکہ اس مدت میں کسی قسم کا خون کا دھبہ وغیرہ نہ آیا ہو۔ مگر شدید ضرورت کے بغیر اس طرح کی دوا استعمال نہ کرے، اس لئے کہ اس سے عورت کی صحت پر نقصان دہ اثر پڑتا ہے۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت کو عادت کے موافق حیض آنا شروع ہوا، پھر اس نے دوا کھا کر اسے درمیان ہی میں روک لیا تو محض خون بند ہونے سے وہ پاک نہ ہوگی، بلکہ عادت کے دن تک وہ ناپاک ہی شمار ہوگی۔

دوا کے ذریعہ حیض روک لیا‘ پھر عادت کے ایام میں حیض آگیا

مسئلہ:......اگر دوران حیض دوا کے ذریعہ سے حیض روک لیا اور طواف زیارت سے فارغ ہونے کے بعد اگر عادت کے ایام میں دوبارہ حیض آگیا‘ تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے حالت حیض میں طواف کیا ہے، لہذا جرمانہ میں اونٹ یا گائے کی قربانی لازم ہوجائے گی، البتہ اگر پاک ہونے کے بعد اعادہ کرلے گی تو جرمانہ ساقط ہوجائے گا۔ اور اس طرح کرنا ایک قسم کی معصیت بھی ہے، اس لئے اعادہ کے ساتھ توبہ کرنا بھی لازم ہوجائے گا۔ اور اگر

اعادہ نہیں کیا تو بدنہ کے کفارہ کے ساتھ توبہ بھی لازم ہوگی۔اوراگر دوا کے ذریعہ سے حیض اس طرح رک گیا کہ طواف کے بعد عادت کا زمانہ ختم ہونے تک حیض آیا ہی نہیں تو ایسی صورت میں طواف بلاکراہت صحیح ہوجائے گا اور کوئی جرمانہ بھی لازم نہیں ہوگا۔

طہر متخلل کا ایک اختلافی مسئلہ

مسئلہ:......دوا کے استعمال کے باوجود: ۶۷ر گھنٹے یا اس سے زائد: ۷۲ر گھنٹے سے کم زمانہ میں بار بار خون کا دھبہ آیا تو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک عورت کو حیض والی شمار کیا جائے گا، نماز' روزہ' طواف' تلاوت سب کچھ اس کے لئے حرام اور ناجائز ہے۔اگر طواف کرے گی تو گنہگار ہوجائے گی۔اور طواف زیارت کرے گی تو گنہگار بھی ہوگی اور کفارہ میں بدنہ دینا بھی لازم ہوجائے گا، اور حضرات طرفین رحمہما اللہ اور جمہور احناف کے نزدیک عورت کو حیض والی شمار نہیں کیا جائے گا۔

مسئلہ:......دواؤں کے استعمال کے باوجود: ۷۲ر گھنٹے یا اس سے زائد زمانہ تک بار بار خون کا دھبہ آیا ہے تو باتفاق عورت حیض والی شمار ہوگی۔اگر اس درمیان میں طواف زیارت کرے گی تو جرمانہ میں بدنہ لازم ہوجائے گا اور عورت گنہگار بھی ہوجائے گی۔اور اگر طواف عمرہ یا طواف وداع یا طواف قدوم کرے گی تو کفارہ میں ایک دم دینا لازم ہوجائے گا ،اور گنہگار بھی ہوجائے گی۔اور ان تمام صورتوں میں اگر پاکی کے زمانہ میں طواف کا اعادہ کرلے گی تو دم ساقط ہوجائے گا۔

حالت حیض میں طواف وداع کے مسائل

مسئلہ:......اگر واپسی کے وقت حیض آگیا اور طواف وداع نہ کرسکی تو بھی دم واجب نہ ہوگا، لیکن پاک ہونے کے بعد طواف وداع کرکے واپس ہونا بہتر ہے۔

مسئلہ:......حائضہ عورت اگر مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پاک ہوجائے تو اس کو لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب ہے۔اور اگر آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوتو واجب نہیں، لیکن اگر میقات سے گذرنے سے پہلے لوٹ آئے گی تو طواف واجب ہوگا۔

مسئلہ:......اگر دس دن سے کم میں حیض سے پاک ہوئی، اگرچہ ایام عادت سے زیادہ خون آیا ہو، پس اگر غسل نہیں کیا' یا ایک نماز کا وقت اس پر نہیں گذرا کہ اس حالت میں مکہ مکرمہ سے نکلی تو بھی طواف کے لئے انتہاء مکانات مکہ سے لوٹنا لازم نہ ہوگا، کیونکہ ابھی تک باعتبار حکم کے حائضہ ہے، بخلاف اس صورت کے کہ غسل کر چکی ہو یا ایک نماز کا وقت اس پر گذرا ہو یا دس دن کے بعد پاک ہوئی ہو اگرچہ غسل نہ کیا' یا ایک نماز کا وقت اس پر گذرا ہوتو طواف کے لئے لوٹنا لازم ہے۔

مسئلہ:......اگر عین حیض کی حالت میں نکلی اس کے بعد پاک ہوئی تو پھر اگرچہ غسل کر چکی ہو یا نہیں' لوٹنا لازم نہیں، پھر بھی لوٹی اور میقات سے باہر نکلنے سے پہلے اپنے اختیار سے مکہ معظّمہ میں آئی تو طواف صدر (وداع) لازم ہوجائے گا۔

مسئلہ:......حیض والی عورت طواف وداع نہ کرے، بلکہ حدود حرم میں مسجد سے باہر دعا مانگ کر رخصت ہوجائے۔

حائضہ کے سعی کے مسائل

مسئلہ:......مسعی میں حائضہ کا ٹھہرنا اور سعی کرنا جائز ہے، اگرچہ سعی میں بھی طہارت مستحب ہے۔

مسئلہ:......عمرہ یا حج کی سعی عورت کے لئے حالت حیض میں طواف سے پہلے کرنا صحیح نہیں۔ پاک ہونے کے بعد طواف وسعی کر کے احرام کھولے' اس وقت تک احرام میں رہے۔

مسئلہ:......حیض کی حالت میں سعی کرنا جائز ہے،مگر مسجد کے اندر سے نہ گذرے۔

مسئلہ:......سعی کرتے وقت حیض سے پاک ہونا سعی کی سنتوں میں سے ہے۔

حائضہ کے لئے حج کے چند متفرق مسائل

مسئلہ:......عورت سفر حج میں مانع حیض دوا کا استعمال کرسکتی ہے۔

مسئلہ:......عورت کو حیض میں سارے کام کرنے جائز ہیں' صرف طواف کرنا منع ہے، اگر احرام سے پہلے حیض آجائے تو غسل کر کے احرام باندھ کر سارے کام کرے،مگر سعی اور طواف نہ کرے۔

مسئلہ:......عورت حالت حیض میں صلوۃ وسلام کے لئے مسجد میں نہ جائے ، مسجد کے باہر سے سلام پڑھ سکتی ہے۔

حائضہ کے احکام

مسئلہ:......حالت حیض میں جماع کرنا حرام ہے۔

مسئلہ:......جو شخص حائضہ عورت سے حلال سمجھ کر وطی کرے وہ کافر ہو جائے گا۔

حائضہ کے لئے تلاوت وذکر کے مسائل

مسئلہ:......عورت حیض کی حالت میں قرآن مجید کی کوئی آیت تلاوت کی نیت سے نہیں پڑھ سکتی ،البتہ قرآن مجید کی وہ آیت یا سورت جس میں دعا یا اللہ کی حمد وثنا ہو' دعا اور ذکر کی نیت سے پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتی ہے۔

مسئلہ:......عورت حیض کی حالت میں ہو اور جس (مرد یا عورت) پر نہانا واجب ہو' اس کو مسجد میں جانا' بیت اللہ شریف کا طواف کرنا' اس کا چھونا درست نہیں ہے۔

مسئلہ:......اگرالحمد کی پوری سورت' دعا کی نیت سے پڑھے' یا اور دعائیں جوقرآن میں آئی ہیں' ان کو دعا کی نیت سے پڑھے' تلاوت کے ارادے سے نہ پڑھے' تو درست ہے۔

مسئلہ:......البتہ حیض کی حالت میں قرآنی دعاؤں (کے حروف) کو نہ چھوئے، زبانی پڑھے یا اس طرح پڑھے کہ ان دعاؤں پر ہاتھ نہ لگے۔(فتاوی رحیمیہ ص ۱۱۸ ج ۹)

مسئلہ:......اگرقرآن کریم پڑھانے والی معلّمہ (استانی) کے لئے حالت حیض میں بچیوں کو پڑھانا ضروری ہوتو پوری آیت ایک ساتھ نہ کہلوائے، بلکہ ایک ایک کلمہ الگ الگ کر کے پڑھائے، مثلاً: ﴿قل - ھو - اللہ - احد﴾، یعنی ہر کلمہ کے درمیان فصل کرے، رواں نہ پڑھائے۔

مسئلہ:......حائضہ کے لئے اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

مسئلہ:......حائضہ کا سلام کرنا، سلام کا جواب دینا جائز ہے۔

حائضہ کے لئے قرآن کریم چھونے اور لکھنے کے مسائل

مسئلہ:......حیض کے ایام میں قرآن کریم کو غلاف کے بغیر ہاتھ لگانا جائز نہیں۔

مسئلہ:...... غلاف اگر قرآن مجید کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اس سے علیحدہ نہ ہوسکتا ہو تو وہ قرآن کے حکم میں ہے، ایسے غلاف کے ساتھ حائضہ کا قرآن کریم کو چھونا جائز نہیں۔ اگر غلاف ایسا ہو کہ اس کو الگ کیا جا سکتا ہو تو ایسے غلاف کے ساتھ قرآن کریم کو پکڑنا جائز ہے۔

مسئلہ:......حائضہ کا ترجمۂ قرآن پاک کو چھونا بھی منع ہے، خواہ ترجمہ کسی بھی زبان میں ہو۔

مسئلہ:......حائضہ کا اپنے پہنے ہوئے کسی کپڑے کے واسطے سے قرآن کریم کو پکڑنا بھی جائز نہیں، (مثلاً آستین یا دامن سے)۔

مسئلہ:......حائضہ کا قرآن کریم کی لکھی ہوئی سطروں کے درمیان کی خالی جگہ، اور حاشیہ کو چھونا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ:......ایسی تختی یا سکہ یا نوٹ جس پر قرآن کریم کی ایک مکمل آیت لکھی ہو حائضہ کا ان کو بھی چھونا جائز نہیں۔

مسئلہ:......طغری، لاکٹ، تمغا یا ایسی طشتری اور پیالہ وغیرہ جس میں قرآن کریم کی آیت لکھی ہو، ان اشیاء کو حائضہ عورت کنارے سے چھو سکتی ہے، البتہ لکھی ہوئی جگہ کو ہاتھ لگانا جائز نہیں، لیکن بہتر یہی ہے کہ کنارے کو بھی کپڑے وغیرہ ہی سے پکڑے۔

مسئلہ:......حائضہ کا قرآن کریم کو لکھنا جائز نہیں۔

مسئلہ:......حائضہ کا قرآن کریم کو ٹائپ مشین پر ٹائپ کرنا، یا کمپیوٹر میں کمپوز کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:......حالت حیض میں قرآن کریم پر نظر ڈالنا اور اسے دیکھنا جائز ہے۔

مسئلہ:......حائضہ کا کتب حدیث وفقہ وغیرہ کو ہاتھ لگانا خلاف اولی ہے، اور ان کتابوں میں جس جگہ قرآن کریم کی آیت لکھی ہو اس جگہ ہاتھ لگانا بالکل جائز نہیں۔

حائضہ کا مسجد، وعظ کی مجلس، عیدگاہ، جنازہ گاہ، اور قبرستان جانا

مسئلہ:......حائضہ عورت کا مسجد شرعی میں داخل ہونا جائز نہیں ہے، (مسجد سے ملحق کمروں اور باہر کے احاطہ کا یہ حکم نہیں ہے، یعنی ان میں جانا جائز ہے)۔

مسئلہ:......اگر پانی مسجد میں ہو اور مسجد کے علاوہ کہیں پانی نہ ہو تو (اور دوسرا پانی لانے والا بھی نہ ہو تو ضرورۃً) حائضہ کا پانی لینے کے لئے مسجد میں جانا جائز ہے۔

مسئلہ:......حائضہ (یا جنبی) درندہ یا چور یا سردی کے خوف سے (جب اور کوئی جگہ پناہ کی نہ

ہوتو) مسجد میں جائے تو جائز ہے۔ان صورتوں میں بھی بہتر یہ ہے کہ مسجد کی تعظیم کا خیال کرتے ہوئے تیمّم کرے پھر مسجد میں داخل ہو۔

مسئلہ:......حیض والی عورت کا مسجد کی چھت پر جانا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ:......حائضہ کا طواف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ:......عورت مسجد میں ہے اور حیض شروع ہوگیا تو فوراً باہر نکل جائے، اور مستحب ہے کہ فوراً تیمّم کرکے باہر جائے۔

مسئلہ:......عورت مسجد میں ہے اور حیض شروع ہوگیا، اور باہر جانے میں درندہ یا شدید بارش یا سخت سردی یا چور وڈاکو کا خوف ہے اور ان سے بچنے کی کوئی جگہ نہیں ہے تو واجب ہے کہ تیمّم کرکے مسجد میں ٹھہرے۔

مسئلہ:......اگر کمرے یا گھر کا راستہ مسجد کے اندر سے ہو تو حائضہ کے لئے واجب ہے کہ تیمّم کرکے ہی مسجد سے گذرے، ورنہ گنہگار ہوگی۔

مسئلہ:......گھر کی مسجد یعنی گھر میں کوئی مخصوص جگہ نماز کے لئے بنائی گئی ہو اس کا حکم مسجد شرعی کا نہیں، حائضہ کا وہاں جانا جائز ہے۔

مسئلہ:......حائضہ عورت کے لئے وعظ ونصیحت کی مجلس میں شرکت کرنا جائز ہے، (بشرطیکہ یہ مجلس مسجد میں منعقد نہ ہو)۔

مسئلہ:......حائضہ کا عیدگاہ میں جانا جائز ہے۔

مسئلہ:...... جہاں جنازہ کی نماز ادا کی جاتی ہے وہاں حیض والی عورت کا جانا جائز ہے۔

مسئلہ:......حائضہ کا قبرستان جانا جائز ہے۔

مسئلہ:......بہتر ہے کہ حائضہ عورت میت کے پاس نہ بیٹھے۔

حائضہ کے نکاح، طلاق اور عدت وغیرہ کے مسائل

مسئلہ:......حائضہ کا نکاح کرنا درست ہے۔ ہاں نکاح کے بعد جب تک حیض کا خون جاری رہے وہاں تک صحبت جائز نہیں۔

مسئلہ:......حالت حیض میں عورت کو طلاق دینا حرام ہے۔

مسئلہ:......حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے اور سخت گناہ ہے، لیکن اگر کسی نے حالت حیض میں بیوی کو طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائیگی۔

مسئلہ:......جس عورت کو حیض آتا ہو اس کی عدت تین حیض ہے۔

مسئلہ:......کسی عورت کو مسلسل خون جاری ہو اور بند ہی نہ ہوتا ہو تو اس کی عدت سات ماہ ہے۔ دس دس دنوں تین حیض کے، اور دو دو ماہ کا وقفۂ طہر، اسی پر فتوی ہے۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت کی عدت حیض سے شروع ہوئی اور اس کے بعد حیض کا سلسلہ ایسا بند ہوا کہ خون آتا ہی نہیں، تو اس کی عدت ایک سال ہے۔

مسئلہ:......اگر کسی نے بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو جس حیض میں طلاق دی اس حیض کا کچھ اعتبار نہیں، اس کو چھوڑ کر تین حیض اور پورے کرے۔

مسئلہ:......کسی اپنی عورت کو طلاق بائن دی یا تین طلاقیں دیں، پھر عدت کے درمیان دھوکہ میں اس سے صحبت کی تو اب ایک عدت اور واجب ہوگئی، اب تین حیض اور پورے کرے، جب تین حیض اور گذر جائیں گے تو دونوں عدتیں ختم ہو جائیں گی۔

مسئلہ:......حائضہ کا بچہ کو دودھ پلانا درست ہے۔

حیض کے بعد بغیر غسل کے صحبت جائز ہے یا نہیں؟

مسئلہ:......حیض کی وجہ سے بستر الگ نہیں کرنا چاہئے، بلکہ حسب معمول بیوی کے ساتھ ہی

لیٹنا چاہئے۔

مسئلہ:...... کپڑے پہن کر اور ستر ڈھانپ کر میاں بیوی کے ایک ساتھ لیٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ:......حیض کی حالت میں عورت کے گھٹنے اور ناف کے درمیانی حصہ سے بلا حائل فائدہ اٹھانا بھی منع ہے۔

مسئلہ:......حیض والی عورت کے گھٹنے کے نیچے اور ناف سے اوپر کے حصہ سے تلذذ اور فائدہ اٹھانا مطلقا (یعنی کپڑا حائل ہو یا نہ ہو) جائز ہے۔

مسئلہ:......حالت حیض میں بیوی کے ناف سے اعضائے مخصوصہ شرمگاہ وغیرہ کو دیکھنا اور چھونا منع ہے۔

مسئلہ:...... مستحب ہے کہ عورت جب حیض سے پاک ہو جائے تو بغیر غسل کے وطی نہ کرے، اور غسل سے پہلے وطی کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

مسئلہ:......عورت حیض سے مکمل دس روز کے بعد پاک ہوئی اور غسل نہ کیا، پھر اسی ناپاکی کی حالت میں شوہر سے صحبت کی تو ایک غسل کافی ہے، پاکی اور جماع کے دو غسل کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ:......عورت حیض سے اپنی عادت کے مطابق پاک ہوئی پھر ایک نماز کا وقت گذر گیا اور غسل کے بغیر شوہر سے جماع کیا تو اس صورت میں ایک غسل کافی ہے، پاکی اور جماع کے دو غسل کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ:......حیض کا خون بند ہونے پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت کو نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی وہ نہانے نہ پائی تھی کہ حیض شروع

ہوگیا (جیسے کسی عورت نے شوہر سے وطی کی اور اب تک غسل نہیں کیا کہ حیض شروع ہوگیا) تو اب اس پر نہانا واجب نہیں، بلکہ جب حیض سے پاک ہو تب نہالے، اور ایک ہی غسل ہر دو سبب کی طرف سے ہوجائے گا۔

مسئلہ:......اگر حیض پورے دس دن گذرنے پر ختم ہو تو فوراہی صحبت درست ہے، اور اگر دس دن سے پہلے ختم ہوجاوے مگر عادت کے موافق ہو تو صحبت جب درست ہوتی ہے کہ عورت یا تو غسل کرے، یا ایک نماز کا وقت گذر ہو جاوے۔

اور اگر حیض دس دن سے پہلے ختم ہوا' اور ابھی عادت کے دن بھی نہیں گذرے، مثلاً سات دن حیض آیا کرتا تھا اور چھ ہی دن میں ختم ہوگیا تو عادت کے دن گذرے بغیر صحبت درست نہیں۔

مسئلہ:......مسافرہ عورت حیض سے پاک ہوئی اور تیمّم کرلیا تو شوہر کے لئے اس سے وطی جائز نہیں جب تک کہ اتنا وقت نہ گذر جائے جس میں وہ نماز پڑھ سکے۔

حائضہ کے لئے زینت کے مسائل

مسئلہ:......حالت حیض زینت کے منافی نہیں ہے، لہذا عورت کے لئے حالت حیض میں زینت کرنا درست ہے، البتہ حالت عدت میں ان عورتوں کے لئے جن کے شوہر انتقال کر چکے ہوں اور مطلقہ ثلاثہ کے لئے زینت کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ:......عورتوں کے لئے حیض کی حالت میں مہندی لگانا جائز ہے۔

مسئلہ:......حالت حیض میں پرفیوم لگانا جائز ہے۔

مسئلہ:......حالت حیض میں سرمہ لگانا جائز ہے۔

مسئلہ:......حالت حیض میں مسواک کرنا اور سوتے وقت کی دعا وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ:......حیض کی حالت میں ناخن، زیر ناف کے بال وغیرہ کی صفائی کرنا جائز اور درست ہے۔

مسئلہ:......حیض کی حالت میں پاکیزگی کے حصول کے لئے وضو کرنا منع ہے۔ صفائی کے لئے غسل کرنا جائز ہے، جیسے دوران حج بدن صاف کرنے کے لئے غسل کرتے ہیں، اسی طرح جن وظائف کے پڑھنے کی اس کی عادت ہو، مثلا: تکبیر، تہلیل، درود شریف ان کے لئے وضو کرنا جائز ہے۔

مسئلہ:...... ہاتھ دھونے اور کلی کے بغیر کھانا پینا جائز ہے، مگر ہاتھ دھو لینا اور کلی کرنا اولی ہے۔

مسئلہ:......حیض والی عورت کا جھوٹا پاک ہے، اس کا کھانا پینا بلا شبہ درست ہے۔

مسئلہ:......حیض کے کپڑے (جو دوبارہ دھو کر قابل استعمال نہ ہوں ان کو) دفن کرنا بہتر ہے، ہاں البتہ اگر تھیلی وغیرہ میں پھینک دیئے جائیں تو یہ بھی درست ہے۔

حائضہ کے لئے غسل کی کچھ ہدایات نبوی ﷺ

حائضہ عورت کو حیض سے فراغت کے بعد خاص طور سے صفائی، ستھرائی کی ہدایت دی گئی ہے، اور یہ ساری ہدایتیں استحبابی ہیں، اور نظافت کے پیش نظر ہیں، مثلا:

(۱)...... چوٹی کھول کر سر دھوئے۔

(۲)......غسل کے بعد کنگھی کرے۔

(۳)...... بدن میں خوشبو ملے۔

(۴)......خاص طور پر شرمگاہ میں بھی خوشبو کا استعمال کرے۔

مراجع

۱	شامی....................................	۷	عمدۃ الفقہ ....
۲	بدائع الصنائع............................	۸	زبدۃ الفقہ ....
۳	فتاوی عالمگیری........................	۹	قاموس الفقہ ....
۴	الفتاوی التاتارخانیہ......................	۱۰	موسوعہ فقہیہ (اردو)................
۵	البحرالرائق...............................	۱۱	بہشتی زیور................................
۶	فتاوی دارالعلوم زکریا................	۱۲	کتاب المسائل..........................

نفاس کے مسائل

اس رسالہ میں نفاس کے مسائل آسان انداز میں تفصیل سے جمع کیے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر......جامعۃ القراءات، کفلیتہ

نفاس کے مسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ، والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین ، اما بعد

مسئلہ:......نفاس وہ خون ہے جو بچہ کے پیدا ہونے کے بعد رحم سے آگے کی راہ سے نکلے۔

مسئلہ:......آدھے سے زیادہ بچہ باہر نکل آئے تو اب جو خون نکلے گا وہ نفاس ہوگا، آدھا بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آئے وہ نفاس نہیں ہے، بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......اگر بچہ کا اکثر حصہ کٹ کٹ کر باہر آجائے تو اس کے بعد جاری ہونے والا خون نفاس کہلائے گا۔ اور اگر بچہ کے دو ایک اعضاء ہی کٹ کر باہر آئے ہوں اور اکثر اعضاء ابھی اندر ہی ہوں تو اس وقت جاری ہونے والا خون استحاضہ کا ہوگا۔

مسئلہ:......جو خون حاملہ کو ولادت سے پہلے ابتدا میں آئے وہ نفاس نہیں۔

مسئلہ:......عورت آپریشن کرا کے بچہ کو ناف سے جنے اور ناف ہی سے خون بہہ پڑے تو وہ نفساء نہیں ہوگی، لیکن بچہ کی وجہ سے ولادت کے تمام احکام متعلق ہوں گے۔

مسئلہ:......ناف سے بچہ پیدا ہونے کے بعد شرمگاہ سے خون آیا تو نفاس ہوگا۔

نفاس کی اقل واکثر مدت اور اس کے مسائل

مسئلہ:......نفاس کی کم سے کم مدت کچھ مقرر نہیں۔ آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد خون آجائے خواہ ایک لمحہ ہو وہ نفاس ہے۔

مسئلہ:......نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔

مسئلہ:......نفاس والی عورت کا خون چالیس دن سے پہلے اگر مکمل طور پر بند ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گی، اور غسل کرے نماز پڑھے گی۔

مسئلہ:...... صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک اگر عورت کو نفاس کا خون آنے کے بعد بند ہوجائے اور پندرہ دن تک بند رہے تو اس عورت کی پاکی مکمل ہوجائے گی۔اور پندرہ دن کے بعد جو خون آئے وہ حیض ہوگا۔

مسئلہ:......امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک چالیس دن کے درمیان جب بھی خون آئے نفاس کہلائے گا۔مثلا: ایک عورت کو بچہ کی ولادت کے بعد ایک دن خون آیا پھر اڑتیس دن پاک رہی، پھر ایک دن خون آیا تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ سارے چالیس دن نفاس کے ہیں،اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک صرف پہلے دن کا خون نفاس ہے۔

مسئلہ:...... جو عورت حمل کے ذریعہ بالغہ ہو (یعنی حیض آنے سے قبل ہی اپنے شوہر سے حاملہ ہوجائے) اگر اسے ولادت ہواور وہ چالیس دن سے زیادہ خون دیکھے تو یہ زائد خون استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......نفاس میں عادت والی عورت اپنی عادت سے زیادہ خون دیکھے تو اگر اس کی عادت تیس دن ہو تو زائد خون استحاضہ ہے،اور تیس دن نفاس ہے۔

مسئلہ:......عورت کی عادت چالیس دن سے کم ہو اور چالیس دن سے زائد خون دیکھے تو عادت کی مقدار نفاس ہے،اور زائد استحاضہ ہے۔مثلا: کسی کی عادت تیس دن کے نفاس کی ہے اور خون پچاس دن جاری رہا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور باقی بیس دن استحاضہ ہے۔

مسئلہ:...... عادت والی عورت کو خون عادت کے دن سے کم یا زیادہ آیا (زیادہ آیا تو چالیس دن سے کم ہونا چاہئے) تو عادت بدل جانے کا حکم ہوگا۔مثلا: ایک عورت کی عادت پچیس دن تھی،اور اسے بیس دن خون آیا تو سمجھا جائے گا کہ اس کی عادت بیس دن ہوگئی،اور اگر عادت پچیس دن تھی اور اب کی بار تیس دن خون آیا تو بھی یہی سمجھا جائے گا کہ عادت بدل

گئی اورتیس دن ہوگئی۔البتہ اگر عادت بیس دن تھی اور خون پچاس دن آیا تو بیس دن نفاس ہوگا اور بقیہ تیس دن استحاضہ ہوگا۔

مسئلہ:......نفاس میں ایک مرتبہ کے بدلنے سے عادت بدل جاتی ہے، مثلاً کسی عورت کو ہمیشہ بیس دن آتا تھا، پھر ایک مرتبہ میں تیس دن خون آیا، تو یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور تیس دن کی عادت ہوگئی ہے۔

بچہ کی پیدائش کے بعد خون کا تسلسل

مسئلہ:......اگر بچہ کے پیدا ہونے کے بعد خون مسلسل جاری ہو جائے تو:

(۱)......اگر نفاس اور طہر کے بارے میں عورت کی عادت متعین اور معلوم ہو تو اس کے مطابق عمل کرے، یعنی جتنے دن نفاس کا معمول ہو ان کو نفاس اور جتنے دن پاک رہنے اور اس کے بعد حیض آنے کا معمول ہو اس کو پاکی اور حیض کے ایام سمجھے۔

(۲)......اگر نفاس اور حیض کسی کی بھی عادت کا بالکل پتہ نہ ہو تو اولاً: ۴۰/دن نفاس، پھر: ۲۰/دن پاکی، اور پھر: ۱۰/دن حیض قرار دے گی۔

(۳)......اگر نفاس کی مدت معلوم ہے، مثلاً: ۱۵/دن، مگر حیض اور پاکی کے ایام مجہول ہوں تو: ۱۵/دن نفاس سمجھ کر: ۲۰ دن پاکی اور پھر: ۱۰/دن حیض کے شمار کرے گی۔

(۴)......اگر نفاس کی مدت مجہول ہو مگر پاکی اور حیض کی عادت متعین اور معلوم ہو تو پھر: ۴۰/دن نفاس کے شمار کرے گی، اور پھر متعین عادت پر عمل کرے گی۔

جڑواں بچہ کی ولادت میں نفاس

مسئلہ:......جڑواں وہ دو ایسے بچے جن کی ولادت کی درمیانی مدت چھ ماہ سے بڑھ جائے تو وہ دو حمل اور دو نفاس ہیں۔

مسئلہ:......جڑواں بچہ کی ولادت میں چھ مہینوں سے کم مدت ہوتو اس کا نفاس پہلے بچہ سے شمار ہوگا۔

مسئلہ:......ایک عورت کے حمل پر چار مہینے گزرے تھے کہ اسقاط ہوگیا، لیکن پتہ چلا کہ اس کے پیٹ میں دوسرا بچہ موجود ہے، اس مسئلہ کی دوصورتیں ہیں:

(۱)......اگر دوسرا بچہ پہلے بچے کی پیدائش سے چالیس دن کے اندر اندر پیدا ہوا تو پہلے بچے کی ولادت سے چالیس دن تک نفاس شمار ہوگا، باقی استحاضہ۔

(۲)......اور اگر دوسرا بچہ پہلے بچے کے چالیس دن بعد پیدا ہوا تو یہ خون استحاضہ ہے، نفاس نہیں ہے۔

مسئلہ:...... اگر عورت کی عادت بیس دن ہو اور پہلے بچہ کے بعد بیس دن خون آئے اور دوسرے بچہ کی ولادت کے بعد اکیس دن خون آئے تو پہلے بیس دن نفاس کے ہیں اور دوسرے بچہ کے بعد والا خون استحاضہ ہے۔

ناقص الخلقت بچہ کے گرنے سے نفاس کے مسائل

مسئلہ:...... ناقص الخلقت بچہ: جس کے بعض اعضاء جیسے: ہاتھ' پاؤں یا انگلی یا ناخن یا بال وغیرہ ظاہر ہوجائیں، (اگر چہ بچہ ابھی پورا نہیں بنا کہ حمل گر گیا، خواہ دوائی وغیرہ سے حمل گرادے یا خود ہی گر جائے) تو وہ بچہ ہے اور اس کے نکلنے سے عورت کو نفاس ہوگا۔

مسئلہ:......اور اگر اس کی خلقت میں سے کچھ ظاہر نہیں ہوا (یعنی ہاتھ' پاؤں نہ ہوں، بلکہ صرف خون کا لوتھڑا نکلا) تو نفاس نہ ہوگا۔ اور جو خون وغیرہ اس کے ساتھ نکلا ہے، اگر وہ خون تین دن سے زیادہ ہو، اور اس سے پہلے پورا طہر یعنی پندرہ دن گذر جائیں تو وہ حیض ہے ورنہ استحاضہ۔

مسئلہ:......اگر بچہ کے نکلنے سے پہلے بھی خون آیا اور بچہ کے نکلنے کے بعد بھی خون آیا، اور بچہ کی خلقت ظاہر ہوگئی تھی (یعنی ہاتھ، پاؤں وغیرہ بن گئے تھے) تو جو خون اس بچہ کے نکلنے سے پہلے آیا وہ استحاضہ ہوگا۔اور جو بعد میں آیا ہے وہ نفاس ہوگا۔

مسئلہ:......اور اگر بچہ کی خلقت ظاہر نہیں تھی (یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ بنے نہ تھے) تو جو خون حمل گرنے سے پہلے آیا اگر وہ حیض ہو سکے گا (یعنی وہ خون تین دن سے زیادہ ہو، اور اس سے پہلے پورا طہر یعنی پندرہ دن گذر جائیں) تو وہ حیض ہے ورنہ استحاضہ۔

نوٹ:......عضو بننے کے لئے مدت کے لحاظ سے ایک سو بیس دن (چار ماہ) کا گذرنا ہے، یعنی مدت کے لحاظ سے اس سے پہلے اعضا ظاہر نہیں ہوتے۔

مسئلہ:......اگر بچہ کا کوئی عضو ظاہر نہ ہوا اور عورت کو خون آئے تو یہ نفاس نہیں ہوگا۔

بچہ کی ولادت کے بعد خون نہ آئے تو

مسئلہ:......اگر عورت بچہ جنے اور خون نہ دیکھے تو نفاس والی نہیں ہوگی، اب صاحبین کے نزدیک اس پر صرف وضو کرنا لازم ہوگا، اور امام صاحب کے نزدیک احتیاطا اس پر غسل لازم ہوگا، اس لئے کہ بظاہر ولادت معمولی خون سے خالی نہیں ہوتی۔

نفساء کے تین حالات: مبتدأہ، معتادہ، متحیرہ اور ان کے مسائل

نفساء کی تین حالتیں ہیں: مبتدأہ، معتادہ، متحیرہ۔

(۱)......مبتدأہ: وہ عورت جس کو پہلی بار نفاس آیا ہو۔

(۲)......معتادہ: وہ عورت ہے جس کو خون کے دن معلوم ہوں۔معتادہ اپنی عادت کے مطابق خون دیکھے گی، یا عادت سے کم پر خون بند ہو جائے گا، یا عادت سے بڑھ جائے گا۔

مسئلہ:......اگر معتادہ اپنی عادت کے مطابق خون دیکھے، نہ عادت سے کم ہو نہ عادت سے

زیادہ تو خون کے دن نفاس ہوں گے، اور اس کے بعد پاکی کے دن۔

مسئلہ:......معتادہ کا خون عادت سے پہلے بند ہوجائے تو وہ اسی وقت پاک ہوجائے گی، اور اپنی عادت مکمل نہیں کرے گی۔

مسئلہ:......معتادہ کا خون عادت سے پہلے بند ہوجائے تو عادت کے ایام پورے ہونے سے پہلے وطی کی اجازت نہیں۔ مثلا ایک عورت کی عادت بیس دن نفاس کی ہے، اور اب دس دن میں نفاس بند ہوگیا تو غسل کرکے نماز پڑھے گی، مگر شوہر سے صحبت نہیں کرے گی۔

مسئلہ:...... جب بھی خون بند ہوجائے تو غسل کرکے نماز پڑھے گی۔

مسئلہ:...... عادت والی عورت کو اپنی عادت سے زیادہ خون آجائے اور چالیس دن سے زیادہ نہ آئے تو یہ عورت عادت کے دن کے بعد بھی نفساء شمار ہوگی۔ مثلا ایک عورت کی عادت بیس دن تھی، اور اب خون تیس دن آیا تو پورے تیس دن نفساء شمار ہوگی۔

مسئلہ:......عادت والی عورت اپنی عادت کے خلاف خون دیکھے تو دو حال سے خالی نہیں، یا تو عادت بدل چکی ہوگی یا نہیں، اگر عادت نہیں بدلی ہے تو عادت کے مطابق حکم جاری ہوگا، یعنی عادت کے اندر نظر آنے والا خون نفاس ہوگا، اور جو عادت سے زیادہ ہوگا وہ استحاضہ ہوگا۔ اور اگر عادت بدل گئی ہو تو سب نفاس ہوں گے۔

پاکی حاصل کرنے کی دو باتیں: خون کا بند ہونا، یا سفید رطوبت دیکھنا

مسئلہ:...... دو باتوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے سے حیض سے طہارت حاصل ہوجاتی ہے: خون کا بند ہونا، یا سفید رطوبت دیکھنا۔

مسئلہ:......خون بند ہونے سے مراد خشک ہونا ہے، یعنی کپڑے پر خون کا کوئی دھبا نظر نہ آئے، اسی طرح تمام خونوں سے پاک ہوکر کپڑا خشک نکلے، اور اگر گیلا پن نظر آئے تو اس کا

کوئی اعتبار نہیں، نفاس ختم ہو گیا۔

نفاس پر مرتب ہونے والے احکام: پاکی حاصل کرنا، نفساء کا غسل، نفساء کا پاک ہونا

پاکی حاصل کرنا......نفاس والی عورت جنابت کے حدث کو دور کرنے کے لئے غسل کرے تو اس کا غسل درست نہیں، (اس لئے کہ نفاس کا خون جاری ہے)۔

نفساء کا غسل......نفاس کی وجہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے تو جب خون آنا بند ہو جائے تو عورت پر غسل کرنا واجب ہوگا تا کہ نفاس کی وجہ سے جو چیزیں حرام تھیں وہ حلال ہو جائیں

مسئلہ:......نفاس کا غسل جنابت کے غسل کی طرح ہے، ایسی عورت جو بحالت احرام اور سوگ میں نہ ہو وہ نفاس کا غسل کرے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ غسل کرنے کے بعد خون کی جگہ خوشبو لگائے۔

نفساء کا پاک ہونا......نفساء کا جسم اس کا پسینہ اس کا جھوٹا پاک ہے۔اس کے ہاتھ کا گوندھا ہوا آٹا اور پکایا ہوا کھانا جائز ہے۔جس طرح بہتے ہوئے پانی کو چھوئے تو وہ پاک ہے۔اسی طرح اس کے ساتھ رہنا اور کھانا بلا کراہت صحیح ہے۔

نفساء اور نماز کے مسائل

نماز......نفساء کی نماز درست نہیں، اس لئے نفاس کی حالت میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

مسئلہ:......حالت نفاس میں آیت سجدہ کے پڑھنے یا سننے سے پڑھنے والی یا سننے والی حائضہ و نفساء عورت پر سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ:......اگر نفاس والی عورت سجدہ تلاوت کی آیت پڑھے تو سننے والوں پر سجدۂ تلاوت

واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ:......عورت نماز کے اول وقت میں پاک ہو، پھر وقت کے اندر نفاس آجائے تو وہ نماز ذمہ سے ساقط ہو جائے گی۔

مسئلہ:......اگر عورت نفل پڑھنے میں مصروف ہو اور نفاس آجائے تو اس پر پاک ہونے کے بعد نفل کی قضا لازم ہوگی۔

مسئلہ:......جس عورت کو پہلی بار نفاس آئے اور نفاس کا خون اکثر مدت نفاس پر بند ہو تو اگر تکبیر تحریمہ کے بقدر نماز کا وقت باقی ہے تو اس کی قضا اس پر لازم ہوگی۔

مسئلہ:......اگر اتنا وقت باقی ہو کہ غسل کر سکتی ہے تو نماز ادا کرنا واجب ہوگا۔

مسئلہ:......تحریمہ کے بقدر وقت کے آخری حصہ کا اعتبار ہے، اگر اس میں پاک ہو جائے تو اس پر نماز واجب ہوگی ورنہ نہیں۔

مسئلہ:......جس عورت کو پہلی بار نفاس آئے اور اس کا خون اکثر مدت سے پہلے بند ہو جائے یا عادت والی عورت کا خون اس کی ایام عادت کے دوران یا عادت کے بعد (نفاس کی اکثر مدت سے پہلے) یا عادت سے پہلے بند ہو جائے تو اگر غسل اور تحریمہ کے بقدر یا پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کے وقت تیمّم و تحریمہ کے بقدر وقت پالے تو اس پر نماز کی قضا لازم ہوگی۔

مسئلہ:......پہلی بار نفاس والی عورت کا خون چالیس دن پر بند ہو جائے تو نماز کی قضا واجب ہونے کے لئے صرف تحریمہ کے بقدر وقت باقی رہنا کافی ہوگا، اگرچہ غسل نہ کر سکے، اور اس پر نماز کی قضا لازم ہوگی۔

مسئلہ:......غسل سے مراد غسل اپنے مقدمات ولوازم کے ساتھ ہے، جیسے پانی تیار کرنا،

کپڑے اتارنا، لوگوں کی نگاہ سے پردہ کرنا، سردی میں گرم پانی کا انتظام کرنا وغیرہ۔

مسئلہ: ...... غسل سے مراد غسل فرض ہے نہ کہ مسنون، اس سے طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔

عورت کے لئے بہ حالت سفر' قصر جائز ہونے کی شرط

مسئلہ: ...... عورت کے مسافر ہونے' اور اس کے لئے قصر جائز ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ بہ وقت سفر نفاس سے پاک ہو۔

مسئلہ: ...... چنانچہ کسی عورت نے اڑتالیس میل شرعی یا اس سے زائد مسافت پر واقع کسی منزل مقصود (مثلاً مکہ معظّمہ' مدینہ منورہ وغیرہ) میں ٹھہرنے کی نیت سے بہ حالت نفاس سفر شروع کیا' یا اڑتالیس میل طے ہونے سے پہلے اس کو نفاس جاری ہو گیا' اب منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد پاک ہوتی ہے' تو پاک ہونے کے بعد اس منزل مقصود پر قیام کے دوران چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرنا اس کے لئے جائز نہ ہوگا، بلکہ پوری چار رکعت پڑھنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ: ...... مذکورہ بالا عورت دوران سفر راستہ میں نفاس سے ایسی جگہ پاک ہوئی' جہاں سے منزل مقصود اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ باقی ہے تو اب یہ عورت پاکی کے بعد دوران سفر نیز منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد قصر کرے گی جب تک کہ وہاں پندرہ روز یا اس سے زائد قیام کی نیت نہ ہو۔ (مثلاً ایک عورت نے حالت نفاس میں سفر شروع کیا اور مدینہ منورہ پہنچی' وہاں پہنچ کر پاک ہو گئی' اب اس کو مکہ معظّمہ جانا ہے' اور وہاں قیام پندرہ روز سے کم ہو' تو مکہ معظّمہ کا سفر چونکہ اڑتالیس میل سے زیادہ مسافت کا سفر ہے' اب یہ عورت قصر کرے گی)۔

اگر پاک ہونے کی جگہ سے منزل مقصود اڑتالیس میل سے کم فاصلہ پر واقع ہے تو اس کے لئے قصر جائز نہ ہوگا' پوری چار رکعت پڑھے گی۔

نفساء کے لئے روزہ کے مسائل

مسئلہ:......نفساء پر مطلق روزہ رکھنا حرام ہے، خواہ فرض ہو یا نفل۔

مسئلہ:......عورت دن کے کسی حصہ میں خون دیکھ لے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

مسئلہ:......رمضان کے روزہ کی قضا پاک ہونے کے بعد واجب ہے۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت نے نفاس کی حالت میں (رات کے وقت) روزے کی نیت کی پھر فجر طلوع ہونے سے پہلے پاک ہوگئی تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ:......اگر نفاس والی عورت طلوع فجر کے بعد نصف النہار سے پہلے پاک ہوئی تو اس دن کا روزہ نہ فرض کی جگہ صحیح ہے نہ نفل کی جگہ۔ اور اس عورت پر نفاس کے دوسرے دنوں کے روزوں کے ساتھ اس دن کے روزے کی بھی قضا واجب ہوگی۔

نوٹ:......نصف النہار: صبح صادق سے غروب تک شرعی دن ہوتا ہے، اس کا آدھا ''نصف النہار شرعی'' (یا ضحوۂ کبری) کہلاتا ہے، اور طلوع آفتاب سے غروب تک نہار عرفی ہے، اس کا نصف زوال کہلاتا ہے۔

مثلا: صبح صادق: ۵/بجے ہے اور غروب: ۷/بجے تو یہ: ۱۴/گھنٹوں کا شرعی دن ہوا، اور اس کا آدھا یعنی: ۷/گھنٹے، ۱۲/بجے نصف النہار شرعی ہوگا۔

طلوع: ۷/بجے ہے اور غروب بھی: ۷/بجے تو: ۱۲/گھنٹوں کا عرفی دن ہوا، اور اس کا آدھا: ۶/گھنٹے، یعنی: ۱/بجے نصف زوال کہلائے گا۔

مسئلہ:......نفاس والی عورت طلوع فجر سے پہلے پاک ہوگئی تو اس کا اس دن کا رمضان کا روزہ درست ہو جائے گا جبکہ اس نے طلوع فجر سے پہلے روزہ کی نیت کر لی ہو۔

مسئلہ:......نفاس چالیس دن سے کم آیا ہے تو اگر اس نے رات میں سے اتنا وقت پایا کہ

غسل کرنے کے بعد ہلکی سی ایک ساعت رات باقی رہ سکے جس میں نیت کر سکے تو خواہ وہ غسل کرے یا نہ کرے تب بھی روزہ رکھے، اور اگر نہانے سے فارغ ہونے کے ساتھ ہی فجر طلوع ہو جائے اور نیت کرنے کی گنجائش نہ ہو تو اس پر عشا کی نماز کی قضا واجب نہیں ہے اور اس کا اس دن کا روزہ درست نہیں ہوگا، اور اس پر اس دن کے روزے کی قضا لازم ہوگی۔

مسئلہ:......اگر عورت صبح صادق کے بعد دن میں کسی وقت نفاس سے پاک ہوئی تو وہ روزہ داروں کی طرح شام تک کھانے پینے سے احتراز کرے۔

مسئلہ:......کسی عورت نے نفلی روزہ رکھ لیا، پھر صبح صادق کے بعد نفاس شروع ہو گیا تو یہ روزہ شروع کرنے سے لازم ہو گیا، لہذا نفاس ختم ہونے کے بعد اس روزہ کی قضا لازم ہے۔

نفساء کے لئے اعتکاف کے مسائل

مسئلہ:......نفساء کا اعتکاف کرنا منع ہے۔

مسئلہ:......اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا واجب ہے، اور نفساء روزہ نہیں رکھ سکتی، اس لئے نفساء کا اعتکاف درست نہیں۔

مسئلہ:......دوران اعتکاف عورت کو نفاس شروع ہو گیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

نفاس اور حج کے مسائل......نفاس میں طواف اور دم کے مسائل

مسئلہ:......عورت کو بہ حالت نفاس حج وعمرہ وغیرہ کا سفر کرنا جائز ہے۔

مسئلہ:......نفاس میں مسجد حرام یا مسجد نبوی (ﷺ) میں داخل ہونا منع ہے۔

مسئلہ:......نفاس والی عورت کے لئے طواف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ:......کسی عورت کو دوران طواف نفاس آجائے تو طواف کو وہیں روک دے' اور مسجد سے فوراً نکل جائے' اور پاک ہونے کے بعد از سر نو طواف کرے۔

مسئلہ:......کسی عورت نے عمرہ کا طواف شروع کیا اور نفاس کا خون آگیا تو فورا طواف کو روک دے، اور مسجد سے نکل جائے۔

مسئلہ:......اگر حالت نفاس میں طواف قدوم کرلیا، یا طواف قدوم کے اکثر چکر کر لئے' تو اس پر دم واجب ہوجائے گا، اور اس طواف کا اعادہ واجب ہے، اگر اعادہ کر لے گی تو دم ساقط ہوجائے گا۔

مسئلہ:......کسی عورت نے نفاس کی حالت میں طواف زیارت کیا (چار یا اس سے زیادہ چکر کر لئے) تو ایک گائے یا اونٹ کی قربانی کرنی واجب ہے۔ اور اگر تین یا اس سے کم چکر کئے تو بکری لازم ہوگی۔ اور اگر پاک ہوکر طواف کا اعادہ کرلیا تو جرمانہ ساقط ہوجائے گا۔

مسئلہ:......کسی عورت نے حالت نفاس میں طواف زیارت کے علاوہ کوئی اور طواف کیا تو ایک دم واجب ہوگا۔ اور اعادہ کرلیا تو دم ساقط ہوجائے گا۔

مسئلہ:......اگر عورت نفاس کی وجہ سے طواف زیارت اس کے وقت میں نہ کر سکے' تو دم واجب نہ ہوگا۔ پاک ہونے کے بعد طواف کرے۔

مسئلہ:......طوافِ عمرہ پورا یا اکثر یا کم اگرچہ ایک چکر ہو نفاس کی حالت میں کیا تو دم واجب ہوگا۔

مسئلہ:......اگر پورا یا اکثر طواف زیارت نفاس کی حالت میں کیا تو ایک اونٹ یا ایک گائے واجب ہوگی۔

مسئلہ:......اگر طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف نفل نفاس کی حالت میں کیا تو ایک بکری

واجب ہوگی۔

مسئلہ:......جوطواف زیارت نفاس کی حالت میں کیا ہواس کا اعادہ واجب ہے۔

حالت نفاس میں طواف زیارت

مسئلہ:......اگرطواف زیارت سے پہلے کسی عورت کونفاس آجائے تو ایسی تدبیر اختیار کرنا ضروری ہے، جس سے وہ پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کر کے ہی مکہ معظّمہ سے واپس ہوسکے، جیسے ٹکٹ اور ویزا کی تاریخ بڑھانا، اور روانگی کو مؤخر کرنا۔

اور اگر کوئی ایسی صورت ممکن نہ ہوسکے، اور دوبارہ وطن سے واپسی بھی مشکل ہو، اور وہ حالت نفاس ہی میں طواف زیارت کر لے، تو اگر چہ وہ گنہگار ہوگی ، لیکن اس کا طواف زیارت شرعاً معتبر ہوگا، اور وہ پوری طرح حلال ہوجائے گی ،مگراس پر اونٹ یا گائے کی قربانی واجب ہوگی۔

اگرکسی وجہ سے قربانی نہیں کی، اور وہ عورت کسی موقع پرطواف زیارت کا اعادہ کرلے، تو قربانی کا وجوب اس سے ساقط ہوجائے گا۔

حالت نفاس میں طواف وداع کے مسائل

مسئلہ:......اگر واپسی کے وقت نفاس آگیا اورطواف وداع نہ کرسکی تو بھی دم واجب نہ ہوگا لیکن پاک ہونے کے بعد طواف وداع کر کے واپس ہونا بہتر ہے۔

مسئلہ:......نفاس والی عورت اگر مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پاک ہوجائے تو اس کو لوٹ کرطواف وداع کرنا واجب ہے۔اور اگر آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوتو واجب نہیں، لیکن اگر میقات سے گذرنے سے پہلے لوٹ آئے گی تو طواف واجب ہوگا۔

مسئلہ:......اگر چالیس دن سے کم میں نفاس سے پاک ہوئی ، اگر چہ ایام عادت سے زیادہ

خون آیا ہو، پس اگر غسل نہیں کیا' یا ایک نماز کا وقت اس پر نہیں گذرا کہ اس حالت میں مکہ مکرمہ سے نکلی تو بھی طواف کے لئے انتہاء مکانات مکہ سے لوٹنا لازم نہ ہوگا، بخلاف اس صورت کے کہ غسل کر چکی ہو یا ایک نماز کا وقت اس پر گذرا ہو یا چالیس دن کے بعد پاک ہوئی ہو اگر چہ غسل نہ کیا تو طواف کے لئے لوٹنا لازم ہے۔

مسئلہ:......اگر نفاس کی حالت میں نکلی اس کے بعد پاک ہوئی تو پھر اگر چہ غسل کر چکی ہو یا نہیں' لوٹنا لازم نہیں، لیکن پھر بھی لوٹی اور میقات سے باہر نکلنے سے پہلے اپنے اختیار سے مکہ معظّمہ میں آئی تو طواف صدر (وداع) لازم ہو جائے گا۔

مسئلہ:......نفاس والی عورت طواف وداع نہ کرے، بلکہ حدود حرم میں مسجد سے باہر دعا مانگ کر رخصت ہو جائے۔

نفساء کے مسائل سعی

مسئلہ:......مسعی میں نفاس والی عورت کا ٹھہرنا اور سعی کرنا جائز ہے، اگر چہ سعی میں بھی طہارت مستحب ہے۔

مسئلہ:......عمرہ یا حج کی سعی عورت کے لئے حالت نفاس میں طواف سے پہلے کرنا صحیح نہیں۔ پاک ہونے کے بعد طواف و سعی کر کے احرام کھولے' اس وقت تک احرام میں رہے۔

مسئلہ:......نفاس کی حالت میں سعی کرنا جائز ہے، مگر مسجد کے اندر سے نہ گذرے۔

مسئلہ:......سعی کرتے وقت نفاس سے پاک ہونا سعی کی سنتوں میں سے ہے۔

نفساء کے لئے حج کے چند متفرق مسائل

مسئلہ:......عورت کو نفاس کی حالت میں حج کے سارے کام کرنے جائز ہیں' صرف طواف کرنا منع ہے، اگر احرام سے پہلے نفاس آ جائے تو غسل کر کے احرام باندھ کر سارے کام

کرے، مگر سعی اور طواف نہ کرے۔

مسئلہ:......عورت نفاس کی حالت میں صلوۃ وسلام کے لئے مسجد میں نہ جائے، مسجد کے باہر سے سلام پڑھ سکتی ہے۔

نفساء کے احکام

مسئلہ:......نفاس کا خون بند ہونے پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ:......نفاس کی وجہ سے بستر الگ نہیں کرنا چاہئے، بلکہ حسب معمول بیوی کے ساتھ ہی لیٹنا چاہئے۔

مسئلہ:...... کپڑے پہن کر اور ستر ڈھانپ کر میاں بیوی کے ایک ساتھ لیٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ:......نفاس کی حالت میں عورت کے گھٹنے اور ناف کے درمیانی حصہ سے بلا حائل فائدہ اٹھانا بھی منع ہے۔

مسئلہ:......نفاس والی عورت کے گھٹنے کے نیچے اور ناف سے اوپر کے حصہ سے تلذذ اور فائدہ اٹھانا مطلقا (یعنی کپڑا حائل ہو یا نہ ہو) جائز ہے۔

مسئلہ:......حالت نفاس میں بیوی کے ناف سے اعضائے مخصوصہ شرمگاہ وغیرہ کو دیکھنا اور چھونا منع ہے۔

مسئلہ:......نفاس کی حالت میں وطی کرنا حرام ہے۔

نفساء کے لئے تلاوت وذکر کے مسائل

مسئلہ:......عورت نفاس کی حالت میں قرآن مجید کی کوئی آیت تلاوت کی نیت سے نہیں پڑھ سکتی، البتہ قرآن مجید کی وہ آیت یا سورت جس میں دعا یا اللہ کی حمد وثنا ہو، دعا اور ذکر کی نیت

سے پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتی ہے۔

مسئلہ:......عورت نفاس سے ہو اور جس (مرد یا عورت) پر نہانا واجب ہو اس کو مسجد میں جانا‘ بیت اللہ شریف کا طواف کرنا‘ قرآن شریف کا پڑھنا‘ اس کا چھونا درست نہیں ہے۔

مسئلہ:......اگر الحمد کی پوری سورت‘ دعا کی نیت سے پڑھے‘ یا اور دعائیں جو قرآن میں آئی ہیں‘ ان کو دعا کی نیت سے پڑھے‘ تلاوت کے ارادے سے نہ پڑھے‘ تو درست ہے۔

مسئلہ:......البتہ نفاس کی حالت میں قرآنی دعاؤں (کے حروف) کو نہ چھوئے، زبانی پڑھے یا اس طرح پڑھے کہ ان دعاؤں پر ہاتھ نہ لگے۔

مسئلہ:......اگر قرآن کریم پڑھانے والی معلّمہ (استانی) کے لئے حالت نفاس میں بچیوں کو پڑھانا ضروری ہو تو پوری آیت ایک ساتھ نہ کہلوائے، بلکہ ایک ایک کلمہ الگ الگ کر کے پڑھائے، مثلاً: ﴿قل – هو – الله – احد﴾، یعنی ہر کلمہ کے درمیان فصل کرے، رواں نہ پڑھائے۔

مسئلہ:......نفساء کے لئے اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

مسئلہ:......نفساء کا سلام کرنا، سلام کا جواب دینا جائز ہے۔

نفساء کے لئے قرآن کریم چھونے اور لکھنے کے مسائل

مسئلہ:......نفاس کے ایام میں قرآن کریم کو غلاف کے بغیر ہاتھ لگانا جائز نہیں۔

مسئلہ:......غلاف اگر قرآن مجید کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اس سے علیحدہ نہ ہوسکتا ہو تو وہ قرآن کے حکم میں ہے، ایسے غلاف کے ساتھ نفساء کا قرآن کریم کو چھونا جائز نہیں۔ اگر غلاف ایسا ہو کہ اس کو الگ کیا جا سکتا ہو تو ایسے غلاف کے ساتھ قرآن کریم کو پکڑنا جائز ہے،

مسئلہ:......نفساء کا ترجمۂ قرآن پاک کو چھونا بھی منع ہے، خواہ ترجمہ کسی بھی زبان میں ہو۔

مسئلہ:......نفساء کا اپنے پہنے ہوئے کسی کپڑے کے واسطے سے قرآن کریم کو پکڑنا بھی جائز نہیں، (مثلاً آستین یا دامن سے)۔

مسئلہ:......نفساء کا قرآن کریم کی کتابت شدہ سطروں کے درمیان کی خالی جگہ، اور حاشیہ کو چھونا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ:......ایسی تختی یا سکہ یا نوٹ جس پر قرآن کریم کی ایک مکمل آیت لکھی ہو نفساء کا ان کو بھی چھونا جائز نہیں۔

مسئلہ:......طغری، لاکٹ، تمغا یا ایسی طشتری اور پیالہ وغیرہ جس میں قرآن کریم کی آیت لکھی ہو، ان اشیاء کو نفاس والی عورت کنارے سے چھو سکتی ہے، البتہ لکھی ہوئی جگہ کو ہاتھ لگانا جائز نہیں، لیکن بہتر یہی ہے کہ کنارے کو بھی کپڑے وغیرہ سے ہی پکڑے۔

مسئلہ:......نفساء کا قرآن کریم کی کتابت کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ:......نفساء کا قرآن کریم کو ٹائپ مشین پر ٹائپ کرنا، یا کمپیوٹر میں کمپوز کرنا مکروہ ہے، قرآن کریم کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ کامل پاکی کے بعد ہی یہ کام انجام دیا جائے۔

مسئلہ:......حالت نفاس میں قرآن کریم پر نظر ڈالنا اور اسے دیکھنا جائز ہے۔

مسئلہ:......نفساء کا کتب حدیث وفقہ وغیرہ کو ہاتھ لگانا خلاف اولی ہے، اور ان کتابوں میں جس جگہ قرآن کریم کی آیت لکھی ہو اس جگہ ہاتھ لگانا بالکل جائز نہیں۔

نفساء کا مسجد، وعظ کی مجلس، عیدگاہ، جنازہ گاہ، اور قبرستان جانا

مسئلہ:......نفاس والی عورت کا مسجد شرعی میں داخل ہونا جائز نہیں ہے، (مسجد سے ملحق کمروں اور باہر کے احاطہ کا یہ حکم نہیں ہے، یعنی ان میں جانا جائز ہے)۔

مسئلہ:......اگر پانی مسجد میں ہو اور مسجد کے علاوہ کہیں پانی نہ ہو تو (اور دوسرا پانی لانے والا

بھی نہ ہوتو ضرورۃً) نفساء کا پانی لینے کے لئے مسجد میں جانا جائز ہے۔

مسئلہ: ......نفساء درندہ یا چور یا سردی کے خوف سے (جب اور کوئی جگہ پناہ کی نہ ہوتو) مسجد میں جائے تو جائز ہے۔ان صورتوں میں بھی بہتر یہ ہے کہ مسجد کی تعظیم کا خیال کرتے ہوئے تیمّم کرے پھر مسجد میں داخل ہو۔

مسئلہ: ......نفاس والی عورت کا مسجد کی چھت پر جانا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ: ......نفساء کا طواف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: ......عورت مسجد میں ہے اور نفاس شروع ہو گیا تو فوراً باہر نکل جائے، اور مستحب یہ ہے کہ فوراً تیمّم کرکے باہر جائے۔

مسئلہ: ......عورت مسجد میں ہے اور نفاس شروع ہو گیا، اور باہر جانے میں درندہ یا شدید بارش یا سخت سردی یا چور وڈاکو کا خوف ہے اور ان سے بچنے کی کوئی جگہ نہیں ہے تو واجب ہے کہ تیمّم کرکے مسجد میں ٹھہرے۔

مسئلہ: ......اگر کمرے یا گھر کا راستہ مسجد کے اندر سے ہوتو نفساء کے لئے واجب ہے کہ تیمّم کرکے ہی مسجد سے گذرے، ورنہ گنہگار ہوگی۔

مسئلہ: ......گھر کی مسجد یعنی گھر میں کوئی مخصوص جگہ نماز کے لئے بنائی گئی ہو اس کا حکم مسجد شرعی کا نہیں، نفساء کا وہاں جانا جائز ہے۔

مسئلہ: ......نفاس والی عورت کے لئے وعظ ونصیحت کی مجلس میں شرکت کرنا جائز ہے، (بشرطیکہ یہ مجلس مسجد میں منعقد نہ ہو)۔

مسئلہ: ......نفساء کا عیدگاہ میں جانا جائز ہے۔

مسئلہ: ...... جہاں جنازہ کی نماز ادا کی جاتی ہے وہاں نفاس والی عورت کا جانا جائز ہے۔

مسئلہ:......نفساء کا قبرستان جانا جائز ہے۔

مسئلہ:......بہتر ہے کہ نفاس والی عورت میت کے پاس نہ بیٹھے۔

مسئلہ:......نفساء کا نکاح کرنا درست ہے۔ ہاں نکاح کے بعد جب تک نفاس کا خون جاری رہے وہاں تک صحبت جائز نہیں۔

مسئلہ:......نفساء کا بچہ کو دودھ پلانا درست ہے۔

نفاس کے بعد بغیر غسل کے صحبت جائز ہے یا نہیں؟

مسئلہ:......مستحب ہے کہ عورت جب نفاس سے پاک ہوجائے تو بغیر غسل کے وطی نہ کرے اور غسل سے پہلے وطی کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

مسئلہ:......عورت نفاس سے مکمل چالیس روز کے بعد پاک ہوئی اور غسل نہ کیا، پھر اسی ناپاکی کی حالت میں شوہر سے صحبت کی تو ایک غسل کافی ہے، پاکی اور جماع کے دو غسل کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ:......عورت نفاس سے اپنی عادت کے مطابق پاک ہوئی پھر ایک نماز کا وقت گذر گیا اور غسل کے بغیر شوہر سے جماع کیا تو اس صورت میں ایک غسل کافی ہے، پاکی اور جماع کے دو غسل کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ:......اگر کسی عورت کو نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی وہ نہانے نہ پائی تھی کہ نفاس شروع ہوگیا (جیسے کسی عورت نے شوہر سے وطی کی اور اب تک غسل نہیں کیا کہ نفاس شروع ہوگیا) تو اب اس پر نہانا واجب نہیں، بلکہ جب نفاس سے پاک ہو تب نہالے، اور ایک ہی غسل ہر دو سبب کی طرف سے ہوجائے گا۔

مسئلہ:......اگر نفاس پورے چالیس دن گذرنے پر ختم ہو تو فوراً ہی صحبت درست ہے، اور

اگر چالیس دن سے پہلے ختم ہو جاوے مگر عادت کے موافق ہو تو صحبت جب درست ہوتی ہے کہ عورت یا تو غسل کرے، یا ایک نماز کا وقت گذر جاوے۔اور اگر نفاس دس دن سے پہلے ختم ہوا' اور ابھی عادت کے دن بھی نہیں گذرے، مثلاً بیس دن نفاس آیا کرتا تھا اور دس ہی دن میں ختم ہو گیا تو عادت کے دن گذرے بغیر صحبت درست نہیں۔

مسئلہ:......مسافرہ عورت نفاس سے پاک ہوئی اور تیمّم کرلیا تو شوہر کے لئے اس سے وطی جائز نہیں جب تک کہ اتنا وقت نہ گذر جائے جس میں وہ نماز پڑھ سکے۔

نفساء کے لئے زینت کے مسائل

مسئلہ:......حالت نفاس زینت کے منافی نہیں ہے، لہذا عورت کے لئے حالت نفاس میں زینت کرنا درست ہے، البتہ حالت عدت میں ان عورتوں کے لئے جن کے شوہر انتقال کر چکے ہوں اور مطلقہ ثلاثہ کے لئے زینت کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ:......نفاس کی حالت میں ظاہری پاکیزگی اور صحت کے لئے روزانہ بھی غسل کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ:......عورتوں کے لئے نفاس کی حالت میں مہندی لگانا جائز ہے۔

مسئلہ:......حالت نفاس میں پرفیوم لگانا جائز ہے۔

مسئلہ:......حالت نفاس میں سرمہ لگانا جائز ہے۔

مسئلہ:......حالت نفاس میں مسواک کرنا اور سوتے وقت کی دعا وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ:......نفاس کی حالت میں ناخن' زیرناف کے بال وغیرہ کی صفائی کرنا جائز ہے۔

مسئلہ:......حالت نفاس میں پاکیزگی کے حصول کے لئے وضو کرنا منع ہے۔صفائی کے لئے غسل کرنا جائز ہے، جیسے دوران حج بدن صاف کرنے کے لئے غسل کرتے ہیں۔اسی

طرح جن وظائف کے پڑھنے کی اس کی عادت ہو، مثلاً: تکبیر، تہلیل، درود شریف ان کے لئے وضو کرنا جائز ہے۔

مسئلہ:......ہاتھ دھونے اور کلی کے بغیر کھانا پینا جائز ہے، مگر ہاتھ دھو لینا اور کلی کرنا اولی ہے۔

مسئلہ:......نفاس والی عورت کا جھوٹا پاک ہے، اس کا کھانا پینا بلاشبہ درست ہے۔

مسئلہ:......نفاس کے کپڑے (جو دوبارہ دھو کر قابل استعمال نہ ہوں ان کو) دفن کرنا بہتر ہے، ہاں البتہ اگر تھیلی وغیرہ میں پھینک دیئے جائیں تو یہ بھی درست ہے۔

نفساء کے لئے غسل کی کچھ ہدایات

نفاس والی عورت کو نفاس سے فراغت کے بعد خاص طور سے صفائی، ستھرائی کی ہدایت دی گئی ہے، اور یہ ساری ہدایتیں استحبابی ہیں، اور نظافت کے پیش نظر ہیں، مثلاً:

(۱)...... چوٹی کھول کر سر دھوئے۔

(۲)......غسل کے بعد کنگھی کرے۔

(۳)...... بدن میں خوشبو ملے۔

(۴)......خاص طور پر شرمگاہ میں بھی خوشبو کا استعمال کرے۔

خاتمہ......نفاس کے چند متفرق مسائل

نفاس......لغت میں نفاس کا معنی وضع حمل کے وقت عورت کا بچہ جننا اور رحم کا بچہ کو باہر نکالنا ہے۔اس کی صفت ''نفساء'' ہے،اور ''نفس'' خون کو کہتے ہیں۔

مسئلہ:......عدت پوری ہونے کے سلسلے میں نفاس کی کم سے کم مدت کا اعتبار کرنے میں اختلاف ہے،مثلاً: کسی عورت سے اس کے شوہر نے کہا کہ: جب تم کو ولادت ہوگی تو تمہیں طلاق ہے،اور اس نے کہا: مجھے نفاس آیا پھر میں پاک ہوگئی تو نفاس کے بارے میں کتنی مدت کے سلسلے میں اس کی تصدیق کی جائے گی؟ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: کم سے کم مدت پچیس دن کی معتبر ہوگی۔اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: کم سے کم مدت گیارہ دن کی معتبر ہوگی۔اور امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: عورت جو دعوی کرے، اس میں اس کی تصدیق کی جائے گی،اگر چہ وہ ایک گھڑی ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ:......نفاس کی عادت اس کے ایک بار خلاف ہونے سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک بدل جاتی ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک ایک دفعہ کے خلاف ہونے سے وہی پہلی عادت باقی رہے گی، اور دو دفعہ خلاف ہونے میں عادت بدل جائے گی۔

اس کا فائدہ جب ہوگا جب خون آئے اور وہ چالیس دن سے زیادہ ہوجائے تو وہ عادت پر قیاس کرے،مثلاً: جس عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد بیس روز خون آنے کی عادت تھی،ایک دفعہ خلاف عادت بائیس روز خون آیا اور پھر پاک رہ کر دوبارہ خون آنا شروع ہوا یہاں تک کہ چالیس دن سے زیادہ ہوگیا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اس صورت میں عادت بدل جائے گی اور بائیس روز نفاس کے ہوں گے،اور امام ابوحنیفہ

اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک وہی پرانی عادت یعنی بیس دن نفاس ہوگا اور باقی استحاضہ ہوگا۔فتوی امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول پر ہے۔

جن امور میں حیض اور نفاس کے احکام میں فرق ہے

(۱)......حیض کی کم سے کم مدت مقرر ہے، نفاس کی کم سے کم مدت مقرر نہیں۔

(۲)......حیض بالغ ہونے کی علامت ہے، اور نفاس علامت بلوغ نہیں، کیونکہ اس کا حاملہ ہونا بجائے خود اس کے بالغ ہونے کی دلیل ہے۔

(۳)......حیض استبراء رحم کی دلیل ہے، اور نفاس بعض اوقات استبراء کے لئے کافی نہیں ہوتا، مثلا: کسی باندی کو حمل میں جڑواں بچے تھے، پہلا بچہ پیدا ہوا اور اس کے بعد خون شروع ہوگیا تو دوسرے بچہ کی پیدائش تک جو خون آیا وہ نفاس سمجھا جائے گا، لیکن چونکہ ابھی حمل میں بچہ موجود ہے اس لئے استبراء رحم ابھی نہیں ہوا۔

(۴)......حیض کے ذریعہ عدت گذرتی ہے نہ کہ نفاس کے ذریعہ، مثلا: کسی نے بچہ کی ولادت کے ساتھ مشروط طلاق دی تو ولادت کے ساتھ ہی طلاق پڑ جائے گی، لیکن نفاس عدت میں شمار نہ ہوگا، بلکہ نفاس ختم ہونے کے بعد تین حیض کا آنا بھی ضروری ہوگا۔

(۵)......جن کفارات میں مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنے ہیں اگر ان روزوں کے درمیان بیچ میں نفاس کی نوبت آ گئی تو روزہ میں تسلسل باقی نہیں رہا، اور دوبارہ اسے روزے رکھنے ہوں گے، بخلاف حیض کے، چونکہ حیض ہر ماہ عادۃً آیا ہی کرتا ہے، اس لئے حیض کی وجہ سے گو روزہ کا تسلسل ٹوٹ جائے گا پھر بھی اسے مسلسل ہی سمجھا جائے گا۔

(۶)......اگر دو طلاقوں کے درمیان ایک حیض کا فاصلہ ہو جائے تو یہ طلاق سنت ہوتی ہے، اور اگر پاکی کی حالت میں طلاق دی اور پھر حیض کے گذرنے سے پہلے ہی دوبارہ طلاق

دے دی تو یہ طلاق بدعت ہوتی ہے۔

نفاس اور حیض کے درمیان نسبت

(۱):.......حیض اور نفاس کے درمیان نسبت یہ ہے کہ دونوں صحت و عادت کے طور پر نکلنے والے خون ہیں، البتہ حیض بلوغ کے بعد آخر رحم سے نکلنے والا ایک فطری خون ہے، اور نفاس وہ خون ہے جو ولادت کے بعد نکلتا ہے۔

(۲)......نفاس اور استحاضہ کے درمیان تعلق یہ ہے کہ یہ دونوں خون عورت سے نکلتے ہیں، البتہ استحاضہ کا خون فاسد خون ہے، اور نفاس کا خون صحیح خون ہے۔

نفاس کی حالت میں صفائی کا غسل

مسئلہ:......نفاس کی حالت میں ظاہری پاکیزگی اور صحت کے لئے روزانہ بھی غسل کیا جا سکتا ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ص ۳۴۵ ج ۲، (مکتبۃ الاحسان، دیوبند) حیض، نفاس اور استحاضہ کا بیان)

مراجع

۱	شامی..................................	۷	عمدۃ الفقہ ....
۲	بدائع الصنائع............................	۸	زبدۃ الفقہ ....
۳	فتاوی عالمگیری.........................	۹	قاموس الفقہ ....
۴	الفتاوی التاتارخانیہ........................	۱۰	موسوعہ فقہیہ (اردو)................
۵	البحرالرائق............................	۱۱	بہشتی زیور..............................
۶	فتاوی دارالعلوم زکریا....................	۱۲	کتاب المسائل........................

استحاضہ کے مسائل

اس رسالہ میں استحاضہ کے مسائل تفصیل سے جمع کئے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر......جامعۃ القراءات، کفلیتہ

استحاضہ کے مسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ، والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین ، اما بعد

مسئلہ:......رحم سے خون بہنے کی بیماری میں مسلسل جوخون آتا ہے اس کو استحاضہ کہتے ہیں، بشرطیکہ اس کو حیض یا نفاس نہ قرار دیا جاسکے۔

مسئلہ:......لڑکیاں کم از کم نو سال میں بالغہ ہوتی ہیں، لہذا اگر کسی لڑکی کو نو سال سے کم عمر میں خون آئے تو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......پچپن سال کی عمر کے بعد عموما حیض نہیں آتا، لہذا: ۵۵؍سال کے بعد عورت کو خون آئے تو استحاضہ ہے۔

نوٹ:...... ۵۵؍سال کے بعد اگر عورت کا خون خوب سرخ (لال) یا سیاہ (کالا) ہو تو حیض ہے، اور اگر دوسرا کوئی رنگ ہو تو حیض نہیں، البتہ اگر اس عورت کی عادت پہلے سے اس رنگ کے خون آنے کی رہی ہو تو اس رنگ کا خون بھی حیض ہی شمار ہوگا۔ مثلا ایک عورت کو حیض میں زرد خون آتا تھا، اب: ۵۵؍کی سال عمر کے بعد زرد خون آیا تو یہ حیض ہوگا۔

مسئلہ:......حالت حمل میں جوخون آئے وہ استحاضہ ہے چاہے جتنے دن آئے۔

مسئلہ:...... بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جوخون آئے وہ بھی استحاضہ ہے۔ جب تک بچہ آدھے سے زیادہ نہ نکل آئے تب تک جوخون آئے گا اس کو استحاضہ ہی کہیں گے۔

مسئلہ:......جوخون پاخانہ سے نکلے وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......زمانۂ حیض کے علاوہ اور دنوں میں کسی دوائی کے استعمال سے خون آجائے وہ

بھی استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......تین دن سے ذرا بھی کم خون آئے تو استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......دس دن سے زیادہ جوخون آئے وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......اگر کسی کو ایک یا دو دن خون آیا (یعنی تین دن سے کم خون آیا) پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر ایک دو دن خون آیا تو بیچ کے پندرہ دن تو پاکی کا زمانہ ہی ہے، اور شروع اور آخر کے ایک دو دن جوخون آیا ہے وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......ایک عورت کو ہمیشہ تین دن یا چار دن خون آتا تھا، پھر کسی مہینہ میں زیادہ آ گیا، لیکن دس دن سے زیادہ نہیں تو وہ سب حیض ہے، اور اگر دس دن سے بھی بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے عادت کے ہیں اتنا تو حیض ہے، باقی سب استحاضہ ہے۔ مثلاً کسی کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے، لیکن کسی مہینہ میں نو دن یا دس دن خون آیا تو یہ سب حیض ہے، اور اگر دس دن سے ایک لحظہ بھی زیادہ خون آئے تو وہی تین دن عادت کے حیض ہیں اور باقی دنوں کا خون سب استحاضہ ہے، ان دنوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ:......ایک عورت کی کوئی عادت مقرر نہیں، کبھی چار دن خون آتا ہے، کبھی سات دن، اسی طرح بدلتا رہتا ہے، کبھی دس دن بھی آ جاتا ہے تو یہ سب حیض ہے۔ ایسی عورت کو کبھی دس دن سے زیادہ خون آئے تو دیکھو کہ اس سے پہلے مہینہ میں کتنے دن حیض آیا تھا، بس اتنے دن حیض کے اور باقی سب استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......کسی کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا، پھر ایک مہینہ میں پانچ دن خون آیا، اس کے بعد دوسرے مہینہ میں پندرہ دن خون آیا تو ان پندرہ دنوں میں پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استحاضہ ہے، اور پہلی عادت کا اعتبار نہ کریں، اور یہ سمجھیں گے کہ اس کی عادت بدل گئی

اور پانچ دن کی عادت ہوگئی۔

مسئلہ:......حیض یا نفاس میں ایک مرتبہ کے بدلنے سے عادت بدل جاتی ہے، اسی پر فتوی ہے، مثلاً کسی عورت کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا، پھر ایک مہینے میں پانچ دن خون آیا اس کے بعد دوسرے مہینے میں پندرہ دن خون آیا تو ان پندرہ دن میں سے پانچ دن حیض کے اور دس دن استحاضہ کے ہیں، اب عادت یعنی چار دن کا اعتبار نہیں کریں گے، اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہوگئی ہے۔نفاس کو بھی اسی پر قیاس کر لیجئے۔

مسئلہ:......کسی عورت کو ایک دن یا کئی دن خون آیا، پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی اس کا کچھ اعتبار نہیں، بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا اول سے آخر تک برابر خون جاری رہا۔اب جتنے دن حیض آنے کی عادت ہو اتنے دن تو حیض کے ہیں، باقی سب استحاضہ ہے۔مثلاً: کسی کو ہر مہینہ کی پہلی' دوسری اور تیسری تاریخ کو حیض آنے کا معمول ہے، پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ کو خون آیا پھر چودہ دن پاک رہی، پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھیں گے کہ سولہ دن گویا برابر خون آیا، اس میں سے تین دن اول کے تو حیض کے ہیں اور تیرہ دن استحاضہ ہے۔اور اگر چوتھی' پانچویں' چھٹی تاریخ کی عادت تھی تو یہ تاریخیں حیض کی ہیں اور تین دن اول کے اور دس دن بعد کے استحاضہ کے ہیں، اور اگر اس کی کچھ عادت نہ ہو بلکہ پہلے پہل خون آیا ہو تو دس دن حیض ہے اور چھ دن استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کچھ کم آئے تو سب حیض ہے، اور دس دن سے زیادہ آئے تو پورے دس دن حیض ہے، اور جتنا زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ:......کسی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا کئی مہینوں تک برابر آتا

رہا تو جس دن خون آیا ہے اس دن سے لے کر دس دن حیض ہے، اس کے بعد بیس دن استحاضہ ہے، اس طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جائے گا۔

دوا سے خون روک لیا پھر عادت کے ایام میں خون کا دھبا آ گیا تو

مسئلہ:......اگر عورت نے دوا کے ذریعہ حیض کا خون روک لیا پھر عادت کے ایام میں خون کا دھبا آ گیا تو اس کی چھ شکلیں ہیں۔ ان میں چار شکلوں میں باتفاق حنفیہ عورت مستحاضہ ہوگی۔ اور ایک شکل میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور جمہور احناف کے درمیان اختلاف ہے، اور ایک شکل میں بالاتفاق عورت کو حیض والی شمار کیا جائے گا۔

شکل:۱......دوا کے استعمال کے بعد عادت کے ایام میں صرف ایک بار خون کا دھبہ آیا، اس کے بعد آئندہ ماہواری تک یا پندرہ دن تک کوئی خون نہیں آیا۔

شکل:۲......متعدد بار دھبا آیا: مگر پندرہ، بیس گھنٹوں کے اندر اندر کئی بار خون کا دھبا آ کر آئندہ ماہواری تک یا پندرہ دن تک کے لئے بند ہو گیا۔

شکل:۳......ایک دن، ایک رات یعنی چوبیس گھنٹے یا اس سے زائد زمانہ تک خون کا دھبہ بار بار آیا۔

شکل:۴......۶۶ر گھنٹوں تک بار بار خون کا دھبہ آتا رہا، اس کے بعد آئندہ ماہواری تک یا پندرہ دن تک کوئی دھبہ نہیں آیا۔

ان چار شکلوں میں باتفاق تمام فقہاء احناف عورت مستحاضہ ہوگی۔

شکل:۵......دوا کے استعمال کے باوجود: ۶۷ر گھنٹے یا اس سے زائد: ۷۲ر گھنٹوں سے کم زمانہ میں بار بار خون کا دھبہ آیا تو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک وہ عورت حیض والی شمار کی جائے گی۔ اور حضرات طرفین رحمہما اللہ اور جمہور احناف کے نزدیک وہ عورت

مستحاضہ شمار ہوگی۔

شکل:۶ ...... مانع حیض دواؤں کے استعمال کے باوجود: ۷۲رگھنٹے یا اس سے زائد زمانہ تک بار بار خون کا دھبہ آیا ہے تو باتفاق عورت حیض والی شمار ہوگی۔

مسئلہ: ...... اگر حیض کی عادت والی عورت کو تین دن سے پہلے خون بند ہو جائے تو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ: ...... عادت والی عورت اپنی عادت کے خلاف خون دیکھے تو دو حال سے خالی نہیں، یا تو عادت بدل چکی ہوگی یا نہیں، اگر عادت نہیں بدلی ہے تو عادت کے مطابق حکم جاری ہوگا، یعنی عادت کے اندر نظر آنے والا خون حیض ہوگا، اور عادت سے زیادہ ہوگا وہ استحاضہ ہوگا۔ مثلاً: ایک عورت کی عادت پانچ دن کی تھی، پھر اس نے ایک مرتبہ سات دن خون دیکھا، بعد میں پھر پانچ دن آنے لگا تو جس مہینہ میں سات دن خون آیا اس میں پانچ دن تو حیض کے ہیں اور دو دن استحاضہ کے شمار ہوں گے۔

اور اگر عادت بدل گئی ہو تو سب حیض ہوں گے۔ جیسے: ایک عورت کی عادت پانچ دن کی تھی، پھر اس کو سات دن آنے لگا تو سمجھیں گے کہ اس کی عادت بدل گئی۔ اور یہ ساتوں دن حیض کے ہیں استحاضہ کے نہیں۔

مسئلہ: ...... حیض کے کپڑے (جو دوبارہ دھو کر قابل استعمال نہ ہوں ان کو) دفن کرنا بہتر ہے، ہاں البتہ اگر تھیلی وغیرہ میں پھینک دیئے جائیں تو یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ: ...... استحاضہ کی علامت یہ ہے کہ اس میں بدبو نہیں ہوتی، اور حیض کے خون میں بدبو ہوتی ہے۔

مسئلہ: ...... بالغہ ہونے پر پہلی دفعہ حیض آیا اور وہ بند نہیں ہوا تو ہر مہینے میں پہلے دس روز حیض

شمار ہوں گے، اور بیس روز استحاضہ کے شمار ہوں گے۔ اسی طرح جس کو پہلی دفعہ نفاس آیا اور خون بند نہیں ہوا تو پہلے چالیس روز نفاس کے شمار ہوں گے اور باقی استحاضہ۔

مستحاضہ اپنی عادت بھول جائے

اگر مسلسل خون جاری رہنے میں مبتلا عورت کو یہ یاد نہ رہے کہ مہینہ میں کس وقت اور کتنے دن اس کو حیض آتا تھا اور کتنے دن وہ پاک رہتی تھی تو:

(الف)...... اگر وہ حیض اور استحاضہ میں کسی طرح فرق کر سکنے پر قادر ہو تو اپنے فرق پر عمل کرتے ہوئے عبادات انجام دے، یعنی حیض کے وقت نماز' روزہ چھوڑ دے، پھر غسل کر کے بقیہ دنوں میں نماز و روزہ ادا کرے۔ مثلا: اس کو علامت سے معلوم ہوا کہ چار دن حیض کے ہیں تو چار دن نماز اور روزہ نہ رکھے، پھر غسل کر کے بقیہ دنوں میں نماز اور روزہ ادا کرے۔

(ب)...... اگر خون میں فرق نہ کر سکتی ہو تو پھر خوب سوچ سمجھ کر غالب گمان پر عمل کرے، یعنی جس وقت اسے غالب گمان یہ ہو کہ اب حیض شروع ہو گیا ہے تو نماز چھوڑ دے، اور جب یہ گمان غالب ہو کہ اب استحاضہ شروع ہو گیا ہے تو غسل کر کے پاک ہو جائے اور نماز و روزہ شروع کر دے۔

(ج)...... اگر اتنی زیادہ بھول جائے کہ اسے بالکل پتہ ہی نہ چل پائے کہ حیض ہے یا استحاضہ؟ تو یہ عورت مستحاضہ متحیرہ کہلاتی ہے اور اس پر لازم ہے کہ ہر ممکن احتیاطی حکم پر عمل کرے، مثلا:

(ا)...... ساری نمازیں مستقل غسل کر کے پڑھے، کیونکہ ممکن ہے کہ یہی وقت اس کے حیض کے بند ہونے کا ہو، پھر اگلی نماز کے وقت میں غسل کر کے پہلے سابقہ وقت کی نماز قضا

پڑھے، اس کے بعد وقتیہ نماز ادا کرے، اور پھر ہر نماز کے وقت میں ایسا ہی کرتی رہے۔
(۲)......نفل نماز اور روزہ نہ رکھے۔
(۳)......فرض وواجب نماز میں بھی سورۂ فاتحہ کے بعد مختصر قرائت کرے۔
(۴)......قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے۔
(۵)......قرآن کریم کو ہاتھ نہ لگائے۔
(۶)......مسنون اور نفلی طواف نہ کرے، اور طواف زیارت کرلے، مگر دس دن کے بعد اس کی قضا کرے، اور طواف وداع کرلے مگر بعد میں اس کی قضا نہیں ہے۔
(۷)......ایسی عورت مسجد میں داخل نہ ہو۔
(۸)......پورے رمضان کے روزے رکھے، اور رمضان کے بعد: ۲۰ روزوں کی قضا کرے۔
(۹)......اس کا شوہر اس حال میں اس سے بالکل جماع نہ کرے۔
(۱۰)......اگر ایسی عورت کو عدت طلاق گذارنے کی ضرورت پیش آئے تو اس کی عدت: ۱۹ مہینے: ۹ ردن: ۲۰ رگھنٹوں میں پوری ہوگی۔

مسئلہ:......مستحاضہ خون کی حالت میں وضو کر کے طواف کرسکتی ہے۔ مستحاضہ کا حکم معذور کی طرح ہے، وقت آنے پر وضو کر کے نماز پڑھ سکتی ہے، اور وقت نکلنے پر اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اسی طرح مستحاضہ وضو کر کے نماز کی طرح حج اور عمرہ ٔطواف اور سعی کرسکتی ہے۔

مسئلہ:......طہر کی کم سے کم مدت دو حیضوں کے درمیان یا نفاس اور حیض کے درمیان پندرہ دن ہے۔

مسئلہ:......ایک عورت نفاس کے چالیس دن پورے کر کے پاک ہوگئی اس کے بعد گیارہ

دن کے بعد دوبارہ اس نے خون دیکھا تو یہ خون استحاضہ ہے۔

مستحاضہ کے لئے نماز، غسل و وضو کرنے کے مسائل

مسئلہ:......مستحاضہ جس وقت حیض یا نفاس سے فارغ ہوگی، اس وقت غسل کرے گی، اس کے بعد صرف وضو واجب ہوگا۔

مسئلہ:......مستحاضہ ہر فرض نماز کے لئے وضو کرے، اور اس میں سے جو واجب' سنت اور قضا نمازیں پڑھنا چاہے پڑھے۔

مسئلہ:......اگر وضو کرتے وقت خون جاری تھا اور نماز پڑھتے وقت بند تھا اور پھر دوسری نماز کے پورے وقت میں بند رہا تو اس نماز کا اعادہ کرے۔ اور یہی حکم ہے اس صورت میں جب نماز کے اندر خون بند ہوا اور دوسری نماز کے سارے وقت میں بھی بند رہا۔

مسئلہ:......مستحاضہ کو نماز کے اندر خون بند ہوا اور دوسری نماز کے پورے وقت میں بھی بند رہا تو اس نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ:......مستحاضہ کے وضو کو وقت کا نکل جانا یا دوسرے حدث کا لاحق ہونا توڑ دیتا ہے۔ پس اگر فجر کے وقت وضو کیا تو آفتاب نکلنے کے بعد اس وضو سے کوئی نماز نہیں پڑھ سکتی۔

مسئلہ:......آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا اگر چہ اشراق و چاشت کے لئے ہو تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے، ظہر کے لئے نیا وضو کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ:......اگر مستحاضہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز کے لئے وضو کرے تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک اس سے ظہر بھی پڑھ سکتی ہے۔

مسئلہ:......استحاضہ والی عورت کو نکسیر کا جاری ہونا یا پیشاب اور پاخانہ کرنا یا ریح خارج کرنا وغیرہ لاحق ہوا تو اب دوسرے حدث کی وجہ سے وضو ٹوٹ جائے گا، نہ کہ پہلے کی وجہ سے۔

مسئلہ:......اگر ایک بار ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے ظہر کے وقت میں وضو کیا، اور دوسری بار اسی ظہر کے وقت میں عصر کے واسطے وضو کیا تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک اس سے عصر پڑھنا جائز نہیں۔

مسئلہ:......اگر نماز کے وقت میں بلا ضرورت وضو کیا تھا، پھر خون جاری ہوا تو اس وقت کی نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرے۔

مسئلہ:......خون بہنے کے سوا کسی دوسرے حدث کے لئے وضو کیا، (مثلا پیشاب کی وجہ سے) پھر خون بہنے لگا تو اب نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرے۔

مسئلہ:......جس عورت کو استحاضہ تھا اس نے وضو کیا اور نفل شروع کئے ابھی ایک رکعت پڑھی تھی کہ نماز کا وقت نکل گیا تو نماز ٹوٹ جائے گی، اور احتیاطا اس پر قضا لازم ہوگی۔

مسئلہ:......استحاضہ والی عورت اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی نماز وضو کر کے اول وقت میں، اور اسی طرح مغرب کی نماز غسل کر کے آخر وقت میں اور عشا کی نماز وضو کر کے اول وقت میں پڑھے، اور فجر کی نماز بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے، اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو فائدہ پہنچے۔

مستحاضہ کا اعتکاف

مسئلہ:......مستحاضہ کا اعتکاف کرنا جائز ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس پر مستقل باب قائم فرمایا ہے، اس میں حدیث ہے:

عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم اعتکف معه بعض نسائه وهی مستحاضة تری الدم فربما وضعت الطست تحتها من الدم وزعم ان عائشة رأت

ماء العصفر فقالت : كأنّ هذا شيء كانت فلا نة تجده۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواج میں کوئی اعتکاف میں بیٹھیں، اور وہ مستحاضہ تھیں، خون دیکھتی تھیں (یعنی استحاضہ کا خون جاری تھا) اور بعض اوقات وہ خون کی وجہ سے تھال اپنے نیچے رکھ لیتی تھیں (تا کہ خون مسجد میں نہ گرے)۔حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زرد رنگ کا پانی دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ: گویا یہ وہی چیز ہے جو فلاں عورت (یعنی آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کرنے والی زوجہ محترمہ) دیکھتی تھیں۔

(بخاری، باب اعتکاف المستحاضة ، کتاب الحیض ، رقم الحدیث:٣٠٩)

تشریح:...... رمضان المبارک میں جب آپ ﷺ اعتکاف فرماتے تو بعض امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن بھی اعتکاف کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ ایک زوجہ محترمہ نے آپ ﷺ کے ساتھ استحاضہ کی حالت میں اعتکاف کیا، اور استحاضہ کا ایک علاج یہ ہے کہ کسی بڑے برتن میں پانی بھر کر گھنٹے دو گھنٹے اس میں بیٹھا جائے، اس سے رگیں سکڑتی ہیں، اور شفا ہوتی ہے، اس لئے وہ زوجۂ محترمہ اعتکاف میں بھی بڑے برتن میں پانی بھر کر اس میں بیٹھتی تھیں، اور اتنی دیر بیٹھتی تھیں کہ خون پانی میں شامل ہو جاتا اور پانی کا رنگ زرد ہو جاتا تھا، پھر نہا کر نماز پڑھتیں۔

فائدہ:......علامہ کشمیری رحمہ اللہ نے ''فیض الباری'' میں اس جگہ ایک عجیب بات لکھی ہے کہ: عصفر جب کشمیر میں اُگے گا تو زعفران بن جائے گا، اور کشمیری زعفران دوسری جگہ بوؤ تو عصفر بن جائے گی، جگہوں کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔(راقم عرض کرتا ہے کہ: پھر حرمین شریفین کے بابرکت مقامات کی تاثیر کا کیا کہنا)۔

استحاضہ کا خون طہارت کے منافی نہیں ، پس مستحاضہ اعتکاف کرسکتی ہے، وہ پاک عورت کی طرح ہے، اور حیض ونفاس کا خون طہارت کے منافی ہے، پس حائضہ اور نفساء اعتکاف نہیں کرسکتیں، اعتکاف کے لئے طہارت شرط ہے۔ اور احتلام ہوجائے تو نہ اعتکاف ٹوٹتا ہے نہ روزہ، اور حیض سے اعتکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے اور روزہ بھی۔ اور یہ فرق اس لئے ہے کہ ایک عارضی جنابت ہے اور دوسری اصلی، حیض اور نفاس اصلی جنابت ہیں، پس وہ روزے اور اعتکاف کے منافی ہیں، اور احتلام عارضی جنابت ہے، اس لئے وہ نہ اعتکاف کے منافی ہے، نہ روزے کے۔ (تحفۃ القاری ص ۱۰۱ ج ۲)

اس حدیث میں ہے کہ: آپ کی بعض ازواج۔ اس میں مختلف اقوال ہیں۔ مگر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے دوسری روایت کی وجہ سے اس قول کو اولی بتایا ہے کہ: اس سے مراد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(بذل المجہود ص ۱۳۷ ج ۸، باب فی المستحاضة تعتكف ، كتاب الصيام ، تحت رقم الحديث: ۲۴۷۶)

لیکوریا کا حکم

مسئلہ: ......مرض یا کمزوری کی وجہ سے نکلنے والا سفید مادہ ناپاک ہے، اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور کپڑوں پر لگ جائے تو اسے پاک کرنا ضروری ہوتا ہے، جس عورت کو کبھی کبھی یہ مرض لاحق ہو وہ وضو کرکے نماز پڑھتی اور روزہ رکھتی رہے، اس پر غسل لازم نہیں ہے۔ اور اگر اس مرض کی اتنی کثرت ہوجائے کہ کسی نماز کا پورا وقت اس طرح گزر جائے کہ فرض نماز بھی پڑھنے کا موقع نہ مل سکے تو پھر یہ عورت معذور کے حکم میں ہوجاتی ہے، اب اس کے لئے ایک نماز کے پورے وقت میں ایک مرتبہ وضو کافی ہوگا، سفیدی نکلنے سے بار

بار اسے وضو کرنا نہیں پڑے گا۔ اور ایسی معذور عورت کے حق میں یہ سفیدی ناپاک بھی نہ سمجھی جائے گی، اور یہ حکم اس وقت تک باقی رہے گا جب تک کہ ہر نماز میں کم از کم ایک مرتبہ یہ عذر پایا جاتا رہے۔

نوٹ:......جن مسائل کے بعد کوئی حوالہ درج نہ ہو، وہ مسائل جن جن کتابوں سے لئے گئے ہیں، ان کی فہرست درج ہے۔

....

مراجع

۱	شامی....................	۷	عمدۃ الفقہ ....
۲	بدائع الصنائع....................	۸	زبدۃ الفقہ ....
۳	فتاوی عالمگیری....................	۹	قاموس الفقہ ....
۴	الفتاوی التاتارخانیہ....................	۱۰	موسوعہ فقہیہ (اردو)....................
۵	البحر الرائق....................	۱۱	بہشتی زیور....................
۶	فتاوی دار العلوم زکریا....................	۱۲	کتاب المسائل....................